رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

فروری 2021ء / جمادی الاخریٰ رجب المرجب 1442ھ

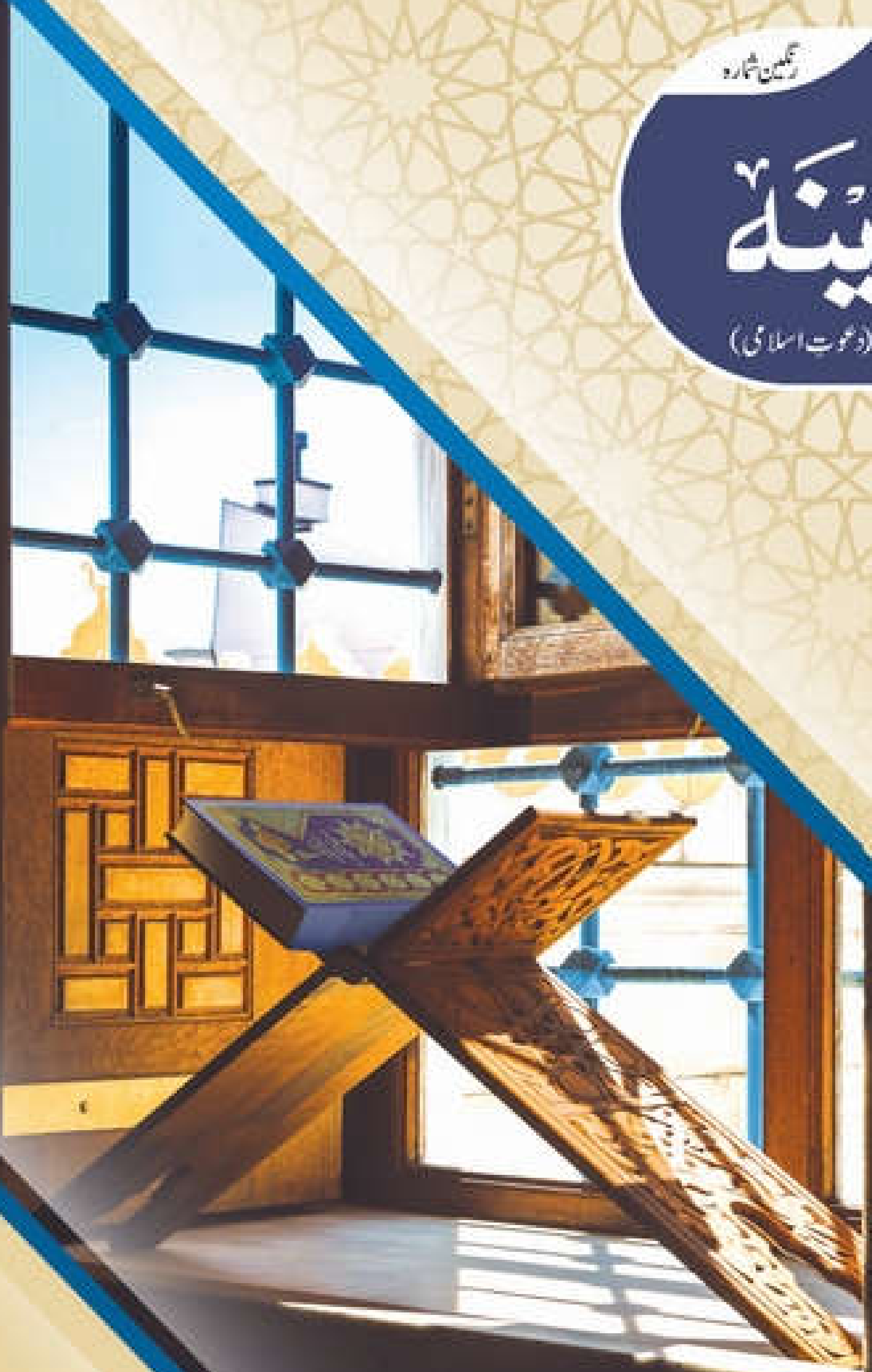

الله

یہ ذہن سے نکال دیجئے کہ
"مجھے غصہ بہت آتا ہے"۔
ان شاء اللہ آپ کا غصہ
کم ہو جائے گا۔

◄ ٹال مٹول 17
◄ فرصت کو غنیمت جانو! 41
◄ اچھی نیند کے اصول 44
◄ سفید خرگوش 54
◄ پرانی کتابوں اور کاپیوں کا کیا کریں؟ 64

ضدی اور دودھ نہ پینے والے بچّوں کا علاج

”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“

اگر بچّہ یا بچّی دودھ نہ پیتے ہوں تو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 100 بار لکھ کر دریا کے پانی میں دھو کر پلایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دودھ پینے لگیں گے اور ضد بھی نہیں کریں گے۔ (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص30)

اب ہوں گی مَن کی مرادیں پوری اِنْ شَآءَ اللّٰہ

”یَارَافِعُ“

20 بار جو روزانہ پڑھا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اُس کی مراد پوری ہوگی۔ (مدنی پنج سورہ، ص249)

نظر لگ جائے تو!

”سُوْرَۃُ الْکَوْثَر“

ایک مرتبہ پڑھ کر بچّے کے سیدھے گال پر دَم کیجئے۔ دوسری مرتبہ سُوْرَۃُ الْکَوْثَر پڑھ کر اُلٹے گال کی طرف اور تیسری مرتبہ پڑھ کر اس کی پیشانی پر دَم کردیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ نظر اُتر جائے گی۔ (شروع میں تین بار دُرُود شریف ایک بار اَعُوْذ اور ہر بار سُوْرَۃُ الْکَوْثَر سے قبل پوری بِسْمِ اللّٰہ پڑھنی ہے)

(بیمار عابد، ص43)

کورونا سے بچنے کے لئے

یہ نقش اپنے گھر کے دروازے پر لگا لیجئے۔

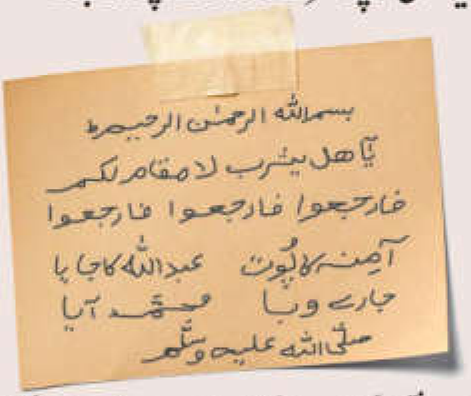

نوٹ: نقش لکھتے ہوئے گول دائرے والے حروف کھلے رہیں اور نقش پلاسٹک کوٹنگ کرکے لگائیں۔

ویلنٹائن ڈے

کی حقیقت و نحوست جاننے کیلئے یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ یا اس QR-Code کے ذریعے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے

نوٹ: یہ رسالہ اردو اور رومن دونوں فارمیٹ میں موجود ہے

کورونا وائرس اور دیگر وبائیں

کے بارے میں معلومات اور اسلامی احکامات و تعلیمات جاننے کے لئے یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا QR-Code کے ذریعے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے

نوٹ: یہ رسالہ ہندی، بنگلہ اور گجراتی زبان میں شائع ہوچکا ہے

ہر ماہ تین زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

فروری 2021ء | جلد: 5
شمارہ: 02 ب

بفیضانِ نظر سراج الامۃ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

مناجات / نعت 3

قرآن وحدیث
صاحبانِ فضل وتقویٰ کے سردار اور اہلِ فضیلت کا کردار 4
جعلی طبیب متوجہ ہوں!!! 6
انبیاء ورُسُل کے بعد سب سے افضل ہستی 8

فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت
غریب نواز کا معنی کیا ہے؟ مع دیگر سوالات 10

دارالافتاء اہلِ سنّت
میڈیکل کے طلبہ کا انسانی لاشوں پر تجربہ کرنا کیسا؟ مع دیگر سوالات 12

مضامین
رزق بڑھانے والی نیکیاں (دوسری اور آخری قسط) 14
اصلاح کا درست طریقہ 15
ٹال مٹول (Evasion) 17
جنّت اور دنیا کے مالک صلی اللہ علیہ والہ وسلم 19
مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ (قسط: 03) 21
سنتوں پر عمل کیوں کریں؟ 23
صلح کروانا 25
شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط: 02) 27
نہ کرنے والے 60 کام 29

تاجروں کے لئے
احکامِ تجارت 31
تاجر صحابۂ کرام (قسط: 09) 33

بزرگانِ دین کی سیرت
شانِ حضرت ابوبکر بزبانِ سلطانِ بحرو بر 34
اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے 36

متفرق
تعزیت وعیادت 38
U.K کا سفر (چوتھی اور آخری قسط) 39
فرصت کو غنیمت جانو! 41
انہیں جانا، انہیں مانا 43

صحت وتندرستی
اچھی نیند کے اصول 44

قارئین کے صفحات
آپ کے تأثرات 46
نئے لکھاری 47

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے
دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں 50

بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
دُعا / انگوٹھا چوسنا 52
اونٹ کی سواری 53
سفید خرگوش (تیسری اور آخری قسط) 54
بچوں کو آزادی دیجئے 56
محبت کا انوکھا انداز 57
حروف ملائیے! 58
مدرسۃ المدینہ تونسہ شریف / مدنی ستارے 59
نماز کی حاضری / جملے تلاش کیجئے 60

اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
حُسنِ اخلاق 62
حضرت سیدتنا زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا 63
پرانی کتابوں اور کاپیوں کا کیا کریں؟ (قسط: 01) 64
اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل 65

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:

سادہ: 1000 رنگین: 1400

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مہروز عطاری مدنی

مدیر اعلیٰ: ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی

نائب مدیر: ابو النور راشد علی عطاری مدنی

شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ اُس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔(مصنف عبد الرزاق،1/39، حدیث:153)

مناجات

مجھے بخش دے بے سبب یاالٰہی
نہ کرنا کبھی بھی غضب یاالٰہی

پئے شاہِ بطحا مِری چُھوٹ جائیں
بُری عادتیں سب کی سب یاالٰہی

میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

دِکھا دے بہارِ مدینہ دِکھا دے
پئے تاجدارِ عرب یاالٰہی

کبھی تو مجھے خواب میں میرے مولیٰ
ہو دیدارِ ماہِ عرب یاالٰہی

نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں
چلوں اس جہاں سے میں جب یاالٰہی

گناہوں سے عطّار کو دے معافی
کرم کر، نہ کرنا غضب یاالٰہی

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص107

نعت

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے **عَنْدَلِیبو** تمہیں گُل
ہمیں **گُل** سے بہتر ہیں **خارِ** مدینہ

مَلائِك لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز **خاکِ** مزارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

دو عالَم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اِک نہیں **ریزہ خوارِ مدینہ**

بنا آسماں **منزلِ ابنِ مریم**
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شَرَف جن سے حاصل ہوا انبیا کو
وہی ہیں حسنؔ **اِفتخارِ** مدینہ

از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ذوقِ نعت، ص212

مشکل الفاظ کے معانی: عَنْدَلِیبو: بُلبُلو۔ گُل: پھول۔ خار: کانٹا۔ مَلائِك: مَلَك کی جمع، فِرِشتے۔ خاک: مٹی۔ دوعالَم: دنیا و آخرت۔ ریزہ خوارِ مدینہ: مدینے کے ٹکڑوں پر پلنے والے۔ مَنزلِ ابنِ مریم: حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السّلام کے رہنے کی جگہ۔ شَرَف: بزرگی۔ اِفتخار: عزت۔

صاحبانِ فضل وتقویٰ کے سردار اور اہلِ فضیلت کا کردار

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲)﴾

ترجمہ: اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ18، النور: 22)

شانِ نزول: یہ آیت حضرتِ ابوبکر صِدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، واقعہ یوں ہے کہ حضرت مِسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار، مہاجر اور بدری صحابی تھے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اُن کا خرچ اُٹھاتے تھے مگر جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی تو حضرت مسطح نے بھی تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا۔ اس پر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ بہت رنجیدہ ہوئے اور آپ نے قسم کھائی کہ آئندہ مِسطح پر کچھ بھی خرچ نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ دینی فضیلت اور مالی وسعت رکھنے والے حضرات کو یہ قسم نہیں کھانی چاہئے کہ وہ رشتے داروں، مسکینوں اور راہِ خدا کے مہاجروں پر خرچ نہیں کریں گے۔ ان لوگوں سے اگر کوئی غلطی ہوجائے تو انہیں معاف کردیں اور درگزر سے کام لیں۔ اے صاحبانِ فضیلت! کیا تمہیں پسند نہیں کہ خدا تمہاری بخشش کردے۔ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے یہ آیت پڑھی تو حضرت ابوبکر صدِیق رضی اللہ عنہ نے فوراً عرض کی: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو اچھا سلوک کرتا تھا اس کو کبھی ختم نہیں کروں گا۔ (بخاری،3/285، حدیث:4750)

آیت سے مُستفاد نِکات

پہلا نکتہ: یہ آیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت پر روشن دلیل ہے کہ خود ربُّ العالمین نے آپ کو اُولُوا الْفَضْلِ (فضیلت والے) افراد میں سے قرار دیا۔ اہلِ سنّت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام انسانوں سے افضل ہیں اور یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ علامہ ابنِ حجر ہیتمی علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: ”علماءِ اُمت کا اس عقیدے پر اتفاق ہے کہ اُمت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اُن کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ (الصواعق المحرقۃ، ص169)

اس آیت اور اس کے شانِ نزول سے سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مغفرت یافتہ اور جنّتی ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے معاف کرنے پر مغفرت کا فرمایا تھا اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اولین مصداق کے طور پر فوراً معاف کردیا۔ نیز اس طرزِ عمل میں آپ رضی اللہ عنہ کی کمالِ سعادت مندی بھی عیاں ہے کہ آیت سنتے ہی دل کی رنجش جاتی رہی اور فوراً سرِ تسلیم خم کردیا۔ حقیقت یہی ہے کہ اہلِ عشق و وفا، اصحابِ صدق و صفا، متلاشیانِ سعادت و رضا

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اور طالبانِ مولیٰ کا حکمِ خدا و مصطفےٰ پر یہی شیوہ ہوتا ہے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تو سعادت مندوں کے سردار ہیں۔

دوسرا نکتہ: آیت میں اہلِ ثروت و صاحبِ وسعت لوگوں کے لئے بھی تعلیم و ہدایت ہے کہ جب انہیں خدا نے مالی سہولت سے نوازا ہے تو وہ اسے اپنی ذات تک محدود نہ کریں بلکہ غریبوں، محتاجوں کا خیال رکھیں اور اس صدقہ و سخاوت میں ذاتی معاملات یا کسی رنجش کو رکاوٹ نہ بننے دیں جیسا کہ عموماً ہوتا ہے کہ اگر کوئی مال دار کسی غریب اجنبی یا رشتے دار کی مدد کررہا ہو اور اس غریب کی طرف سے کوئی خلافِ مزاج بات ظاہر ہوجائے تو سب سخاوت و امداد ختم کردی جاتی ہے۔ ایسا طرزِ عمل خدا کے پسندیدہ بندوں کی روش کے خلاف ہے۔

تیسرا نکتہ: جو شخص کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کام کرلے، پھر قسم کا کفارہ دیدے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اُس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرلے۔" (مسلم، ص694، حدیث:4272)

چوتھا نکتہ: رشتے داروں سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی ترک نہیں کرنی چاہئے اگرچہ ان کی طرف سے زیادتی ظاہر ہو جیسے آیت اور اس کے شانِ نزول سے واضح ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ اتارے، بلکہ وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔"

(بخاری، 4/98، حدیث:5991)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنے والے نہ بنو یعنی (یہ طریقہ نہ اپناؤ کہ) اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم اپنے آپ کو اس طریقے پر رکھو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔

(ترمذی، 3/405، حدیث:2014)

پانچواں نکتہ: آیت میں عفو (معاف کرنا) اور صفح (درگزر کرنا) دو الفاظ ہیں۔ عفو (معاف کرنے) کا مطلب ہے، "سزا نہ دینا" اور صفح (درگزر کرنے) کا مطلب ہے، "سزا نہ دینے کے ساتھ ساتھ ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ تک نہ کرنا"۔ "صفح" کا مرتبہ "عفو" سے اوپر ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن، ص486)

حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں سے یہی "صفح" (درگزر) کرتے ہوئے فرمایا تھا: ﴿لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَؕ﴾ ترجمہ: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ (پ13، یوسف:92)

اور فتحِ مکہ کے وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اہلِ مکہ سے یہی "عفو و صفح" فرمایا تھا، چنانچہ پہلے آپ نے ظلم و ستم ڈھانے والے کفارِ مکہ سے پوچھا: "آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟" انہوں نے جواب دیا: اَخٌ كَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ كَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔ اس پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ "آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ جاؤ! تم سب آزاد ہو۔"

(زرقانی علی مواھب، 3/449 ملتقطاً)

چھٹا نکتہ: آخری بات بطورِ خاص ہمارے لئے بہت ایمان افروز اور ہماری زندگیوں کا رُخ بدل دینے والی ہے۔ وہ یہ کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خداوند کریم ہمیں معاف کردے تو ہم لوگوں کو معاف کرنا شروع کردیں۔ رحم کرنے والے پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، نرمی کرنے والوں پر خدا نرمی کرتا ہے، غصہ پینے والوں سے خدا اپنا غضب روک لیتا ہے، بھوکوں کو کھلانے والے کے دستر خوان میں خدا برکت ڈال دیتا ہے، غریبوں پر صدقہ کرنے والوں کے مال میں خدا وسعت ڈال دیتا ہے، دوسروں کی مدد کرنے والے کی خدا مدد فرماتا ہے۔ ہم دوسروں کے لئے بھلائی چاہنے اور خیر پہنچانے والے بن جائیں، ربِّ کریم کی طرف سے ہم پر خیر کی بارش برسنا شروع ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت کے صدقے نیک بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جعلی طبیب متوجہ ہوں!!!

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ ترجمہ: جو تکلفاً علاج کرے اور اُسے علمِ طب نہ آتا ہو تو وہ ضامن ہے۔[1] اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمان کی وضاحت یہ ہے کہ جس نے طِب کے اُصول و ضوابط نہ پڑھے ہوں اور وہ لوگوں کے سامنے خود کو طبیب ظاہر کرکے علاج کرے اور اُس کے علاج سے کوئی مر جائے یا مریض کو کسی قسم کا نقصان پہنچے تو وہ جعلی طبیب دیت[2] کا ضامن ہے۔[3]

خواہ انسان ہو یا جانور، علاج ہر جاندار کی ضرورت ہے۔ چونکہ انسان مخلوقات میں افضل ہے اسی لئے اس کی عزت اور تکریم کی اہمیت بھی اُتنی ہی زیادہ بیان کی گئی ہے اور انسانی جان کی صحت اور اُس کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کرنے کو زیادہ اہم قرار دیا گیا ہے۔ انسانی صحت کی حفاظت کے لئے علاج کی سہولت ہونے کے ساتھ معالج کا ماہر ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ بہترین معالج انسانی معاشرے کے لئے ایک مسیحا کا کردار ادا کرتا ہے لیکن یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ جب اُس میں خالقِ حقیقی کا خوف ہو ورنہ وہ اپنے مریض کو پیسہ کمانے کی مشین کے طور پر بھی استعمال کرتا ہے اور یہ خود غرضی اُسے بسا اوقات ایسے ایسے اقدامات پر ابھارتی ہے جو بسا اوقات انسانی جان کے نقصان کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

یہ تو اُس صورت میں ہے کہ جب ایک ماہر ڈاکٹر یا حکیم علاج میں غفلت برتتے ہوئے یا لالچ میں آکر اس طرح کی کوئی حرکت کر گزرے مگر اُن حضرات پر زیادہ افسوس ہے جو طب و حکمت کے بارے میں تھوڑی بہت جان کاری حاصل کرکے "نیم حکیم" بن بیٹھتے ہیں اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے مریض کو مزید اذیت و تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ہماری دنیا میں اس طرح کے چند طبقات بستے ہیں، آیئے! جعلی طبیب بن کر علاج تجویز کرنے کے اسباب کے بارے میں جانتے ہیں:

1. "شہرت" کی طلب انسان سے بہت کچھ کروا دیتی ہے، چونکہ کسی کا کامیاب علاج کرنا بھی شہرت کا ایک زبردست ذریعہ ہے، اسی شہرت کی بھوک انسان کو علاج بتاکر داد لینے پر اُبھارتی ہے، وہ اپنے بارے میں بلند بانگ جھوٹے دعوے کرنا شروع کر دیتا ہے، بسا اوقات تو شفایاب ہونے والے مریضوں کی جھوٹی تعداد لاکھوں میں بتاکر متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے، بات اِسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اپنی جھوٹی ڈگریوں اور جعلی سرٹیفکیٹ کے سہارے اپنی دکان چمکاتا رہتا ہے۔

2. "مال و دولت کی لالچ" بھی ایسا کرنے پر اُبھارتی ہے، بالخصوص وہ پس ماندہ یا ترقی پذیر علاقے جہاں اسپتال کی سہولت موجود نہیں یا بہت دور دور ہے تو ایسی صورت میں اس طرح کے مقامات سونے کی چڑیا ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ان

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ کراچی

مقامات پر اپنی ناتجربے کاری کی وجہ سے کئی جانوں کے ضیاع کا سبب بنتے ہیں۔

3 بعض افراد کو ہر کام میں کُودنے اور مفت کے مشورے دینے کا شوق ہوتا ہے ایسے لوگ اپنی عادت سے مجبور ہو کر ہر بیماری کا علاج بتاتے پھرتے ہیں اور اُس طریقۂ علاج کو اپنانے پر اصرار بھی کرتے ہیں، کبھی کبھی تو ایسے ٹوٹکے بھی بتادیتے ہیں جو مرض بھگانے کے بجائے اُس کی شدت بڑھا دیتا ہے اور اُن کے مشورے کے غلط ہونے کا اندازہ وقت گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔ ایسے مشیرِ بے تدبیر کے تجویز کردہ علاج سے وہی نجات پاسکتا ہے جس کی عقل حاضر اور شعور زندہ ہو۔

4 بعض افراد بطورِ مذاق بھی خود ساختہ علاج بتادیتے ہیں جس کی وجہ سے جان و مال کا نقصان ہو جاتا ہے، ایسے افراد کو اس حدیثِ مبارکہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

5 بعض لوگ مریض سے بغض و کینہ کی وجہ سے اُسے غلط دوائیاں بتادیتے ہیں اور دوائی کے اُلٹے اثرات دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

6 بعض لوگوں کو انسانوں پر تجربے کرنے کا شوق ہوتا ہے اسی شوق کو وہ یوں پورا کرتے ہیں کہ طرح طرح کی دوائیوں کے فوائد و نقصانات جاننے کے لئے عام، سیدھے سادھے اور بھولے بھالے لوگوں پر تجربہ کرتے ہیں۔ عموماً میڈیکل اسٹور والوں سے لوگ بیماری بتاکر دوا طلب کرتے ہیں وہ بھی تجربے کے شوق میں ڈاکٹر کی ہدایات کے بغیر دوا دے دیتے ہیں جس کے نتائج تکلیف میں اضافے اور جان جانے جیسی بھیانک صورت میں نکلتے ہیں۔

جعلی طبیب دراصل بے رحمی، انتقامی مزاج اور اس طرح کی کئی وجوہات کی پیداوار ہیں لہٰذا ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام ہمیں رحم دلی کا حکم دیتا ہے چنانچہ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔[4] رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔[5] اسلام ہمیں بے حسی و بے رحمی سے بچاتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک اُس پر رحم نہیں فرماتا۔[6]

مریضوں پر رحم کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کسی بھی طرح غلط علاج بتانے کے بجائے ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرنے کا مشورہ دیں، اِس سلسلے میں مریض پر آنے والی مالی دشواریوں کو بھی حسبِ توفیق دور کرنے کی کوشش کریں اور یہ سب کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال کرنے سے بچیں جو مریض کو گھائل کردیں بلکہ وہ لہجہ رکھیں جو اُسے علاج کا قائل اور صحیح ڈاکٹر کی جانب مائل کرسکے۔ ہمارا یہ رویہ جعلی طبیبوں میں کمی کا سبب بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

---

(1) ابن ماجہ، 4 / 103، حدیث: 3466 (2) دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، 3 / 830) (3) اسعاف الحاجہ، ص 579، تحت الحدیث: 3466، اعلام الانام، 4 / 79 (4) مکارم الاخلاق للطبرانی، ص326، حدیث: 41 (5) بخاری، 1 / 434، حدیث: 1284 (6) مسلم، ص975، حدیث: 2318۔

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1442ھ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”بنتِ اسلم (کاموکی)، فرقان (راولپنڈی)، بنتِ شیراز (میرپور)“ انہیں ”مدنی چیک“ روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 معجزہ کیا ہوتا ہے، ص52 2 ٹھہریئے پہلے اجازت لیجئے، ص51 3 پرانا تالاب، ص53 4 تربیت میں کی جانے والی غلطیاں، ص56 5 گُڈ بوائے، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** (1) بنتِ طیب (پشاور) (2) بنتِ محمد افضل (ٹیکسلا) (3) محمد ماجد افتخار (ملتان) (4) عاقب (اٹک) (5) احمد رضا (کراچی) (6) بنتِ اشرف (حیدر آباد) (7) بنتِ بشیر احمد (میانوالی) (8) حمزہ (وہاڑی) (9) بنتِ عمران (کراچی) (10) بنتِ خادم حسین (نارووال) (11) بنتِ محمد افسر (نیویارک، امریکہ) (12) محمد علی (مظفر گڑھ)۔

انبیاء و رُسُل کے بعد سب سے افضل ہستی

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

تمام انسان آدم علیہ السّلام کی اولاد ہیں لیکن یہ سب برابر نہیں ہیں کیونکہ اللہ پاک نے کسی کو ایمان کی دولت عطا فرما کر دوسروں سے ممتاز فرمایا اور پھر اہلِ ایمان میں کسی کو علم تو کسی کو تقویٰ و پرہیزگاری دے کر دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی۔ فضیلت کا یہ سلسلہ بڑھ کر افضلیت کو جا پہنچتا ہے اسی لئے اللہ پاک نے مختلف مقبول بندوں کو مختلف اعتبار سے افضلیت سے نوازا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ پاک نے دیگر انبیا کے اصحاب سے افضل بنایا۔ صحابۂ کرام میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس بات پر اُمّت کا اجماع ہے کہ خلفائے راشدین تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

عقیدہ: امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ سنّت و جماعت نَصَرَھُمُ اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مُرسلین ملائکہ و رُسُل و انبیائے بشر صَلَوَاتُ اللہِ تَعَالٰی وَ تَسْلِیْمَاتُہٗ عَلَیْہِمْ کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمَمِ عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت و عزت و وجاہت و قبول و کرامت و قُرب وولایت کو نہیں پہنچتا۔

مزید فرمایا: پھر اُن کی باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیقِ اکبر، پھر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(1)

افضلیت کا مسئلہ قطعی ہے: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (حضرت صدیق و عمر کی افضلیت پر) جب اجماعِ قطعی ہوا تو اس کے مفاد یعنی تفضیلِ شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا؟ ہمارا اور ہمارے مشائخِ طریقت و شریعت کا یہی مذہب ہے۔(2)

مسئلہ افضلیت بابِ عقائد سے ہے: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بالجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز بابِ فضائل سے نہیں جس میں ضعاف (ضعیف حدیثیں) سُن سکیں بلکہ مواقف وشرح مواقف میں تو تصریح کی کہ بابِ عقائد سے ہے اور اس میں احاد صحاح (صحیح لیکن خبرِ واحد روایتیں) بھی نامسموع۔(3)

جلیلُ القدر حنفی محدث حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 321ھ) فرماتے ہیں: وَنُثْبِتُ الْخِلَافَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَوَّلًا لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ تَفْضِيلًا لَهُ وَتَقْدِيمًا عَلَى جَمِيعِ الْأُمَّةِ، ثُمَّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ، ثُمَّ لِعُثْمَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ، ثُمَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ یعنی ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت کرتے ہیں اس وجہ سے کہ آپ کو تمام اُمّت پر افضلیت و سبقت حاصل ہے، پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان بن عفان، پھر حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے خلافت ثابت کرتے ہیں۔(4)

اُمّت میں سب سے بہتر: ایک دن نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر توجہ فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق نظر نہ آئے تو آپ نے ان کا نام لے کر دو بار پکارا۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک رُوحُ القُدس جبریل امین علیہ السّلام نے ابھی مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمّت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں۔(5)

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

افضلیتِ صدیقِ اکبر بزبانِ مولیٰ علی: جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر، میں نے پوچھا: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: عمر۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے دوبارہ پوچھا کہ پھر کون؟ تو شاید آپ حضرت عثمان کا نام لے لیں گے، اس لئے میں نے فوراً کہا: حضرت عمر کے بعد تو آپ ہی سب سے افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔(6)

جسے صحابۂ کرام افضل سمجھتے: حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل شمار کرتے تھے، ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اور ان کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔(7)

چونکہ صحابۂ کرام حضرت صدیقِ اکبر کی افضلیت کے قائل تھے اسی لئے بڑے بڑے ائمہ بھی اس عقیدے پر کاربند تھے جیسا کہ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہم صدّیقِ اکبر کو افضل مانتے تھے جیسا کہ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین، پھر علی ابنِ ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔(8)

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام اُمّت سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان بن عفان، پھر حضرت علیُّ المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔(9)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: انبیائے کرام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکر صدّیق، پھر حضرت عمر فاروق۔(10)

حضرت شیخ تقی الدّین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ اَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَسَائِرِ اُمَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَصْحَابِهِمْ لِاَنَّهٗ كَانَ مُلَازِمًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِالصِّدِّيْقِيَّةِ لُزُوْمَ الظِّلِّ لِلشَّاخِصِ حَتّٰى فِي مِيْثَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَلِذٰلِكَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام اُمّتِ محمدیہ سے اور تمام انبیا کی ساری امتوں اور ان کے اصحاب سے افضل ہیں، کیونکہ آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اس طرح لازم تھے جس طرح سایہ جسم کے ساتھ لازم ہوتا ہے حتی کہ میثاقِ انبیاء میں اور اسی لئے آپ نے سب سے پہلے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تصدیق فرمائی۔(11)

شارحِ بخاری حضرت علّامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ الْاِجْمَاعَ انْعَقَدَ بَيْنَ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ تَرْتِيْبَهُمْ فِي الْفَضْلِ كَتَرْتِيْبِهِمْ فِي الْخِلَافَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یعنی اہلِ سنّت و جماعت کے درمیان اس بات پر اجماع ہے کہ خلفائے راشدین میں فضیلت اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے خلافت ہے۔(12)

---

(1) فتاویٰ رضویہ، 28/478 (2) مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، ص81 (3) فتاویٰ رضویہ، 5/581 (4) متن العقیدۃ الطحاویۃ، ص29 (5) معجم اوسط، 5/18، حدیث:6448 (6) بخاری، 2/522، حدیث:3671 (7) بخاری، 2/518، حدیث:3655 (8) شرح فقہ اکبر، ص61 (9) فتح الباری، 8/15 (10) الصواعق المحرقۃ، ص57 (11) الیواقیت والجواہر، جز2، ص329 (12) فتح الباری، 7/29، تحت الحدیث:3678۔

تَلَفُّظ دُرُست کیجئے
Correct Your Pronunciation

غلط تَلَفُّظ	صحیح تَلَفُّظ
تلامُذہ	تلامِذہ
تَلَخ	تَلْخ
تَوَکَّل/تَوَکَل	تَوَکُّل
ثَبُوت	ثُبُوت
جَلُوس	جُلُوس

(اردو لغت، جلد 5، 6)

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 اِعلانِ نُبوّت سے پہلے کے دوست

سُوال: کیا پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اعلانِ نُبوّت سے پہلے بھی دوستانہ تعلق تھا۔ جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نُبوّت کے بعد انہیں اِسلام کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (الریاض النضرۃ،1/ 84) حضرت سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے زندگی میں کبھی بُت پَرَستی نہیں کی تھی۔

(فتاویٰ رضویہ،28/ 458- مدنی مذاکرہ،4 مُحرَّمُ الحرام 1441ھ)

2 اَبُوبَکْر نام کا صحیح تلفُّظ کیا ہے؟

سُوال: صحیح تلفُّظ کیا ہے؟ ابوبَکْر یا ابوبَکَر؟

جواب: صحیح تلفُّظ ابوبَکْر (اَبو۔بَکْ۔ر) ہے۔ بہت سارے الفاظ ایسے ہیں جن کا عام لوگ صحیح تلفُّظ ادا نہیں کرتے۔ جیسے ذِکْر اور فِکْر کو ذِکَر اور فِکَر، قَبْر کو قَبَر، قرآن (قُرْ۔آن) شریف کو قُران سَریف، سُبْحٰنَ اللہ کو سُبَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو اَلْحَمْدُلَا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کو سَامُ عَلَیْکُمْ یاسَالِیکُم وغیرہ بولتے ہیں۔ اِسی طرح اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ بھی صحیح نہیں پڑھتے۔ حالانکہ یہ سب دینی الفاظ و اَذکار ہیں۔ اِن کا صحیح تلفُّظ ادا کرنا ضروری ہے اور یہ سیکھنے سے ہی آئے گا۔ اللہ پاک ہم کو اچھّا اور صحیح کردے۔ (مدنی مذاکرہ،4 مُحرَّمُ الحرام 1441ھ)

3 خواجہ غریب نواز نے کتنے دن کا چلہ کیا؟

سُوال: خواجہ مُعِیْنُ الدّین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے دن کا چِلّہ کاٹا تھا؟

جواب: "چِلّہ" کے لفظی معنیٰ ہیں: چالیس دن کا عرصہ، چالیس دن کا عمل وغیرہ اور جہاں کسی بُزُرگ نے چِلّہ کشی کی ہو اُس جگہ کو بھی "چِلّہ" بولتے ہیں۔ بہر حال خواجہ غریب نواز نے داتا دربار میں چِلّہ کیا یعنی عبادت فرمائی یہ تو کتابوں میں لکھا اور یادگار کے طور پر اس جگہ پر آپ کا "چِلّہ" بھی بنا ہوا ہے لیکن یہ عبادت کتنے دن کی ہے اس کی صراحت کسی سیرت کی کتاب میں لکھی ہوئی ہو گی لیکن مجھے معلوم نہیں۔

(مدنی مذاکرہ،21 جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ)

4 غریب نواز کا معنیٰ کیا ہے؟

سُوال: آپ کو رجب کا مہینا مبارک ہو۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ غریب نواز کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: آپ کو بھی رجب کا مہینا مبارک ہو، "غریب نواز" کا معنیٰ ہے: غریبوں کو نوازنے والا، غریبوں پر سخاوتوں کے دروازے کھولنے والا اور ان کی جھولیاں بھرنے والا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے خواجۂ خواجگان حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ غریبوں کو نوازنے والے اور سخاوتوں سے مالامال کرنے والے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ،21 جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ)

5 اجمیر شریف کا سفر اور منقبت خوانی

سُوال: کیا آپ کی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں کبھی حاضری ہوئی ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے اجمیر شریف کا سفر نصیب ہوا ہے اور وہاں خواجہ صاحب کی منقبت عرض کرنے کی بھی سعادت ملی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 21 جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ)

6 رجبُ المرجب کو اللہ کا مہینا کیوں کہا جاتا ہے؟

سُوال: رجب المرجب کو اللہ کا مہینا کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: رجب المرجب کو اللہ کا مہینا اس لئے کہا جاتا ہے کہ میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو شَھْرُاللہ یعنی اللہ پاک کا مہینا فرمایا ہے، اسی لئے ہم بھی اللہ کا مہینا کہتے ہیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ شعبان میرا مہینا ہے۔ (شعب الایمان، 3 / 374، حدیث: 3813) تو ہم شعبان کو آقا کا مہینا بولتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 21 جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ)

7 ماہِ رجب میں دُرُود و استغفار کی کثرت کیجئے

سُوال: سنا ہے ماہِ رجب میں استغفار کرنا چاہئے، آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ اس ماہِ مبارک میں دُرود پاک کتنا پڑھا جائے اور استغفار کتنا پڑھا جائے؟

جواب: رجبُ المرجب کے مہینے میں استغفار بھی کریں اور درود شریف بھی پڑھیں۔ اگر ہم فضول باتوں کو چھوڑ کر کثرت سے درود شریف پڑھنے والے بن جائیں تو ہمارے پاس وقت ہی وقت ہو گا، خوب استغفار بھی کریں اور درود شریف بھی پڑھیں۔ (مدنی مذاکرہ، یکم رجب المرجب 1441ھ)

8 حَسَد کا علاج

سُوال: اگر کسی کے پاس مال دیکھ کر خود بخود حَسَد ہو جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: دِل میں حَسَد کی کیفیت پیدا ہو تو بندہ اس کو ٹالے، یہ ذہن بنالینا کہ فلاں کی نعمت چلی جائے "حسد" ہے اور اگر یہ ذہن بنتا ہے کہ اللہ پاک نے فلاں کو کیسا نوازا ہے، کاش! میں بھی ایسا ہو جاؤں، تو یہ "رَشک" ہے جسے عربی میں غِبطہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے۔

(احیاء العلوم، 3 / 234، 235 ملتقطاً- مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر 1441ھ)

9 مخصوص چیزوں پر نیاز دِلانے کا حکم

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام میں لوگ کھچڑے پر، 15 شَعْبانُ الْمُعَظَّم کو حلوے پر اور اِمام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہ کے عُرس کے سلسلے میں کونڈے پر نیاز دلاتے ہیں۔ کیا اِن چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز پر نیاز نہیں ہو سکتی؟

جواب: یہ چیزیں Fix (مُقرَّر) نہیں ہیں، اِن کے علاوہ دیگر چیزوں پر بھی نیاز دلائی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی صرف اِنہی چیزوں پر نیاز دلاتا ہے تو اِسے ناجائز نہیں کہہ سکتے، کیونکہ شریعت نے اِن چیزوں کو حَلال کہا ہے۔ جیسے اگر کوئی صبح ناشتے میں انڈہ آملیٹ اور روٹی، دوپہر کو گوشت اور چاول جبکہ رات کو کھچڑی کھاتا ہو اور یہی برسوں سے اُس کا معمول ہو تو اِسے ناجائز نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ یہ سب چیزیں حلال ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 مُحَرَّمُ الحرام 1441ھ)

10 اچھا گمان نہ بن پائے تو کیا کریں؟

سُوال: بعض اوقات آپس میں ایسی بات ہو جاتی ہے کہ اچھا گمان بن ہی نہیں پاتا تو اب کیا کریں؟

جواب: زبردستی اچّھا گمان بنائیں اور جو بدگمانی پیدا ہو رہی ہو اُسے زبان پر نہ لائیں ورنہ پھنسیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر 1441ھ)

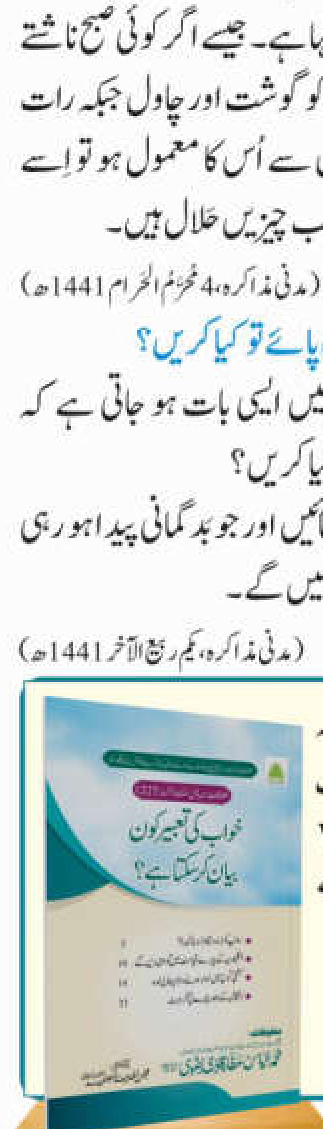

بہت ہی اہم موضوع پر معلوماتی رسالہ
دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ
www.dawateislami.net
یا اس QR-Code کے ذریعے
ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

دَارُالْاِفْتَاء اَھْلِسُنَّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 فرض نماز کے دوران اگر جماعت شروع ہو جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص مسجد میں اپنی فرض نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو اس میں کب شریک ہو، تفصیلاً بتادیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

1 اگر تو پہلی رکعت میں ہے اور جماعت شروع ہوئی تو کھڑے کھڑے ایک سلام کے ساتھ نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔ 2 اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا اور جماعت شروع ہوئی تو فجر اور مغرب میں سجدوں کے بعد ایک سلام کے ساتھ نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتیں مکمل کر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔ 3 اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا اور جماعت شروع ہوئی تو فجر اور مغرب میں نماز مکمل کرے اور جماعت میں شامل نہ ہو اور ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتیں مکمل کر کے جماعت میں شامل ہو۔ 4 اگر تیسری رکعت میں ہے اور جماعت کھڑی ہوئی تو ظہر، عصر اور عشاء میں تو کھڑے کھڑے ایک سلام کے ساتھ نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو اور مغرب میں نماز پوری پڑھے اور جماعت میں شامل نہ ہو۔ 5 اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا اور جماعت شروع ہوئی تو ظہر اور عشاء میں چار رکعتیں مکمل کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو اور عصر میں چار رکعتیں مکمل کرے اور جماعت میں شامل نہ ہو کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی محمد ہاشم خان عطاری	ابو احمد محمد انس رضا عطاری

2 میڈیکل کے طلبہ کا انسانی لاشوں پر تجربہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میڈیکل کے طلبہ سیکھنے کے لئے انسانی لاشوں پہ تجربات کرتے ہیں۔ ان کا یہ تجربات کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سیکھنے کے لئے انسانی لاشوں پر تجربات کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے کیونکہ یہ میت کو تکلیف دینا ہے کہ جس طرح زندہ انسان کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس میں میت کی توہین و تذلیل بھی ہے کہ مرنے کے بعد بھی انسان کی تعظیم و تکریم باقی رہتی ہے۔ اس کی توہین کی اجازت نہیں۔ نیز یہ انسان کا مثلہ کرنا ہے جو کہ ناجائز ہے کہ احادیثِ مبارکہ میں حربی کافر کا بھی

دورانِ جنگ مثلہ کرنے سے منع فرمایا گیا۔ نیز اس طرح میت کی تجہیز و تدفین میں بلاوجہ کی تاخیر ہے جو کہ ممنوع ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

3 کمپنی مینجر کا مال نکالنے کیلئے دوسروں سے کمیشن لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مختلف کمپنیوں میں مال دیتا ہوں تو کمپنی کے مینجر ہم سے ڈیل کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اپنا مال نکلوانا ہے تو ہمیں بھی کچھ کمیشن دو ورنہ ہم اس مال میں نقص وغیرہ بتا کے روک دیں گے حالانکہ مینجر کمپنی سے اسی کام کی تنخواہ لیتا ہے کہ مینجر ہر وہ مال جو کمپنی کے متعلق اور اُس کے لیے نفع بخش اور اُس کے وارے میں ہو اُسے پاس کرے، تو اس کا ایسا کرنا کیسا اور اس کو پیسے دینا کیسا؟ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مال اوکے (ok) کرنا، پاس کرنا مینجرز کے اجارے میں شامل ہے لہٰذا ان پر لازم ہے کہ یہ دیانت داری کے ساتھ درست مال کو پاس کریں اور نادرست مال کو رجیکٹ کردیں۔ جو مال اوکے ہونے کے لئے ان کے پاس آئے گا اس کی دو صورتیں ہوں گی:

1 یا تو وہ مال نادرست ہوگا۔ 2 یا درست ہوگا۔

1 جو نادرست ہے اس کو قصداً پاس کرنا اپنے عہدے سے خیانت، جھوٹ اور اپنی کمپنی کو دھوکہ دینا ہے اور یہ سب ناجائز و حرام اور اگر پیسے لے کر ایسے مال کو پاس کرے گا تو یہ رشوت ہوگی کہ مال پاس کروانے والا اپنا کام نکلوانے کے لئے پیسے دے رہا ہے اور یہ لے رہا ہے اور رشوت دینا لینا باعث لعنت، ناجائز و حرام ہے۔

2 جو درست مال ہے وہ ایسا ہے کہ کمپنی کے متعلق ہے، اُس کے لیے نفع بخش ہے اور اُس کے وارے میں بھی ہے۔ اُسے پاس کرنے کے لئے پیسے لینا بھی رشوت ہے۔ مزید یہ کہ مذکورہ اوصاف والا مال پاس کرنے پر ان کا اجارہ ہے تو یہ کام دیانتداری سے کرنا ویسے ہی اِن پر واجب ہے، اور اپنا واجب ادا کرنے کے لئے پیسے وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مال تو درست ہے لیکن کمپنی کو درست مال دینے والے زیادہ ہیں، اور مال دینے والا یہ چاہتا ہے کہ میرا مال پہلے نکل جائے یا ان میں سے میرا ہی مال لیا جائے، اس لیے مینجر کو پیسے دیتا ہے تو یہ بھی پہلی صورت میں داخل ہوگا کہ اب وہ جو پیسے دے رہا ہے اپنا کام نکلوانے کے لیے ہیں اور یہ بھی رشوت ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

4 اسمگل شدہ موبائل کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ موبائل کی ایک مارکیٹ میں اسمگل شدہ موبائل آتے ہیں جب یہ موبائلز مارکیٹ میں آجاتے ہیں تو ان پر قانونی سختی نہیں ہوتی اور ان کی خرید و فروخت سرِ عام ہوتی ہے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے قانونی طور پر پکڑ وغیرہ نہیں ہوتی۔ ان موبائلز کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسمگلنگ کرنا ناجائز ہے کیونکہ یہ غیر قانونی ہے اور پکڑے جانے کی صورت میں بڑی ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو ذلت اور ہلاکت پر پیش کرنے سے ربِّ قدیر نے منع فرمایا ہے۔

مارکیٹ میں موبائل آنے کے بعد اس کی سرِ عام خرید و فروخت میں اگر واقعی قانونی سختی اور گرفت نہیں ہوتی تو اس کی خرید و فروخت میں شرعاً حرج نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

رزق بڑھانے والی نیکیاں

(دوسری اور آخری قسط)

محمد افضل عطاری مدنی*

گزشتہ شمارے کے مضمون سے پیوستہ

4 جب حضرتِ سیّدنا آدم علیہ السّلام زمین پر جلوہ فرما ہوئے تو آپ علیہ السّلام نے بَیْتُ اللہ شریف کے سات چکر لگائے، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح دعا کی: ”اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ، وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ، وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ، وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ، وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ“ ترجمہ: اے اللہ! تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے، میری معذرت قبول فرمالے اور تو میری حاجت بھی جانتا ہے لہٰذا وہ بھی پوری فرمادے اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان اور یقینِ صادق کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں بس جائے یہاں تک کہ میں یقین کرلوں کہ مجھے وہی تکلیف پہنچ سکتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور اس پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں جس کا تو نے میرے بارے میں فیصلہ فرمادیا ہے۔

تو اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کی جانب وحی فرمائی: ”اے آدم! تیری اولاد میں سے جو شخص بھی یہ دعا کرے گا میں اس کے غم و اَلَم اور تنگی دُور کردوں گا، اس کے دل سے فقر کا غم نکال کر اُسے بے نیاز کردوں گا اور اُسے وہاں سے رزق دوں گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہوگا اور دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی اگرچہ وہ اس کی خواہش نہ رکھتا ہو۔“[1] 5 سورۂ حِجر کو لکھ کر تعویذ پہننے والا لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوگا۔ اس کے کاروبار میں ترقی اور روزی میں برکت ہوگی۔[2]

6 سورۂ دھر کو بکثرت پڑھنے سے علم و حکمت کی باتیں زبان پر جاری ہو جاتی ہیں اور 75 بار پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔[3] 7 اللہ کریم کا ذکر کرنا یعنی خالقِ حقیقی کو یاد رکھنا اور اس کی تسبیح بیان کرنا بھی رزق ملنے کا سبب ہے، چنانچہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضرتِ نوح علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اُوْصِیْکَ بِسُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ، فَاِنَّہَا صَلَاۃُ الْخَلْقِ، وَبِہَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ یعنی ”میں تمہیں سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی تسبیح ہے اور اس کے سبب مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔“[4] 8 راہِ خدا میں خرچ کرتے رہنا، کچھ نہ کچھ اللہ کی راہ میں دیتے رہنا بھی رزق بڑھنے کا سبب ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے، اے اللہ! روکنے والے کے مال کو تلف کر۔“[5] ایک موقع پر حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابنِ آدم! خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔“[6]

(1) معجم اوسط، 4/275، حدیث: 5974، الروض الفائق، ص64 (2) جنتی زیور، ص592 (3) جنتی زیور، ص600 (4) السنن الکبریٰ، 6/208، حدیث: 10668 (5) مسلم، ص392، حدیث: 2336 (6) بخاری، 3/511، حدیث: 5352۔

* مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ، پاکستان

اصلاح کا درست طریقہ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

ایک بار میں نے سوشل میڈیا کے ایک گروپ میں ایک تحریر شیئر کی، اس تحریر میں ایک لفظ دُرست کرنے کی ضرورت تھی تو اس گروپ میں موجود ایک اسلامی بھائی نے مجھ سے میرے پرسنل نمبر پر رابطہ کیا اور اس غلطی کی جانب میری توجہ دلائی، مجھے ان کے اصلاح کے اس انداز سے بڑی خوشی ہوئی۔ اسی طرح ایک اسلامی بھائی نے کسی حوالے سے میری اصلاح کرنی تھی، جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے چند منٹ کا وقت مانگا کہ کچھ بات کرنی ہے، چنانچہ انہوں نے بھی تنہائی میں بات کی اور میری اصلاح کی، مجھے ان کا انداز بھی بہت اچھا لگا۔

اے عاشقانِ رسول! اگر کسی سے غلطی ہو جائے اور اس کی اصلاح کرنا ممکن ہو تو اس کی اصلاح کرنی چاہئے، لیکن اصلاح کرنے کا انداز ایسا ہو کہ سامنے والا اسے قبول بھی کرلے، بعض لوگوں کا اصلاح کرنے کا انداز بڑا عجیب ہوتا ہے، مثلاً جس کی اصلاح کرنی ہے اس سے پرسنل رابطہ کرکے اس کی اصلاح کرنے کے بجائے اس کی غلطیوں کو سرِعام بیان کریں گے، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر شیئر کریں گے، الگ سے اس کے ساتھ ملاقات کرکے بات کرنے کے بجائے بھرے مجمعے میں عجیب انداز سے تبصرے کریں گے یا بعض تو دوسروں کی غلطیوں پر کتاب ہی چھاپ دیں گے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ موصوف کا قول یا فعل غلط نہیں ہوتا مگر اپنی کم علمی اور ناسمجھی کی بنا پر اسے غلط سمجھا جاتا اور پھر اس کے خلاف ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ الغرض ایسے مصلحین اصلاح کا شرعی اور اخلاقی راستہ اپنانے کے بجائے غیر شرعی و غیر اخلاقی ہر طریقہ اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کسی نے بڑی پیاری بات کہی ہے: ”اگر آپ کی نیت کسی کی اصلاح کرنے کی ہے تو اکیلے میں کریں اور اگر آپ کی نیت اسے رُسوا کرنے کی ہے تو آپ شور مچائیں،“ جب آپ شور مچائیں گے بالخصوص سوشل میڈیا جیسے پلیٹ فارم پر یا اپنی نجی محافل اور اپنے حلقۂ احباب میں تو اس کے اندر کئی طرح کی خرابیاں ہیں:

1 **اصلاح چاہتے ہیں یا کسی کی رسوائی؟** پہلی خرابی یہ ہے کہ اصلاح کے اس انداز سے اس شخص میں بہتری آئے گی یا نہیں اس کی اصلاح ہوگی یا نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ اس کی رُسوائی ٹھیک ٹھاک ہوگی، لہٰذا آپ چاہتے کیا ہیں؟ اصلاح کرنا یا صرف کسی کو ذلیل و رُسوا کرنا اور اس کی عزت خراب کرنا؟ یقیناً ایک مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ بلا اجازتِ شرعی اپنے مسلمان بھائی کو رُسوا کرے اور اس کی عزّت خراب کرے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَلْمُسْلِمُ اَخُوا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ یعنی مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ذلیل و رُسوا کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر جانتا ہے۔“(1)

تبع تابعی بزرگ حضرت سیّدنا سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال سے کچھ لے لے پھر اس کی موت کے بعد اس سے دامن چھڑانا چاہے تو اس کے وارثوں کو وہ چیز دے دے ہمارے خیال میں یہ اس کا کفّارہ ہو جائے گا اور

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

اگر تم میں سے کوئی کسی کی عزت خراب کر دے پھر اس کی موت کے بعد اس کا بدلہ دینا چاہے تو اس کے وارثوں اور تمام زمین والوں کے پاس جائے اور سب اسے مُعاف کر دیں تو پھر بھی معاف نہیں ہو گا، پس مؤمن کی عزت اس کے مال سے بڑھ کر ہے۔ جو تم سے کہا جاتا ہے اسے سمجھو۔[2]

2 **اصلاح چاہتے ہیں یا فتنہ و فساد؟** اصلاح کے غلط انداز کی دوسری خرابی یہ ہے کہ اس سے بسا اوقات فتنہ و فساد اور لوگوں میں انتشار پھیلتا ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ پاک کی لعنت ہو جو اس کو بیدار کرے۔[3] امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں بلاوجہِ شرعی تفرقہ ڈالنا شیطان کا کام ہے اور فتنہ قتل سے سخت تر ہے، فتنہ سو رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔[4]

3 **اصلاح چاہتے ہیں یا خود کو مشہور کرنا؟** اصلاح کے مذکورہ انداز سے مُصلح کا مقصد کسی مشہور شخصیت پر کیچڑ اُچھال کر خود کو مشہور کرنا بھی ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ ہمارے معاشرے میں ایسے افراد کی بھی کمی نہیں۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص کسی کے ذریعہ سے اپنے (آپ) کو مشہور و نامور کرے قِیامت میں ایسے شخصوں کو (سرِ) عام رُسوا کیا جاوے گا کہ فرشتہ اسے اونچی جگہ کھڑا کر کے اعلان کرے گا کہ (اے) لوگو! یہ بڑا جھوٹا مکّار فریبی (دھوکے باز) تھا۔[5]

4 **اصلاح چاہتے ہیں یا کسی کی توہین؟** جس کی آپ غیر شرعی اور غیر اخلاقی طریقے سے اصلاح کر رہے ہیں بلکہ جس کو آپ بدنام کر رہے ہیں اگر بالفرض وہ ہستی کوئی عالمِ دین ہیں تو یقیناً آپ کے اس انداز سے جہاں ان کی غلطی کسی اور عالمِ دین کے سامنے آئے گی وہیں عوام کے سامنے بھی آئے گی، اور پھر ہر ایک اپنے اپنے اعتبار سے اس عالمِ دین کے بارے میں کمنٹس کر رہا ہو گا، اس طرح عوام کی ایک تعداد اس عالمِ دین کی توہین کی مرتکب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی غیبت میں بھی پڑ جاتی ہو گی، میرے شیخِ کامل، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: عام آدمی اور عالمِ دین کی غیبت میں بڑا فرق ہے، عالم کی غیبت میں اکثر اُس کی توہین کا پہلو بھی ہوتا ہے جو کہ کافی تشویشناک ہے۔ عالم کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 129 پر فرماتے ہیں: 1 اگر عالم (دین) کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ "عالم" ہے جب تو صریح کافر ہے اور 2 اگر بوجہِ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور 3 اگر بے سبب (یعنی بلاوجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیْضُ الْقَلْبِ وَ خَبِیْثُ الْبَاطِن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا) ہے اور اُس (یعنی عالم سے خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کُفر کا اندیشہ ہے۔[6]

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! بلاوجہِ شرعی دوسروں پر نظریں رکھنے اور ان کے عیبوں کو ڈھونڈنے اور اُچھالنے کے بجائے خود پر نظر رکھئے اور اگر کسی کی غلطی آپ کے سامنے آ بھی جاتی ہے تو اوّلاً یہ سوچئے کہ کیا آپ پر اس کی اصلاح کرنا لازم بھی ہے، نیز شرعی اعتبار سے اصلاح کا دُرست انداز کیا ہونا چاہئے اگر آپ کو اس کی معلومات نہیں ہے تو اس کے متعلق "دارُالافتاء اہلِ سنّت" سے معلوم کر لیجئے، بصورتِ دیگر آپ سے غلطیاں ہوتی رہیں گی اور آپ اپنے طور پر یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ میں بہت ثواب کا کام کر رہا ہوں جبکہ آپ مذکورہ بیان کردہ خرابیوں میں سے کسی خرابی میں پڑ کر اپنا وقت برباد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا اعمال نامہ بھی کالا کر رہے ہوں گے۔ اللہ پاک ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مسلم، ص1064، حدیث:6541 (2) حلیۃ الاولیاء، 7/328، رقم:10720 (3) جامع صغیر، ص370، حدیث:5975 (4) فتاوٰی رضویہ، 6/600 (5) مراٰۃ المناجیح، 6/620 (6) غیبت کی تباہ کاریاں، ص141۔

ٹال مٹول (Evasion)

محمد آصف عطاری مدنی*

کہتے ہیں: ایک شخص نے صابن کا کاروبار شروع کیا، کچھ ہی عرصے میں اس کی پراڈکٹ مقبول ہوگئی، گاہکوں کی ڈیمانڈ پوری کرنے کے لئے چھوٹی سی فیکٹری میں ڈبل شفٹ میں کام ہونے لگا۔ ایک خیر خواہ کاروباری نے مشورہ دیا کہ اس پراڈکٹ کو اپنے نام رجسٹرڈ کروالو، اس نے ہامی تو بھرلی لیکن آج کل آج کل کرتے کئی ہفتے گزر گئے، رجسٹریشن نہیں کروائی۔ دوسری طرف ایک شخص نے جب اس صابن کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ دیکھی تو اسی فارمولے اور نام سے صابن تیار کرکے مارکیٹ میں سپلائی کرنا شروع کردیا۔ اس نے بڑی چالاکی سے اس پراڈکٹ کو اپنے نام رجسٹرڈ بھی کروالیا اور اصل مالک پر عدالت میں کیس بھی کردیا کہ یہ ہماری پراڈکٹ جعلی طور پر تیار کرکے مارکیٹ میں بیچتا ہے، اصل شخص نے بڑا شور مچایا کہ یہ میری پراڈکٹ ہے، کیس کرنے والے کو طرح طرح کی پیشکش بھی کی لیکن وہ ظالم نہیں مانا، نتیجۃً اصل مالک کو پراڈکٹ سے ہاتھ دھونے پڑے اور مالی نقصان الگ سے ہوا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! یہ اسٹوری فرضی ہوسکتی ہے لیکن اس سے ملنے والا سبق اصلی ہے کہ اہم معاملات میں ٹال مٹول بالآخر نقصان کرواتی ہے۔ ”تھوڑی دیر بعد کرتا ہوں، آج نہیں کل کروں گا، ابھی نہیں بعد میں کروں گا، اتنی جلدی بھی کیا ہے بس کچھ ہی دنوں میں آپ کا کام ہوجائے گا“ اس طرح کے ٹالنے والے جملے آپ نے کئی مرتبہ سنے ہوں گے۔ دیکھا جائے تو ہماری اکثریت ٹال مٹول کی منفی عادت میں مبتلا ہے: ❁ قرض واپس کرنا ہو تو ٹال مٹول ❁ استعمال کے لئے کسی سے کوئی چیز لی تو لوٹانے میں ٹال مٹول ❁ دکان یا مکان کا کرایہ ادا کرنے میں ٹال مٹول ❁ رشتے کی ہاں یاناں کرنے میں ٹال مٹول ❁ بیماری کی تشخیص کے لئے مختلف لیبارٹری ٹیسٹ کروانے میں ٹال مٹول ❁ شوگر، بلڈ پریشر، ہارٹ پرابلم وغیرہ میں مبتلا ہونے والوں کا پرہیز کرنے میں ٹال مٹول ❁ موٹاپے کے شکار شخص کا کم کھانے میں ٹال مٹول ❁ صحت کی بہتری کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ پیدل چلنے کی عادت بنانے میں ٹال مٹول ❁ اسٹوڈنٹ کا پڑھائی میں محنت کرنے میں ٹال مٹول ❁ کاریگر کا بروقت چیز ٹھیک کرنے کے بجائے ٹال مٹول ❁ نماز، حج اور زکوٰۃ جیسی فرض عبادتوں کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور گناہوں سے توبہ کرنے جیسے بے شمار کاموں میں ٹال مٹول کرنا ہمارے یہاں رواج پاچکا ہے۔

ٹال مٹول کے 10 نقصانات: ٹال مٹول کا ”ناسور“ ہمارے معاشرے کے سکون، ترقی اور خوشحالی کو چاٹ رہا ہے۔ اس کے ممکنہ نقصانات کی فہرست پر ایک نظر ڈالئے: (1) ٹال مٹول کرنے والا لوگوں میں اپنا اعتبار کھودیتا ہے (2) لوگ اس کے ساتھ کاروبار نہیں کرتے اور ایسے شخص کو نوکری دیتے ہوئے بھی کتراتے ہیں (3) ٹال مٹول کرنے والے کاریگر سے اپنی چیزیں ٹھیک نہیں کرواتے (4) اپنی ذمہ داری وقت پر انجام نہ دینے والے سے گھر کے افراد بھی ناراض رہنے لگتے ہیں (5) وقت پر کام کرنے کے بجائے ٹال مٹول کرنے والا وقتی طور پر خود کو بڑا ایزی محسوس کرتا

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ہے لیکن جب اسے اپنے ٹالے ہوئے بہت سے کام ایک ساتھ کرنا پڑتے ہیں تو اسے زیادہ مشقت کرنا پڑتی ہے 6 ضروری سرکاری کاغذات بنوانے میں ٹال مٹول کرنے پر بعض اوقات سرکاری جرمانے اور سزائیں بھی جھیلنی پڑ جاتی ہیں 7 اپنے من پسند رشتے کے انتظار میں اچھے رشتوں کو ٹالتے رہنے سے وقت نکل جاتا ہے پھر لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کے لئے "جو آجائے قبول ہے" کی صورتِ حال بن جاتی ہے 8 بائیک، گاڑی وغیرہ کی ضروری مرمّت میں ٹال مٹول کی وجہ سے مرمّتی اخراجات بڑھ بھی سکتے ہیں جس سے مالی نقصان ہوتا ہے 9 قرض کی واپسی اور فرض عبادتوں کی ادائیگی، حقوقُ العباد تلف ہونے پر معافی اور گناہوں سے دوری میں ٹال مٹول کرنا ہماری آخرت کو بھی نقصان پہنچاتا ہے 10 ٹال مٹول کے جال میں قید شخص ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ کر احساسِ کمتری میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

ٹال مٹول کے 9 اسباب: ہم ٹال مٹول کیوں کرتے ہیں؟ اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں؛ 1 ہماری طبیعت میں پائی جانے والی سُستی ٹال مٹول میں سب سے زیادہ کارفرما ہوتی ہے 2 انسان معمولی تھکاوٹ کی وجہ سے اُس کام کو بھی کل پر ٹالنے لگتا ہے جس کا آج کرنا ضروری ہوتا ہے 3 کبھی کسی اچھے موقع یا موزوں وقت کے انتظار کے نام پر ٹال مٹول کی جاتی ہے، سوچئے کہ اگر کوئی نہر کنارے کھڑے ہو کر سوچے کہ جب اس کا پانی رُکے گا اور زمین دکھائی دے گی تو میں نہر پار کروں گا تو ایسے شخص کی حماقت پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے 4 ذہنی طور پر تیار نہ ہونے کا بہانہ کرکے بھی کام سے جان چھڑائی جاتی ہے 5 غیر ضروری منصوبہ بندی بھی ٹال مٹول کا سبب بنتی ہے اور ہمارا وقت بھی ضائع کرتی ہے، یاد رکھئے! منصوبہ سازی کیسی ہی جامع اور کامل ہو عملی قدم اٹھائے بغیر مطلوبہ نتائج نہیں دے سکتی 6 کسی بھی کام کو اچّھے انداز میں کرنے کے لئے نئے آئیڈیاز ڈھونڈنا اچھی بات ہے لیکن نت نئے آئیڈیاز کے بعض شائقین مسئلے کے غیر روایتی حل کے لئے کاموں کو ٹال دیتے ہیں پھر جونہی وہ کسی کام کو کرنے لگتے ہیں ایک نیا آئیڈیا ان کے ذہن میں کُلبُلانے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ کام ایک بار پھر ہونے سے رہ جاتا ہے 7 کسی کام کو کامل انداز میں کرنا اچھی بات ہے لیکن پرفیکشن کے نام پر ہر معاملے کو ٹالتے رہنا کہ ابھی یہ کام کروں گا تو اچھا نہیں ہو سکے گا، مناسب نہیں 8 ملٹی ٹاسکِنگ یعنی بیک وقت دو، تین یا چار یا اس سے بھی زیادہ کام کرنے کی ذمہ داری لینا ہر کسی کے بس کی بات نہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں کئی اہم کام ہونے سے رہ جاتے ہیں 9 کسی کام کو فوری طور پر کرنے میں بعض اوقات ہماری ترجیحات بھی رکاوٹ بنتی ہیں چنانچہ ہم اس کام کو ٹال دیتے ہیں، بہر حال اتنا ضرور غور کرلیا جائے کہ کہیں ہماری ترجیحات غلط نہ ہوں! مثال کے طور پر کئی لوگ صبح کے وقت آسان کام سے آغاز کرتے ہیں مشکل کاموں کو بعد کے لئے چھوڑ دیتے ہیں اور جب مشکل کام کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ تھک چکے ہوتے ہیں۔

ٹال مٹول سے چھٹکارا کیسے پائیں؟ کسی بھی کمزوری یا خامی کو اسی وقت دور کیا جاسکتا ہے جب اسے تسلیم کیا جائے اور اس سے چھٹکارا پانا ضروری بھی سمجھا جائے، چنانچہ خود پر تھوڑی سختی کیجئے اور اپنے ذہن میں "آج نہیں کل سہی" کی جگہ "ابھی نہیں تو کبھی نہیں" بٹھا لیجئے، ٹال مٹول کرنے کی روٹین میں تبدیلی آئے گی۔ اس خوش فہمی سے بچئے کہ مستقبل میں میرے پاس زیادہ وقت اور سہولت ہوگی اور میں اس کام کو زیادہ اچھے انداز میں کر سکوں گا کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی مصروفیات بڑھتی اور صحت وطاقت گھٹتی ہے۔ کسی کام کو انجام دینے کے لئے بہت زیادہ وقت مُقرّر نہ کریں، مینجمنٹ کا ماہر ایک برطانوی مصنف پارکنسن لکھتا ہے: "جب ہم کسی کام کو کرنے کے لئے بہت سا وقت مختص کریں تو وہ کام پھیل جاتا ہے۔" اس کی مثال کمرۂ امتحان سے سمجھی جاسکتی ہے کہ جتنے صفحات ہم وہاں پر صرف تین گھنٹے میں لکھ آتے ہیں، باہر آکر وہی صفحات دوبارہ لکھنے پڑیں تو شاید ہم تین دن کا وقت مانگیں۔ کام کو پھیلانے کے بجائے کم وقت میں زیادہ کام کرنے کی عادت بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ پُرسکون رہیں گے۔

جنّت اور دنیا کے مالک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ کریم کی طرف سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا کردہ خصوصی اختیارات (Special Authorities) میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو جنّت اور دنیا کی تمام زمین کا مالک بنا دیا گیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جسے چاہیں جنّت عطا فرما دیں اور جسے چاہیں دنیا کی زمین مرحمت فرما دیں۔

جنّت اور دنیا کی تمام زمین کے مالک: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام زمینوں کا حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو مالک کر دیا ہے، حُضور جنّت کی زمین میں سے جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں۔ (جب جنّت کی زمین کا یہ معاملہ ہے) تو دنیا کی زمین کا کیا ذکر۔[1] ایک مقام پر فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اپنے رب کی عطا سے مالکِ جنّت ہیں، مُعْطِیِ جنّت ہیں، جسے چاہے عطا فرمائیں۔[2]

جنّت کے وارث: اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا۝﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیزگار ہو۔[3]

اس آیتِ مقدسہ کا ایک معنیٰ یہ بیان کیا گیا ہے: اَیْ نُوْرِثُ تِلْكَ الْجَنَّةَ مُحَمَّدًا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم فَیُعْطِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَیَمْنَعُ عَمَّنْ یَّشَاءُ یعنی ہم اس جنّت کا وارث محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بناتے ہیں کہ وہ جسے چاہیں جنّت عطا فرمائیں اور جسے چاہیں محروم رکھیں۔[4]

جسے چاہیں جنّت عطا فرمائیں: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کثیر مواقع پر مختلف لوگوں کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی یا کسی بات پر ان کے لئے جنّت کی ضمانت (Guarantee) لی۔ ذیل میں 3 روایات ملاحظہ فرمائیے:

1. حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے 2 مرتبہ جنّت خریدی: رُومہ نامی کنواں وَقف کرکے اور غزوۂ تبوک کے لئے اپنا مال پیش کرکے۔[5]

2. ایک موقع پر مالکِ جنّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: لَكَ الْجَنَّةُ عَلَیَّ یَا طَلْحَةُ غَدًا یعنی اے طلحہ! کل (بروزِ قیامت) تمہارے لئے جنّت میرے ذمہ ہے۔[6]

3. فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ یعنی جو میرے لئے اپنی زبان اور شرمگاہ کا ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری نافرمانی نہ کرے) میں اس کے لئے جنّت کا ضامن ہوں۔[7]

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفْلِس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[8]

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایسی کئی احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: وہ (یعنی حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بِتَمْلِیْكِ اِلٰہی عزوجل (یعنی اللہ پاک کے مالک بنانے سے) جنّت کے مالک، کارخانۂ الٰہی کے مُختار ہیں، ضمانتیں فرماتے ہیں، اپنے ذمے لیتے ہیں، عطا

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

فرماتے ہیں، بَیْع (Sale) کر دیتے ہیں، ہر عاقل جانتا ہے کہ بیع وہی کرے گا جو خود مالک ہو یا مالک کی طرف سے ماذُون و مُختار (یعنی اجازت یافتہ اور اختیار دیا ہوا ہو)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اہلِ حق کے نزدیک نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو نفاذِ تَصَرُّف کی دونوں وَجہیں (یعنی خود مالک ہونا اور مالکِ حقیقی اللہ پاک کی طرف سے اجازت یافتہ ہونا دونوں) حاصل، حقیقتِ عطائیہ لیجئے تو وہ ضرور مالکِ جِنان (جنّت کے مالک) بلکہ مالکِ جَہان (Owner of Universe) ہیں۔ اور ذاتیہ لیجئے تو مالکِ حقیقی (یعنی اللہ پاک) کے ماذُونِ مُطْلَق و نائبِ کامل۔[9]

جنّت کی تقسیم: رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیت ”اَبُو الْقَاسِم“ ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے: لِاَنَّہٗ یَقْسِمُ الْجَنَّۃَ بَیْنَ الْخَلْقِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قیامت کے دن مخلوق کے درمیان جنّت تقسیم فرمائیں گے۔[10]

دنیا کی زمین کے مالک: سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا کی زمین کا مالک ہونے سے متعلق 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے:

1. مَوْتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ یعنی جو زمین کسی کی مِلک نہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔[11]
2. عَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ یعنی قدیم زمینیں اللہ اور اس کے رسول کی مِلک ہیں۔[12]

اے عاشقانِ رسول! اُفتادہ غیر مملُوکہ زمین (یعنی بنجر زمین جو کسی کی Property نہ ہو اس) کو شرع میں ”عَادِیُّ الْاَرْض“ جبکہ عرفِ حال میں ”سرکاری زمین“ کہتے ہیں۔[13]

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَقُوْل (یعنی میں کہتا ہوں) بَن (جہاں کثرت سے درخت ہوں)، جنگل، پہاڑوں اور شہروں کی مِلک اُفتادہ (یعنی جو کسی کی Property نہ ہوں ایسی) زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ اُن پر ظاہری مِلک بھی کسی کی نہیں یہ ہر طرح خالص مِلکِ خدا اور رسول ہیں جَلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم، ورنہ محلوں، اِحاطوں، گھروں، مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ و رسول کی مِلک ہیں اگرچہ ظاہری نام مَن و تُو (یعنی ہم لوگوں) کا لگا ہوا ہے۔ یہ تخصیص مَکانی ایسی ہے جیسے آیۂ کریمہ: ﴿وَالْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ۠﴾[14] میں تخصیص زَمانی کہ حکم اس دن (یعنی قیامت کے دن) اللہ کے لئے ہے، حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے، مگر وہ دن روزِ ظُہورِ حقیقت و اِنقطاعِ اِدِّعا (یعنی قیامت کا دن حقیقت ظاہر ہونے اور لوگوں کے دعوے ختم ہونے کا دن) ہے۔ لَاجَرَم (یعنی بلاشک) صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بِلا تخصیص اللہ و رسول کی مِلک بتائی وہ کہاں؟ وہ اس حدیث آئندہ میں، فرماتے ہیں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم: اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں جلَّ وعلا و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم۔[15]

بَیْتُ اللَّحْم نامی بستی عطا فرمادی: حضرت سیّدُنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! بے شک اللہ پاک آپ کو ساری دنیا پر غلبہ عطا فرمائے گا، میری (آبائی) بستی بَیْتُ اللَّحْم[16] مجھے عطا فرمادیجئے۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ھِیَ لَکَ یعنی یہ بستی تمہاری ہے، پھر یہ بات انہیں لکھ کر بھی عطا فرمادی۔

حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب شام فتح ہوا تو حضرت سیّدُنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تحریر لے کر ان کے پاس آئے۔ حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کا گواہ ہوں، پھر یہ بستی ان کے سپرد کردی۔[17]

تُو ہی ہے مُلکِ خدا مِلکِ خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری[18]

---

(1) فتاویٰ رضویہ، 14/667، فیض القدیر، 3/226 (2) فتاویٰ رضویہ، 14/667 (3) پ16، مریم: 63 (4) اخبار الاخیار، ص216 (5) کنزالعمال، جز7، 13/20، حدیث: 36197 (6) معجم اوسط، 2/249، حدیث: 3172 (7) بخاری، 4/240، حدیث: 6474، فتاویٰ رضویہ، 30/632 (8) حدائقِ بخشش، ص186 (9) فتاویٰ رضویہ، 30/633 (10) عمدۃ القاری، 11/287 (11) جمع الجوامع، 7/310، حدیث: 23389 (12) کنزالعمال، جز3، 2/362، حدیث: 9088 (13) فتاویٰ رضویہ، 17/168، بتغیر (14) پ30، انفطار: 19 (15) فتاویٰ رضویہ، 30/445، بخاری، 2/365، حدیث: 3167 (16) بَیْتُ اللَّحْم وہ بستی ہے جس میں حضرت سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوۃ والسّلام کی ولادت ہوئی تھی۔ (نسائی، ص81، حدیث: 448) (17) کتاب الاموال، ص288، حدیث: 682 (18) ذوقِ نعت، ص247۔

(قسط:03)

مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟

ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

2 مسجد کے عملہ کا انتخاب

مسجد عملہ میں عمومی طور پر خطیب، امام، مؤذن اور خادم آتے ہیں، مساجد کی آمدن، رقبے اور ضرورت کے اعتبار سے نائب امام اور ایک سے زائد خادم بھی رکھے جاتے ہیں۔ بہر کیف مسجد کے عملہ کا انتخاب بھی ایک اہم امر ہے۔

ہمارے ہاں عموماً خطیب کا انتخاب بیان سُن کر کیا جاتا ہے، مسجد انتظامیہ یا چند نمازیوں کو انداز پسند آگیا تو خطیب صاحب منتخب کرلئے جاتے ہیں، یاد رکھئے کہ خطیب کی ذِمّہ داری لوگوں کو دینِ اسلام کی تعلیمات بتانا ہوتا ہے اس لئے خطیب صاحب عالمِ دین اور صاحبِ مطالعہ ہونے چاہئیں، چنانچہ مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ جو قراٰنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور سیرتِ اسلاف کی روشنی میں دینی تربیت کرتا ہو ایسے خطیب کا انتخاب کریں۔

امام کسی بھی مسجد کا سب سے اہم ترین رکن سمجھا جاتا ہے کیونکہ خطیب صاحب نے تو ہفتے میں ایک دن آنا ہے جبکہ امام صاحب دن میں پانچوں نمازوں میں موجود ہوتے اور لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ اکثر مساجد میں امام اور خطیب ایک ہی ہوتے ہیں، ایک طرح سے دیکھا جائے تو یہ بہت ہی مناسب اور احسن طریقہ ہے کیونکہ امام کو مسجد کے نمازیوں اور علاقے میں رہنے والے افراد کے حالات اور نفسیات کا اچھی طرح اندازہ ہوتا ہے اور وہ اس کی روشنی میں جمعہ کے بیان کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرسکتا ہے۔ بہرحال امام کا انتخاب بھی دیکھ بھال کر کیجئے، صرف آواز اور شکل و وجاہت ہی نہیں بلکہ یہ بھی دیکھئے کہ کیا وہ نماز کے ضروری مسائل کا اتنا علم رکھتا ہے جو نماز کی تکمیل کے لئے لازمی ہے۔ بالخصوص طہارت، نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، مکروہات کا علم بہت اچھی طرح ہو۔ اس کا بہترین حل یہی ہے کہ امام و خطیب کسی اچھے عالمِ دین کے مشورے ہی سے منتخب کئے جائیں۔

اللہ کریم امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ ان کی بنائی ہوئی تحریک دعوتِ اسلامی نے تو بہت آسانی کردی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ بنام "مجلس ائمہ مساجد" قائم ہے جس کے تحت مساجد میں ائمہ، مؤذنین وغیرہ کا تقرّر بھی ہوتا ہے اور عُلَمائے کرام کے ذریعے ان کے ٹیسٹ بھی لئے جاتے ہیں۔ لہٰذا مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کی اس مجلس سے رابطہ کرکے امام کا مطالبہ کریں۔

امام کے انتخاب میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ مستقبل کے اعتبار سے خوب سوچ کر پلاننگ کریں، یہ ہرگز مناسب نہیں کہ ابھی اگر مسجد زیرِ تعمیر ہے تو گزارہ کرنے کے لئے کسی طالبِ علم کو امام رکھ لیں اور جب مسجد عالیشان تعمیر ہوجائے تو

*ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

اس بے چارے کو نکال دیں، اگر مسجد تعمیر ہونے کے بعد کسی بڑے عالمِ دین ہی کو لانا ہے تو شروع ہی سے طے کرلیں اور ابتداءً رکھے جانے والے امام صاحب کو بتادیں کہ ہم مسجد کی تعمیر تک آپ کی خدمات حاصل کریں گے۔

مؤذن صاحب بھی مسجد کا اہم حصہ ہوتے ہیں، اور کیوں نہ ہوں کہ دن میں پانچ مرتبہ لوگوں کو اللہ کریم کے دربارِ عالی میں حاضر ہونے کا حکم نامہ جو پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ بطورِ مؤذن ایک مستقل مزاج، وقت کے پابند، بلند و صاف آواز، درست اذان دینے والے اور خوش اخلاق بندے کا انتخاب کریں۔ اسی طرح خادم بھی ایسا ہی منتخب کریں جو وقت کی پابندی اور کام کی لگن رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکی ناپاکی کے مسائل جانتا ہو تاکہ مسجد کی صفائی وغیرہ میں کچھ غلط نہ کربیٹھے۔

3 مسجد کے عملہ کے ساتھ انتظامیہ کا برتاؤ

مسجد انتظامیہ کے اوصاف میں سے ایک اہم وصف ”مسجد کے عملہ کے ساتھ برتاؤ“ بھی ہے۔ اس پہلو سے مسجد انتظامیہ کے ہر فرد کے ساتھ ساتھ ہر ہر مسلمان کو یہ بات اپنے ذہن میں پختہ کرلینی چاہئے کہ خطیب، امام، مؤذن، خادم، قاری، حافظ، عالم اور مفتی سبھی کے سبھی خواہ جتنے بھی عظیم ہیں اس سب کے ساتھ ساتھ وہ انسان بھی ہیں، بتقاضائے بشریت ان سے بھی خطا ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اگر کبھی مسجد کے عملے سے کوئی ایسی غلطی ہوجائے جو عوام کی تنفیر کا باعث نہ ہو تو اسے اگنور (Ignore) کردیں اور اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جو عوام کی طرف سے نفرت کا باعث بھی ہے اور ان کے منصب کے اعتبار سے بھی بہت زیادہ نامناسب ہے تو دارُالافتاء اہلِ سنّت یا کسی بھی معتبر سنی عالمِ دین سے شرعی راہنمائی لے کر اسی پر عمل کریں۔ خود سے ہی مفتی بن جانا یا اس لحاظ سے کہ ہم انتظامیہ ہیں بدتمیزی اور بداخلاقی پر اتر آنا شرعی طور پر بھی درست نہیں ہے۔

مسجد عملہ بالخصوص ان میں سے جو عالم ہوں ان کے ساتھ گفتگو، لین دین اور اُٹھنے بیٹھنے کا انداز مہذّب اور شائستہ ہونا چاہئے، ٹھیک ہے آپ مسجد انتظامیہ میں سے ہیں لیکن وہ جتنے عوام کے خطیب اور امام ہیں اتنے ہی آپ کے لئے بھی ہیں۔ نمازی حضرات تو امام و خطیب صاحبان کے ہاتھ چوما کریں اور مسجد انتظامیہ ان کے ساتھ ملازموں والا سلوک رکھے بہت تشویش ناک بات ہے۔ دینِ اسلام نے تو ماتحتوں، ملازموں، غلاموں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے جبکہ امام و خطیب تو وہ ہیں جو ہماری اور آپ کی نمازوں کی مقبولیت اور نسلوں کی تربیت کا ذریعہ ہیں۔

مسجد کی آمدن و گنجائش اور عرف کے مطابق مسجد عملہ کو رہائش اور دیگر سہولیات دینا بھی مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ مساجد کی تعمیر اور تزئین و آرائش بہت اچھی بات ہے، مہنگے سے مہنگا ماربل اور اعلیٰ سے اعلیٰ سہولیات بالکل ہونی چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ افراد جو اس مسجد کی خدمت و آبادکاری میں مصروف ہوتے ہیں یعنی امام و مؤذن وغیرہ، ان کے لئے رہائش اور ضروری سہولیات کی فراہمی بھی بہت اچھا، ضروری اور ثواب والا کام ہے۔ مسجد انتظامیہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح عوام النّاس اور نمازیوں کو سہولت دینے کا ثواب ہے اسی طرح امام و مؤذن اور مسجد کے دیگر عملہ کو سہولیات دینا بھی ثواب کا کام ہے۔

مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ مسجد کی طرح مسجد کے عملہ کا بھی پورا پورا خیال رکھیں اور شرعی راہنمائی لیتے ہوئے ان کی رہائش، سہولیات، عرف کے مطابق کھانے وغیرہ کا اہتمام، سیلری، بونس، بیماری وغیرہ یا خدانخواستہ کسی حادثے کی صورت میں ان کی عیادت و تیمارداری اور علاج معالجہ کے لئے مالی خدمت اور دیگر معاملات میں ان کا ساتھ دینے کی بھرپور کوشش کریں۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ)

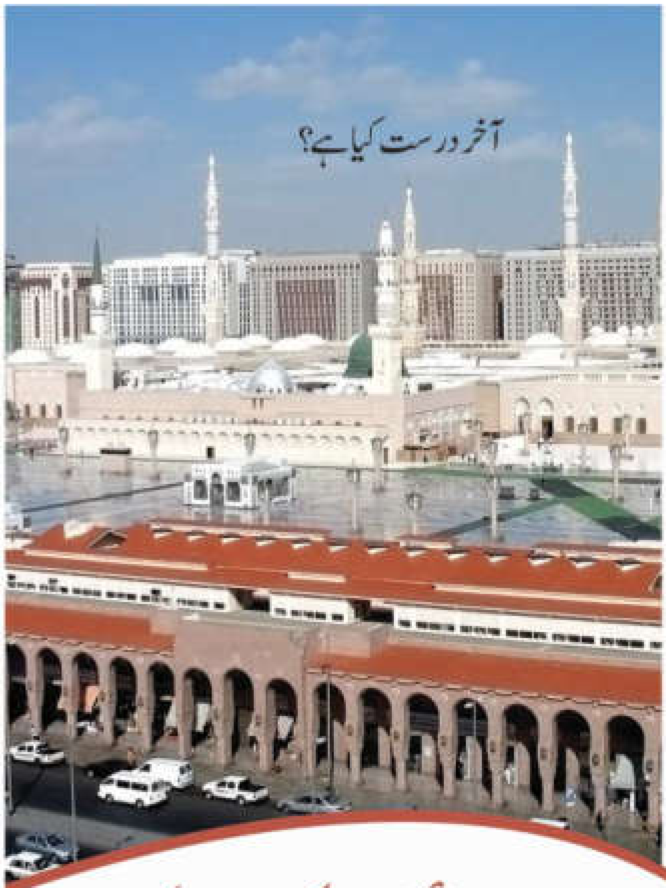

سنتوں پر عمل کیوں کریں؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دینِ اسلام سے مسلمانوں کی وابستگی، اس پر فریفتگی اور خواہشات ولذات کے طوفان برپا ہونے کے باوجود ایک بڑی تعداد کا دینی تعلیمات پر عمل، غیروں کی نظر میں بہت کھٹکتا ہے۔ اسلام کی اثر آفرینی سے مسلمانوں کو دور کرنے کے لئے جن طریقوں سے دین پر حملے ہورہے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دین کے نام پر ہی لوگوں کو دین سے دور کردیا جائے۔ یہ طریقہ کئی انداز میں استعمال کیا جاتا ہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ مغرب سے مرعوب اور مغربی تہذیب کی عظمت کے گُن گانے والے لبرل اسکالرز، سنتوں اور مستحبات پر عمل چھڑوانے کے لئے کہتے ہیں کہ ”ہم لوگوں کے لئے دین میں آسانی پیدا کررہے ہیں، کیونکہ لوگ دین سے دور ہوتے جارہے ہیں اور ہم آسانیاں پیدا کرکے لوگوں کو دین کے قریب لا رہے ہیں۔ سنت پر عمل چونکہ مشکل ہے اس لئے ہم صرف فرض وواجب کی بات کرتے ہیں اور عبادات و معاملات اور دیگر امورِ حیات میں سنتوں کی اہمیت بیان نہیں کرتے۔“

اس دلیلِ خام کا جواب یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں ہیں: ایک یہ کہ اگر کوئی شخص سنتوں کو فرض وواجب کی طرح ضروری قرار دیتا ہے، تو وہ یقیناً غلطی کرتا ہے۔ مثلاً بیٹھ کر کھانا پینا یا تراویح سنت ہے یا نمازوں کی فرض رکعتوں سے پہلے یا بعد پڑھی جانے والی رکعتیں (وتر کے علاوہ سب) سنت و نفل ہیں اور کوئی انہیں واجب و لازم کہے، تو وہ شخص واضح طور پر غلطی کررہا ہے۔ یہ ایک مختلف معاملہ ہے۔ لیکن یہاں دوسری چیز یہ ہے کہ کیا ہمیں سنتوں کی ترغیب دینی چاہئے اور لوگوں کو سکھانی چاہئیں یا سنتوں کو اصلاً اہمیت نہ دی جائے؟ یہ اصل بحث طلب معاملہ ہے۔ دین کی اعلیٰ درجے کی تعلیم، گہرے دینی شعور اور سلف صالحین کا ذوق رکھنے والے اہلِ علم یہ کہتے ہیں کہ لبرل اسکالرز کی یہ سوچ حقیقت میں دین کے مقاصد و مصالح کو سمجھنے میں بڑی بنیادی غلطی کا سبب ہے۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جملہ سنتوں پر عمل کی ترغیب دینا کئی وجوہ سے اہم اور مطلوب ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ سنت پر عمل درآمد کی سب سے بنیادی وجہ ایک مسلمان کے لئے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع کا حکم دیا چنانچہ فرمایا: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ﴾ ترجمہ: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ (پ3، اٰل عمرٰن: 31) اور فرمایا: ﴿وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّۚ﴾ ترجمہ: اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔ (پ21، لقمٰن: 15) اور یقیناً نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے بڑھ کر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اس اتباع میں بلاشک و شبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی بغیر کسی قید کے ہے اور اس میں فرائض و واجبات و سنن و مستحبات سب شامل ہیں۔

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

دوسری بات کہ اللہ کریم نے رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ کو بہترین رول ماڈل قرار دیا چنانچہ فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمہ: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ (پ21، احزاب:21) اس اسوہ کامل میں جیسے فرائض و واجبات داخل ہیں، ایسے ہی ان میں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عبادات و معاملات و معاشرت کے غیر واجب امور بھی شامل ہیں۔

تیسری بات یہ ہے سنتوں پر عمل میں دین کی بہت سی حکمتیں ہیں جن میں سے کچھ کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں صرف ضروری کام ہی نہیں کرتے، بلکہ ایسے کام بھی کرتے ہیں، جو اس ضروری کی ادائیگی یا تکمیل میں مفید و معاون ہوں، جیسے تعلیمی زندگی میں نصابی کتابوں کے ساتھ غیر نصابی کتابیں پڑھتے ہیں یا پیشہ ورانہ زندگی میں اپنے شعبے کی ضروری مہارتوں کے ساتھ کچھ متعلقہ غیر ضروری مہارتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ یونہی ہم کسی بڑی مصیبت سے بچنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچتے ہیں، جو اس مصیبت میں ڈالنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں مثلاً بخار سے بچنے کے لئے خود کو سردی سے بچاتے ہیں۔ اسی طرح معمولاتِ زندگی میں ایک اور چیز بھی ہے کہ کسی بنیادی مقصد کی ضروری تکمیل کے ساتھ اس سے متعلقہ تزیین و تحسین کے کام بھی کرتے ہیں جیسے گھر کی بنیادی عمارت کے ساتھ ماربل فرش اور رنگ و روغن وغیرہ کرتے ہیں۔ ان تمام امور میں منطق یہ ہے کہ بعض چیزیں فی نفسہ ضروری نہیں ہوتیں، لیکن وہ کسی ضروری چیز تک پہنچانے والی یا کسی غلط کام سے بچنے میں ڈھال ہوتی ہیں یا اصل شے کے حسن وخوبی میں اضافہ کردیتی ہیں۔

اسی طرح کا معاملہ سنتوں اور مستحبات کا ہے۔ انہیں سمجھنے کے لئے اِن مثالوں پر غور کریں کہ کبھی کسی ایسے آدمی کے متعلق سنا یا دیکھا یا پڑھا ہے کہ وہ تراویح کی بیس رکعتیں تو پڑھتا ہو، لیکن عشاء نہ پڑھتا ہو، یا فجر یا کسی بھی دوسری نماز کی سنتیں تو پڑھ لے، لیکن فرض رکعتیں نہ پڑھے، یا تہجد تو پڑھے، لیکن فجر نہ پڑھے، یقیناً ایسا شخص نہیں مل سکتا، کیونکہ جو آدمی وہ نمازیں پڑھ رہا ہے جو ضروری نہیں، تو ضروری تو بدرجہ اولیٰ ادا کرے گا۔ یہی معاملہ دیگر عبادات میں ہے کہ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک آدمی رجب اور شعبان کے سارے روزے رکھے، لیکن رمضان کے چھوڑ دے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نوافل اپنے متعلقہ فرائض کے قریب لے جانے والے ہوتے ہیں۔

یونہی انسانی فطرت یہ ہے کہ جب کوئی انسان چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھتا ہے تو اسی قسم سے تعلق رکھنے والی بڑی چیزوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی مشکوک چیز سے تو بچتا ہو، لیکن قطعی حرام کام کا بے خوف و خطر ارتکاب کرلے۔ اسی حکمت کی طرف حدیث میں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ شاہی چراگاہ کے قریب جانور چرائے گا تو جانور چراگاہ میں جاپڑیں گے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ کناروں سے بھی دور رہے تاکہ اصل ممنوع میں نہ جاپڑے۔ یہ وہی ڈھال والا معاملہ ہے کہ ایک غیر ممنوع چیز کسی ممنوع کے لئے ڈھال بن گئی، بلکہ بعض اوقات تو اس سے بھی زیادہ دلچسپ صورتِ حال سامنے آتی ہے کہ بعض مستحبات فی نفسہ تو مستحب ہی ہوتے ہیں، لیکن وہ گناہوں کے آگے ایسے ڈھال بن جاتے ہیں کہ کوئی دوسرا ضروری عمل بھی اس طرح ڈھال نہیں بنتا۔ مثلاً اگر کسی کے سر پر عمامہ ہے، جو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنت ہے یا سر پر چادر ہے، جو بزرگانِ دین کا معمول رہا ہے۔ اس لباس یعنی عمامہ اور اس پر چادر کے ساتھ کوئی شخص سینما نہیں جائے گا، کیونکہ اس کا لباس ہی اسے روک دے گا۔ اگر کسی نے جانا بھی ہوگا تو پہلے وہ اس سنت و مستحب کو چھوڑے گا، پینٹ شرٹ یا کوئی عام لباس پہنے گا پھر ہی سینما جانے کی ہمت کرے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ سر پر عمامہ باندھ کر یا ٹوپی رکھ کر، داڑھی شریف کے ساتھ بن ٹھن کے سینما چلا جائے۔ اب غور کریں کہ یہاں ایک سنت اور ایک مستحب

نے فلم دیکھنے کے حرام عمل سے بچا دیا اور صرف یہی نہیں، بلکہ ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی داڑھی عمامے والا دکاندار ہو اور بالفرض سودا بیچنے میں ڈنڈی مارنے لگے، تو لوگ اسے بول دیتے ہیں کہ ارے بھائی! کمال کرتے ہو، مولوی ہو کر اس طرح کا کام کر رہے ہو یا داڑھی رکھ کر اس طرح کا کام کر رہے ہو، یا عمامہ پہن کر اس طرح کا کام کر رہے ہو۔ ایک اور مثال لیں، اگر کوئی باعمامہ شخص نماز کے وقت آرام سے بیٹھ کر لوگوں سے بات چیت میں مصروف رہے اور نماز پڑھنے کے لئے نہ اُٹھے، تو بقیہ افراد جو خود نماز پڑھنے والے نہ بھی ہوں، وہ بھی اس باعمامہ شخص سے کہہ دیں گے کہ جناب! اذان ہو گئی ہے، جماعت ہو رہی ہے، آپ نماز پڑھ لیں، تو گویا صرف اس کا مسنون عمامہ اسے نماز کے لئے اٹھنے پر مجبور کر دے گا۔ ان سب مثالوں کا نتیجہ کیا نکلا؟ یہی کہ یہ سنتیں اور مستحبات لوگوں کی نظر میں بھی ڈھال بنی ہوئی ہیں۔

سنتوں کے حوالے سے ایک اور پہلو یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ کا حُسن اِن کے ذریعے ہوتا ہے: مثلاً ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک لباس پہننا فرض ہے، لیکن پورا بدن لباس میں چھپا ہو، یہ سنت ہے اور یہی اچھا لگتا ہے۔ یونہی چلتے پھرتے کھانا تو کھایا جا سکتا ہے، لیکن تمیز و تہذیب سے بیٹھ کر کھانے میں ہی حسن ہے۔ اسی طرح کسی سے ملاقات میں الفاظِ آداب کہے بغیر اپنے موضوع کی بات شروع کی جا سکتی ہے، لیکن اسے بد تہذیبی شمار کیا جاتا ہے، جبکہ ملاقات میں سلام سے ابتدا سنت ہے اور موقع کی مناسبت سے مسکراہٹ بھی سنت ہے اور ان سے ملاقات میں نکھار آجائے گا۔ یونہی ہر نماز میں مخصوص رکعات فرض ہیں، لیکن ان کے اول و آخر کی سنتیں قربِ خداوندی میں اضافے اور نماز میں خشوع و خضوع میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اسی طرح حج فرض ہے، لیکن زندگی میں سنت عمرے کرتے رہنا، محبتِ الٰہی کی لذت سے سرشار کر دیتا ہے۔ رمضان کے فرض روزے حصولِ تقویٰ کا ذریعہ بنتے ہیں، لیکن سال بھر وقتاً فوقتاً نفلی مسنون روزے، اس تقویٰ کی کیفیت کو برقرار رکھنے میں معاون بنتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے ضروری یہی ہے کہ ہم حرام و گناہ سے بچیں اور فرائض وواجبات ادا کریں، لیکن سنتیں چھوڑ کر نہیں بلکہ ان پر عمل کے ساتھ، کیونکہ سنتیں ہمارے لئے فرائض کی ادائیگی، تکمیل، حُسن و خوبی میں اضافے اور گناہوں سے بچنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

اسلام کی روشن تعلیمات

صلح کروانا

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک روز حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما تھے، چہرۂ مبارک پر تبسّم نمودار ہوا، جنابِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یَارسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ نے کس لئے تبسم فرمایا۔ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمتی اللہ کریم کی بارگاہ میں دوزانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: یااللہ! اس سے میرا انصاف دلا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ کریم مدعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کروگے، اس کے پاس تو کوئی نیکی

* مدرس جامعۃ المدینہ فیضانِ اُمِّ عطار، کراچی

باقی نہیں۔ مظلوم عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذمے ڈال دے۔ اتنا ارشاد فرما کر سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رو پڑے، فرمایا: وہ دِن بہت عظیم دِن ہو گا کیونکہ اس وقت ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کے گناہوں کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں، یہ شہر اور عمدہ محلات کس پیغمبر یا صدّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ کریم فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ کریم فرمائے گا: تو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کس طرح؟ اللہ پاک فرمائے گا: اس طرح کہ تو اپنے بھائی کے حقوق معاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: یااللہ! میں نے سب حقوق معاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ اللہ بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صلح کروائے گا۔[1]

اسلام امن و سلامتی والا عالمگیر مذہب ہے۔ یہ مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑوں، ناراضگیوں، منافرت و قطعِ تعلقی سے بچنے اور اتفاق و اتحاد و امن و سلامتی کے ساتھ مِل جُل کر رہنے کا درس دیتا ہے اور اگر کبھی کوئی مسلمان کسی معاملے میں دوسرے مسلمان سے لڑ پڑے، ناراض ہو جائے تو دیگر مسلمانوں کو ان میں صلح کروانے کا حُکم دیتا ہے تاکہ مسلمان متحد ہو کر رہیں اور متفرق نہ ہوں۔

مسلمانوں میں صلح کروانے والوں کے لئے قراٰن و حدیث میں جا بجا فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔[2]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں؟ وہ یہ ہے کہ جب لوگ ایک دوسرے سے ناراض ہو کر روٹھ جائیں تو ان میں صلح کروا دو۔[3] اور ایک روایت میں صلح کروانے کو درجے کے اعتبار سے روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔[4]

صلح کس طرح کروائیں؟ اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہئے کہ ان فضائل کو حاصل کرنے کے لئے روٹھنے والے مسلمانوں میں صلح کروادیا کریں۔ صلح کروانے سے پہلے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں، پھر لڑنے والوں کو الگ الگ بٹھا کر ان کی سنیں، پھر نرمی سے صلح کے فضائل بیان کریں اور آپسی جھگڑے واختلافات کے دینی و دنیوی نقصانات بیان کریں، پھر دونوں کو آمنے سامنے بٹھا کر آپس میں صلح کروادیں۔

اہم مدنی پھول: پیارے اسلامی بھائیو! صلح کروانا افضل عبادت ہے لیکن صلح کرواتے وقت یہ بات ذہن میں رہے کہ مسلمانوں میں صرف وہی صلح کروانا جائز ہے جس میں شرعی طور پر کوئی برائی نہ ہو چنانچہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں کے مابین صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔[5]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: زوجین میں اس طرح صلح کرائی جائے کہ خاوند اس عورت کی سوکن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مسلمان مقروض اس قدر شراب و سود اپنے کافر قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صورت میں حلال کو حرام کیا گیا، دوسری صورت میں حرام کو حلال، اس قسم کی صلحیں حرام ہیں جن کا توڑ دینا واجب ہے۔[6]

---

(1) مستدرک للحاکم، 5/795، حدیث: 8758 (2) پ26، الحجرات: 10 (3) الترغیب والترہیب، 3/321، حدیث: 8 (4) ابوداؤد، 4/365، حدیث: 4919 (5) ابوداؤد، 3/425، حدیث: 3594 (6) مراٰۃ المناجیح، 4/303۔ (نوٹ: صلح کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی" پڑھئے۔)

شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:02)

ابوالحسن عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

دعائے ابراہیمی کا ثمر:

6 اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ وَهُوَ یَرْفَعُ الْقَوَاعِدَ فِی الْبَیْتِ "رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ"(1)

ترجمہ: میں اپنے والد حضرت ابراہیم کی دُعا ہوں جو انہوں نے بنائے کعبہ کو بلند کرتے وقت مانگی، اے ہمارے رب! انہیں میں سے ان میں ایک رسول بھیج۔(2)

اللہ کے پیارے نبی جنابِ خلیلُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام اور ان کے فرزندِ ارجمند جنابِ اسماعیل علیہ السَّلام جب خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمارہے تھے تو اس دوران کچھ دعائیں مانگیں: ﴿وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ(۱۲۷) رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ(۱۲۸) رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ(۱۲۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں (بنیادیں) اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے کہ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا، اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمان بردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما، بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان، اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔(3)

اللہ کریم نے ان کی یہ دعائیں قبول فرمائیں اور مکہ پاک میں اہلِ مکہ میں سے سب سے اعلیٰ خاندان میں پیارے رسول مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیدا فرمایا اور آپ نے ان پر قراٰنِ پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، انہیں کتاب و حکمت اور خوب دانشمندی سکھائی اور کُفر و شرک کی نجاستوں سے نکال کر پاک کر دیا۔

بشارتِ عیسیٰ:

7 اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَكَانَ آخِرُ مَنْ بَشَّرَ بِیْ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ

یعنی میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور جس جس نبی نے میری بشارت دی ان میں سب سے آخر میں بشارت دینے والے عیسیٰ ابنِ مریم ہیں۔(4)

8 اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ، وَبُشْرَی عِیْسٰی، وَرُؤْیَا اُمِّی الَّتِی رَاَتْ

یعنی میں ہی حضرت ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا۔(5)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ان دونوں فرامین میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اس بشارت و خوشخبری کی جانب اشارہ ہے جو انہوں نے آخری نبی محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں اپنی امت کو دی، قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (6)

دوسرے فرمانِ عالی میں "رُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِي رَاَتْ" کے الفاظ اس حقیقت کی جانب اشارہ کررہے ہیں جو والدہ ماجدہ خواب میں پہلے ہی ملاحظہ فرماچکی تھیں نیز جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی تو ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ، طیبہ، طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے لئے ملکِ شام کے محلات روشن ہوگئے۔ (7) یہ دراصل اس جانب اشارہ تھا کہ اے آمنہ! تیرا یہ فرزند اس قدر رفیع الشان ہے کہ ایک دن ان محلات میں بھی اسی کا نام گونجے گا۔

اور کفر مٹ گیا:

9 اَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ یعنی میں ہی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ پاک کفر مٹادے گا۔ (8)

اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے ساری دنیا میں اسلام کی جلوہ گری فرمائی، ہر جانب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا فیضان پھیلا، ہزاروں سال سے کُفر میں ڈوبے ہوئے علاقے اللّٰہُ اَکْبَر کی صداؤں سے گونج اٹھے۔ کفر کا مٹنا کئی طرح سے ظاہر ہوا کہ کہیں تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتِ مبارکہ سُن کر لوگ دامنِ اسلام میں آئے اور کفر مٹا، کہیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اوپر ظلم و ستم کرنے والوں، پتھر مار مار کر لہولہان کرنے والوں کے لئے دعائے ہدایت فرمائی تو وہ اور ان کی آنے والی نسلیں مسلمان ہوگئیں اور کفر مٹا، کبھی فتحِ مکّہ کے موقع پر بڑے بڑے ظالموں کو "لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" کا مژدہ ملتا ہے تو بڑی تعداد قبولِ اسلام کرتی ہوئی کفر کے مٹنے کا سبب بنتی ہے تو کبھی پتھروں کے کلمہ پڑھنے، چاند کے دو ٹکڑے ہونے، زبانِ اقدس سے تلاوتِ قراٰن سننے، چہرۂ زیبا کا نورِ مبارک دیکھنے اور سخاوتِ بے مثال دیکھنے سے لوگ کلمۂ توحید کا اقرار کرنے لگے اور کفر مٹا، یہاں تک کہ جہاں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نہ کوئی قاصد گیا اور نہ ہی آپ خود گئے بلکہ ربِّ کریم نے آپ کے اسمِ گرامی "الماحی" کی شان و عظمت کو بڑھایا، وہ یوں کہ کئی راہبوں نے بھی غلبۂ اسلام کی پیشین گوئیاں کیں جس سے بہت سوں کو دامنِ اسلام میں پناہ ملی، ان میں سے ایک ایمان افروز واقعہ کاتبِ وحی حضرت سیّدُنا اَبان بن سعید رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا بھی ہے چنانچہ منقول ہے کہ آپ تجارت کی غرض سے ملکِ شام گئے تو وہاں ایک راہب سے ملاقات ہوئی، آپ نے اس راہب سے کہا کہ میں قریش سے ہوں اور ہمارے میں سے ایک شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اسے اللہ نے موسیٰ اور عیسیٰ کی طرح رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس راہب نے نام پوچھا تو آپ نے بتایا: محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، راہب نے کہا: میں تمہیں ان کا حلیہ بیان کرتا ہوں چنانچہ راہب نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف و حلیہ مبارک بیان کیا، تو آپ نے کہا کہ جی ہاں وہ ایسے ہی ہیں۔ تو راہب نے کہا: اللہ کی قسم! وہ عرب پر غالب آئیں گے، پھر تمام روئے زمین پر غالب آئیں گے اور آپ سے کہا کہ اس مردِ صالح سے میرا سلام کہنا، یوں آپ واپسی پر صلحِ حدیبیہ کے بعد داخلِ اسلام ہوگئے اور کفر کے مٹنے کا ذریعہ بنے۔ (9)

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) پ1، البقرۃ:129 (2) طبقات ابن سعد، 1/118 (3) پ1، البقرۃ:127تا129 (4) تاریخ ابن عساکر، 3/393 (5) مجمع الزوائد، 8/409، حدیث:13845 (6) پ28، الصف:6 (7) دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/80 (8) بخاری، 2/484، حدیث:3532 (9) اسد الغابہ، 1/59۔

نہ کرنے والے 60 کام

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے بُروں کی خبر نہ دوں؟ سب خاموش رہے، تین بار یہی اِستفسار فرمایا تو ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ! ہمیں ہمارے بُرے بَھلوں کی خبر دیجئے! فرمایا: تمہارا بھلا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمّید کی جائے اور اس کے شَر سے اَمْن ہو، اور تمہارا بُرا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔ (ترمذی، 4/116، حدیث: 2270)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ہماری بعض باتیں دوسروں کو اچھی لگتی ہیں اور بعض بُری! اور کچھ تو اتنی زیادہ بری لگتی ہیں کہ لوگ ان سے چِڑنا اور جھنجلانا شروع ہو جاتے ہیں، ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ہم کسی کا ناپسندیدہ کام اس کے سامنے بار بار کریں۔ اس سے ہمارا امپریشن بگڑتا ہے لوگ ہمیں بد تہذیب سمجھتے ہیں اور بعض صورتوں میں مسلمان کو بلاوجہِ شرعی تکلیف دینے کی بنا پر آخرت میں ہماری گرفت بھی ہو سکتی ہے۔ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم مسلمانوں کے لئے باعثِ راحت بنیں نہ کہ سببِ زحمت! اس تحریر میں اس قسم کے 60 کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے جو ہمیں نہیں کرنے چاہئیں، یہ باتیں بظاہر چھوٹی اور معمولی محسوس ہوں گی لیکن چھوٹے چھوٹے کنکر ایک ہی شخص کو بار بار مارے جاتے رہیں تو اسے اچھا خاصا زخمی کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کو غور سے پڑھئے، سمجھئے پھر اپنے اندر تلاش کیجئے اور اگر آپ کی ذات میں یہ چیزیں موجود ہوں تو انہیں دُور کرنے کی کوشش کیجئے۔

1 آتے جاتے زور سے دروازہ بند کرنا، خصوصاً جب دروازہ لوہے کا ہو 2 کسی کی آمدنی کم ہونے یا امتحان میں نمبر کم آنے پر طعنے دینا 3 کسی کے موبائل کی اچھی بھلی ٹیون تبدیل کر دینا 4 یونہی کسی کے موبائل فون کی سیٹنگ بدل دینا 5 کوئی اپنا واٹس اپ وغیرہ چیک کر رہا ہو تو اس کی اسکرین پر نظر رکھنا 6 کوئی کال کر رہا ہو تو اس کے قریب اونچا بول کر اسے ڈسٹرب کرنا 7 عرصے بعد کسی کو فون کر کے اپنا تعارف کروانے کے بجائے پہیلیاں بجھوانا کہ مجھے پہچانا، بتاؤ! میں کون بات کر رہا ہوں؟ 8 فون کر کے دوسرے کی مصروفیت پوچھے بغیر لمبی بات شروع کر دینا ہو سکتا ہے وہ کھانا کھا رہا ہو یا ڈرائیونگ کر رہا ہو 9 آپ سے ملنے کے لئے آنے والا آپ کی مکمل توجہ چاہتا ہے، ملاقاتی کو نظر انداز کر کے مسلسل موبائل فون پر لگے رہنے سے اسے اپنی بے عزتی کا احساس ہو گا 10 لوگوں کے الٹے سیدھے نام رکھنا 11 مشترکہ استعمال کی چیزیں مقررہ جگہ رکھنے کے بجائے ادھر ادھر رکھ دینا 12 بات بات پر گھورنا 13 احسان جتانا 14 تیسرے کی موجودگی میں کان میں بار بار سرگوشیاں کرنا، بسا اوقات جس کے کان میں سرگوشی کی جا رہی ہوتی ہے اسے بھی اُلجھن ہو رہی ہوتی ہے 15 عموماً گھروں میں ہر ایک کے استعمال کا تولیہ الگ

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

ہوتا ہے ،اپنا تولیہ چھوڑ کر دوسرے کا تولیہ گیلا اور میلا کر دینا 16 اے سی چلتا ہے تو بل بھی بنتا ہے اکثریت اس کے استعمال میں محتاط ہوتی ہے ،ایسے میں کسی کے دفتر یا گھر میں بغیر اجازت اے سی آن کر دینا اس کے لئے پریشانی کا باعث ہوتا ہے 17 واش روم عموماً دو یا دو سے زائد افراد میں مشترکہ ہوتا ہے لیکن بعضوں کی طبیعت میں نظافت نہیں ہوتی یا شاید انہیں احساس نہیں ہوتا، لہٰذا وہ فرش پر گندے پاؤں یا جوتوں کے داغ اور صابن پر ہاتھوں کی میل چھوڑ آتے ہیں 18 کوئی واش روم میں ہو تو انتظار کے بجائے دروازہ زور زور سے بجانا شروع کر دینا 19 ہر چیز پر منفی تبصرہ کرنا 20 وقت دے کر ٹائم پر نہ پہنچنا اور تاخیر کی معذرت بھی نہ کرنا 21 کسی کی موجودگی میں اس کی برائیاں بڑی شخصیت کے سامنے کرنا 22 بات بات پر شک کرنا 23 بات بے بات موڈ آف کر لینا 24 بیوی کا شوہر سے بار بار میکے جانے کی ضد کرنا 25 چھوٹے موٹے جھگڑوں پر بیوی کو طلاق کی دھمکی دینا 26 بیوی کتنا ہی اچھا کھانا پکائے اس میں کیڑے نکالنا 27 صبر و شکر کے بجائے ہر وقت اپنے دُکھڑے سناتے رہنا 28 دوسروں کو بے وقوف اور خود کو عقلِ کُل (یعنی بہت زیادہ عقل مند) قرار دینا 29 کوئی تنخواہ یا عمر نہ بتانا چاہے تو اسے کُریدنا 30 سگریٹ نوشی کرتے ہوئے دھواں دوسروں کے منہ پر چھوڑنا 31 اپنی غلطی کا ذمہ دار دوسروں کو قرار دینا 32 ماتحت افراد پر غیر ضروری پابندیاں لگانا 33 اپنی کہے جانا دوسرے کی نہ سننا 34 اکھڑ مزاجی کی وجہ سے کسی کو خاطر میں نہ لانا 35 ہر بات کو ”انا“ کا مسئلہ بنا کر ضِد پر اُتر آنا 36 بات بات پر بال کی کھال نکالنا 37 کسی کو اپنے مذاق کا ہدف بنالینا 38 طنزیہ انداز میں گفتگو کرنا 39 کسی کے غم یا تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا 40 جن غلطیوں کی کوئی معافی مانگ چکا ہو، یا جو بُری عادتیں وہ چھوڑ چکا ہو ان پر اسے عار دلانا 41 اپنی پسند کی جگہ پر بیٹھنے کے لئے کسی کو وہاں سے زبردستی اٹھا دینا 42 بلڈنگ کے پارکنگ ایریا میں پارکنگ کرتے وقت زیادہ جگہ گھیرنا 43 بِن مانگے مشورے دینا 44 کسی کے پرسنل معاملات میں دخل اندازی کرنا 45 رَش سے نکلنے کے لئے دوسروں کو دھکے مارنا 46 بات کرتے ہوئے زبان کے ساتھ ہاتھ بھی چلانا اور سامنے والے کے کبھی سر پر چپت لگانا تو کبھی کمر پر ہلکا مُکّا لگا دینا 47 دورانِ گفتگو ہر بات پر سامنے والے سے تائید چاہنا کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا! 48 گھر کا سودا سلف پورا لانے کے بجائے ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ بھول جانا 49 خاتونِ خانہ کا ایک ہی مرتبہ سارا سامان منگوانے کے بجائے چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے شوہر یا بیٹے کو بار بار مارکیٹ بھیجنا 50 اپنے بارے میں فضول خرچ اور دوسرے کے لئے کنجوس ہونا 51 کسی سے کوئی بات پوچھ کر اس کا جواب سننے کے بجائے دوسری طرف متوجہ ہو جانا 52 مصافحہ کرتے وقت منہ دوسری طرف پھیر لینا 53 عوامی جگہ پر وضو کرتے ہوئے دوسروں پر پانی کے چھینٹے اُڑانا 54 کسی کے ہارن دینے پر بغیر کسی وجہ کے اسے راستہ نہ دینا 55 تنگ گلی میں دوسری طرف سے گاڑی داخل ہوتے دیکھ کر بھی اپنی کار وغیرہ گلی میں گھسا لینا اور ٹریفک جام کر دینا 56 کوئی بہت جلدی میں ہو تو اسے خوامخواہ روک کر غیر ضروری بات شروع کر دینا 57 شاگرد یا چھوٹے بھائی یا بیٹے وغیرہ کی مصروفیت پوچھے بغیر اسے کام بولنا 58 مہلت دینے کے بجائے ہر کام فوراً کرنے پر اصرار کرنا 59 دو افراد کوئی بات کر رہے ہوں تو ان کے درمیان جاکر کھڑا ہو جانا، ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی پرائیویٹ بات کر رہے ہوں 60 سردیوں میں دوسرے کا احساس کئے بغیر پنکھا چلا دینا۔

قارئین! اگر ہم اس انداز میں غور و فکر کریں تو مزید کئی ایسے کام نکلیں گے جو نہ کرنے کے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں کرنے کے کام کرنے اور نہ کرنے کے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

فٹ پاتھ یا روڈ پر پتھارے یا دکان لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ روڈ پر یا فٹ پاتھ پر دکان یا پتھارے لگا لیتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: روڈوں پر دکانیں لگانا، اسی طرح فٹ پاتھ پر پتھارے لگا لینا عام لوگوں کے لئے ایذاء کا باعث بنتا ہے کیونکہ ان دکانوں اور پتھاروں کی وجہ سے روڈ پر گاڑیاں پارک کرنے کی جگہ نہیں رہتی، فٹ پاتھ پر لوگوں کے لئے چلنے کی جگہ نہیں رہتی جس سے لوگوں کو ایذاء پہنچتی ہے اور اس طرح روڈ پر تجارت کرنا کہ لوگوں کو اذیت ہو، یہ جائز نہیں، بلکہ علمائے کرام نے ایسے لوگوں سے خریداری کرنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ جب لوگ خریدیں گے ہی نہیں تو وہ وہاں سے دکان اور پتھارا ہٹانے پر مجبور ہوں گے۔

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”جو شخص راستہ پر خرید و فروخت کرتا ہے اگر راستہ کشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو جائے تو اُس سے سودا خریدنا نہ چاہیے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو وہ بیٹھے گا کیوں۔“

(بہارِ شریعت، 2/726)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسجد میں R.O پلانٹ لگا کر اس کی آمدنی مسجد میں لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسجد میں ایک کمپنی نے R.O پلانٹ لگایا اور کہا کہ اس مسجد کے کنویں کے پانی کو صاف کر کے بیچیں اور اس کی آمدنی مسجد میں ہی لگائیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی نہیں! ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔ مسجد کی جگہ، اس کی موٹر وغیرہ دیگر چیزیں مسجد کے کاموں کے لئے ہی وقف ہوتی ہیں انہیں کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا وقف کا خلافِ مصرف استعمال ہے اور وقف کا خلافِ مصرف استعمال جائز نہیں۔

R.O پلانٹ کا مسجد سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ مسجد یا نمازیوں کی ضرورت کے لئے نہیں لگایا جاتا بلکہ محلے والوں کے لئے لگایا جاتا ہے جو کہ ایک فلاحی کام ہے اور مساجد فلاحی کاموں کے لئے نہیں۔ لہٰذا R.O پلانٹ مسجد میں نہیں لگا سکتے۔

جہاں تک کنویں کے پانی کی بات ہے تو کنویں کا پانی اگرچہ کسی کی ملکیت نہیں ہوتا لیکن جب وہ پانی کنویں سے نکال کر

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

مسجد کی ٹنکی میں ڈال دیا جائے تو وہ مسجد کی ملکیت ہو جاتا ہے لہٰذا اس پانی کو مسجد کے نمازی ہی استعمال کر سکتے ہیں اس پانی کو بیچنا ہرگز جائز نہیں چاہے آمدنی مسجد میں ہی کیوں نہ لگائی جائے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”جو زمین متعلق مسجد ہے وہ مسجد ہی کے کام لائی جاسکتی ہے اور اس کے بھی اسی کام میں جس کے لئے واقف نے وقف کی، وقف کو اس کے مقصد سے بدلنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/547)

بہارِ شریعت میں ہے: ”مسجد کے ڈول رسی سے اپنے گھر کے لئے پانی یا کسی چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا، ناجائز ہے۔“ (بہارِ شریعت، 2/562)

فتاویٰ خلیلیہ میں مسجد کے پانی، بجلی یا کوئی اور چیز عام استعمال کرنے کے بارے میں سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”مسجد کی اشیاء صرف مسجد میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ مسجد کے علاوہ کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔“ (فتاویٰ خلیلیہ، 2/579)

اسی میں ہے: ”سرکاری نل سے آنے والا پانی اگر مسجد کی ٹنکی میں آچکا تو مسجد کی ملک ہو گیا اسے اب گھریلو استعمال میں لانا جائز نہیں۔“ (فتاویٰ خلیلیہ، 3/538)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

دکاندار کا راہِ خدا کے لئے الگ کی ہوئی رقم استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری دودھ دہی کی دکان ہے میں روزانہ مسجد کے نام پر کچھ پیسے نکال کر الگ کر لیتا ہوں۔ اگر کبھی ضرورت پڑے تو کیا میں اس رقم کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہوں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: مسجد میں دینے کی نیت سے رقم الگ کر لینے سے وہ رقم آپ کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتی بلکہ جب تک وہ رقم مسجد میں نہ دے دی جائے آپ کی ملکیت میں ہی رہتی ہے لہٰذا اگر وہ رقم آپ نے کسی اور کام میں خرچ کر دی تو گناہ نہیں۔ بعد میں اتنی ہی رقم مسجد میں دے دیں تو اچھی بات ہے اگر نہ دیں تب بھی کوئی گناہ نہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ جب نیکی کا ارادہ کیا ہے تو اس ارادے کو عملی جامہ پہنائیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ”ایک شخص نے وقت شروع کرنے روزگار کے، یہ خیال کر لیا کہ مجھ کو جو نفع ہو گا اس میں سولھواں حصہ واسطے اللہ کے نکالوں گا“ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”صرف خیال کر لینے سے وجوب تو نہیں ہوتا جب تک زبان سے نذر نہ کرے، ہاں جو نیت اللہ عزوجل کے لئے کی اس کا پورا کرنا ہی چاہیے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 13/594)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

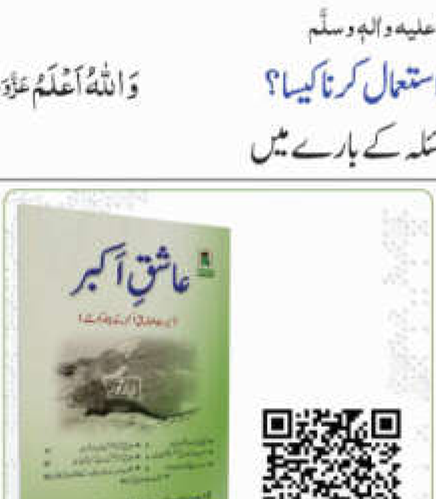

جمادی الاُخریٰ اور رجب المرجب کی مناسبت سے مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کی اہم کتب اس ویب سائٹ www.dawateislami.net یا QR-Code کے ذریعے ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

حضرت سیّدُنا حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ

(قسط:09)

بلال حسین عطاری مدنی*

مختصر تعارف: حضرت سیّدُنا حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ کا تعلق خاندانِ قریش کی شاخ بنو اسد سے ہے۔ آپ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت زُبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ فتحِ مکّہ کے سال 8 ہجری میں اسلام لائے۔ بہت ہی عقل مند، معاملہ فہم اور صاحبِ علم و تقویٰ شعار تھے۔ آپ نے 120 سال عمر پائی۔ آپ کا وصال 54 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا۔[1]

تجارتی سرگرمیاں: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو دُعا دی کہ اے اللہ! اس کے کاروبار میں بَرَکت عطا فرما۔[2] دُعائے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ زندگی بھر تجارت کرتے رہے مگر کبھی بھی نقصان نہیں ہوا، آپ زمانۂ جاہلیت میں کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے، تجارت کے سلسلے میں یمن اور شام کی طرف سفر کرتے اور خوب نفع کماتے، اس کے بعد اپنے خاندان کے غریب لوگوں کے پاس آتے (اور مال تقسیم کرتے) تاکہ خاندان والوں کے ساتھ محبت بڑھے اور وہ مالی طور پر بھی مستحکم ہو جائیں۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ 3 موسمی بازاروں میں بھی تجارت کیا کرتے تھے ❶ بازارِ عُکاظ ❷ بازارِ مَجِنّہ ❸ بازار ذوالمجاز۔[3]

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے تجارت: ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خریدنے کے لئے بھیجا، آپ نے جانور خریدا اور اسے دو دینار میں بیچ دیا، پھر ایک دینار کی بکری خریدی اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں آکر بکری اور دینار دونوں پیش کر دیئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خوش ہو کر ان کے لئے برکت کی دُعا فرمائی اور انہیں حکم دیا کہ دینار صدقہ کر دیں۔[4]

بنو ہاشم کی مدد: اعلانِ نبوت کے ساتویں سال جب کُفّارِ مکہ نے بنو ہاشم سے قطع تعلق (Boycott) کر کے انہیں شِعْبِ ابی طالب میں محصور کر دیا تو وہاں اشیائے خورد و نوش پہنچانے میں آپ رضی اللہ عنہ نے بہت اہم کردار ادا کیا: ملکِ شام سے آپ کا قافلہ آتا تو آپ گیہوں (یعنی گندم) سے بھرا ہوا اونٹ گھاٹی کے قریب لا کر اسے ہنکا دیتے تھے، یوں اونٹ گھاٹی میں داخل ہو جاتا اور بنو ہاشم اس گیہوں کو لے لیتے۔[5]

سخاوت: آپ رضی اللہ عنہ بڑے سخی تھے، آپ نے 100 غلام آزاد کئے اور 100 آدمیوں کو سواری دے کر حج کرائے اور جب خود حج کیا تو 100 اونٹوں کی قربانی کی اور عرفہ میں 100 سے زیادہ غلام آزاد کئے۔[6]

آپ رضی اللہ عنہ نے دارُ النّدوہ نامی گھر حضرت سیّدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ درہم میں فروخت کر کے ساری رقم راہِ خدا میں دے دی۔[7]

اللہ پاک ہمارے رزق میں خیر و برکت دے اور ہمیں راہِ خدا میں خرچ کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اکمال مع مشکاۃ، ص591، کراماتِ صحابہ، 254ملتقطاً (2) معجم کبیر، 3/205، حدیث:3136 (3) تہذیب الکمال، 3/77ملتقطاً (4) معجم کبیر، 3/205، حدیث:3133 (5) تہذیب الکمال، 3/78 (6) مراٰۃ المناجیح، 4/247ماخوذاً (7) تہذیب الکمال، 3/82ماخوذاً۔

* شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

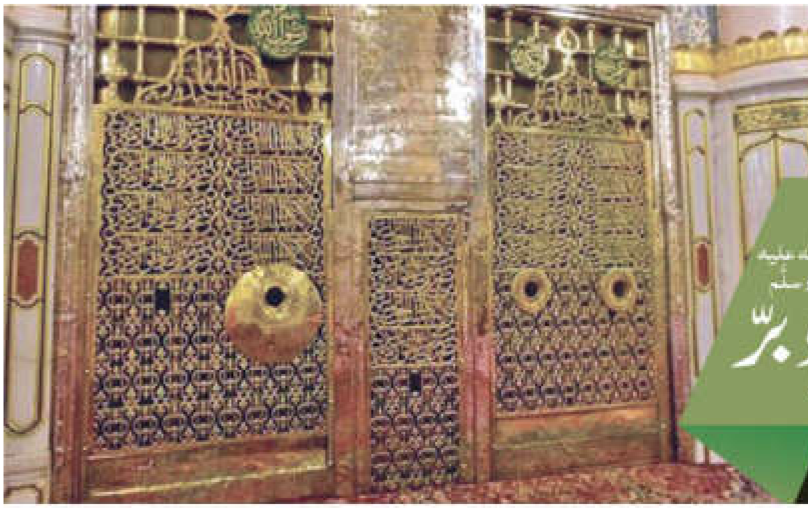

روشن ستارے

شانِ حضرت ابو بکر بزبانِ سلطانِ بحر و بر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

ابو الحسنین عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی ساری مخلوق میں نبیوں اور رسولوں کے بعد حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ قراٰنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں آپ کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ 22 جُمادَی الاُخریٰ آپ کا یومِ وصال ہے، اس مناسبت سے آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کے بیان پر مشتمل 13 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ملاحظہ فرمائیے:

1 میری اُمّت میں سے اُمّت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر صدّیق ہیں۔[1]

2 اللہ پاک اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ ابو بکر صدّیق زمین پر غلطی کریں۔[2]

3 جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا: اللہ پاک آپ کو ابو بکر صدیق سے مشورہ کرنے کا حکم فرماتا ہے۔[3]

4 ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان میں میرے وزیر جبرائیل و میکائیل جبکہ زمین میں ابو بکر و عمر ہیں۔[4]

5 ابو بکر و عمر نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام ادھیڑ عمر جنّتی لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو یہ بات مت بتانا[5]۔[6]

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دوجہاں
اے مُرتضیٰ! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو[7]

6 (جنت میں) اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان کے کنارے پر طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ بے شک ابو بکر و عمر بھی ان ہی (اعلیٰ درجات والوں) میں سے ہیں۔[8]

7 میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا۔[9]

8 یہ دونوں (یعنی ابو بکر و عمر اہمیت میں) کان اور آنکھ کی مثل ہیں۔[10]

9 قیامت کے دن ایک مُنادِی ندا کرے گا: اس امت میں سے کوئی اپنا نامۂ اعمال ابو بکر و عمر سے پہلے نہ اٹھائے۔[11]

10 سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر نکلوں گا، اس کے بعد ابو بکر اور پھر عمر۔[12]

11 ایک عورت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا معاملہ عرض کیا جس پر اسے دوبارہ حاضر ہونے کا حکم ہوا۔ عورت وصالِ ظاہری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی: اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس جانا۔[13]

12 مرضِ وفات میں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا (خلافت کی) تمنا کرے گا اور کہے گا: میں (خلافت کا) زیادہ حقدار ہوں، جبکہ اللہ پاک اور مؤمنین صرف ابو بکر کو ہی (بطورِ خلیفہ) تسلیم کریں گے۔[14]

13 حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

رسالت میں عرض کی: یَارسولَ اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے جنّت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اے ابوبکر! اور مجھے امید[15] ہے کہ تم انہی لوگوں میں سے ہوگے۔[16]

الٰہی رحم فرما خادمِ صدیقِ اکبر ہوں
تِری رحمت کے صدقے واسطہ صدیقِ اکبر کا[17]

(1) ابن ماجہ، 1/102، حدیث:154 (2) کنزالعمال، 6/250، حدیث:32570، جزء:11 (3) جامع الاحادیث، 1/78، حدیث:374 (4) ترمذی، 5/382، حدیث:3700 (5) یعنی مجھ سے پہلے نہ بتانا تاکہ میرے بتانے سے انہیں زیادہ خوشی حاصل ہو۔ (فیض القدیر، 1/117، تحت الحدیث:68) (6) ترمذی، 5/376، حدیث:3686 (7) حدائقِ بخشش، ص130 (8) ترمذی، 5/372، حدیث:3678 (9) ترمذی، 5/374، حدیث:3682 (10) ترمذی، 5/378، حدیث:3691 (11) جمع الجوامع، 1/244، حدیث:1757 (12) ترمذی، 5/388، حدیث:3712 (13) بخاری، 4/480، حدیث:7220 (14) مسلم، ص999، حدیث:6181، فتح الباری، 14/176، تحت الحدیث:7217، شرح النووی علی مسلم، 8/155، جزء:15 (15) علامہ بدرُالدّین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رَجَاءُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَاقِعٌ مُحَقَّقٌ یعنی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امید واقع اور تحقیق شدہ ہوتی ہے۔ (عمدۃ القاری، 11/400، تحت الحدیث:3666) (16) بخاری، 2/520، حدیث:3666 (17) ذوقِ نعت، 76۔

چند اہم واقعات (یکم جمادَی الاُخریٰ تا 15 رَجَبُ المُرَجَّب)

پہلی جمادَی الاُخریٰ وصال سلطان باہو	سلطانُ العارِفین، حضرت سخی سلطان باہو سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پہلی جمادَی الاُخریٰ 1102ھ کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1438ھ اور اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کا رسالہ "فیضانِ سلطان باہو")
5 جمادَی الاُخریٰ وصال مولانا رومی	صاحبِ مثنوی، حضرت مولانا جلالُ الدّین محمد بن محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 5 جمادَی الاُخریٰ 672ھ کو ہوا، آپ عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا اور شاعرِ اسلام تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1439ھ)
14 جمادَی الاُخریٰ وصال امام غزالی	حُجّۃُ الاسلام، حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 14 جمادَی الاُخریٰ 505ھ کو ہوا، آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، عظیم ترین صوفی اور 100 سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ادارے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ نے آپ کی کتب **"اَیُّھَا الوَلَد"**، **"لُبابُ الاحیاء"**، **"مکاشفۃ القلوب"**، **"منہاجُ العابدین"** اور **"احیاءُ العلوم"** کا ترجمہ کیا ہے۔ (مزید معلومات کیلئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1439ھ، احیاء العلوم مترجم، جلد 1، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ اور اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کا رسالہ "فیضانِ امام غزالی")
19 جمادَی الاُخریٰ وصال ملک العلماء	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، ماہرِ علمِ توقیت، مَلِکُ العلماء حضرت مولانا محمد ظفرُالدّین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 19 جمادَی الاُخریٰ 1382ھ کو ہوا، آپ عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام اور استاذُ العلماء تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: حیاتِ ملک العلماء)
6 رَجَبُ المُرَجَّب وِصال خواجہ غریب نواز	خواجہ معینُ الدّین، خواجۂ خواجگان، خواجہ غریب نواز، سلطانُ الہند حضرت سیّدنا حسن چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 6 رجب المرجب 633ھ کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438 تا 1441ھ اور رسالہ: خوفناک جادوگر)
10 رجب المرجب وِصال حضرت سلمان فارسی	صحابیِ رسول، حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا وصال 10 رجبُ المرجّب 33 یا 36ھ کو ہوا، ایک قول کے مطابق آپ نے ساڑھے تین سو (350) سال کی طویل عمر پائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438ھ)
13 رجب المرجب ولادتِ مولا علی مشکل کشا	خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کی ولادت واقعہ عامُ الفیل کے 30 سال بعد 13 رَجَبُ المرجب کو ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 تا 1441ھ اور رسالہ: کراماتِ شیرِ خدا)
15 رجب المرجب وِصال امام جعفر صادق	حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 15 رجب المرجب 148ھ کو ہوا، آپ امام محمد باقر کے بیٹے، امام زینُ العابدین کے پوتے اور حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے قاسم بن محمد بن ابوبکر کے نواسے ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، عُلَمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 62 کا مختصر ذِکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عَمْرو بن ابو عمرو بن شَدّاد فِہری قُرَشی رضی اللہ عنہ بَدْری صحابی ہیں، ایک روایت کے مطابق جنگِ جمل (10 جمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے، ان سے حدیثِ پاک بھی مَروِی ہے۔[1] (2) حضرت سیّدُنا زید بن صُوحان عَبْدِی رضی اللہ عنہ قبیلہ عبدُ القَیس کے سرداروں میں سے تھے، اچھے عالِم، فاضل اور مجاہد تھے، خلافتِ فاروقِ اعظم میں ایران میں ہونے والی جنگِ جَلُولاء میں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا جبکہ جنگِ جَمَل میں یہ خود بھی شہید ہوگئے، وقتِ شہادت یہ اپنے ایک ہاتھ میں قبیلہ عبدُ القَیس کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ جنگِ جُمل 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ کو بَصرہ عراق میں ہوئی۔[2]

اولیاو مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم: (3) حضرت سیّدُنا کَعب بن سُوْر اَزدی رحمۃ اللہ علیہ عہدِ نبوی میں اسلام لائے مگر زیارتِ نبی کی سعادت نہ پاسکے، آپ بہت بڑے عالم تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قاضیِ بصرہ بنایا، یہ تاوقتِ شہادت قاضی رہے۔ جنگِ جَمَل (10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں یہ اس حال میں شہید ہوئے کہ ان کے ہاتھ میں قراٰن مجید تھا اور آپ لوگوں کو جنگ سے روک رہے تھے۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد ہیں۔[3]

(4) شہزادۂ غوثُ الوریٰ حضرت شیخ موسیٰ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 539ھ اور وصال ابتدائے جُمادَی الاُخریٰ 618ھ کو محلہ عُقَیبہ دِمَشق میں ہوا، تدفین جَبلِ قاسِیُون پر ہوئی۔ آپ نے اولادِ غوثِ اعظم میں سب سے زیادہ عمر پائی۔ آپ شاگردِ غوثِ اعظم، فقیہِ حنبلی، محدثِ وقت اور اہلِ دِمشق و مصر کے استاذ ہیں۔[4]

مزار حضرت سیّدُنا زید بن صُوحان عَبْدِی رضی اللہ عنہ

مزار حضرت شاہ سید مُرتضیٰ قادری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت خواجہ سید غلام شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا پیر حافظ سید محمد ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(5) اُسوۂ کاملین، قُطبِ عارِفین حضرت شاہ سید مُرتضیٰ قادری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، صاحبِ تصرف و کرامت بزرگ اور اکثر حالتِ جَذب میں رہتے تھے، آپ کی ولادت احمد آباد گجرات میں ہوئی اور وصال 29 یا 30 جمادَی الاُخریٰ کو بیجاپور (ریاست کرناٹک) ہند میں ہوا، مزار بیرون دروازہ ابراہیم پور

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

بیجاپور میں مرجعِ خلائق ہے۔[5] **6** خلیفۂ شمسُ العارفین حضرت خواجہ سیّد غلام شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1222ھ کو ایک سادات خاندان میں ہوئی، بچپن سے ہی عبادت و تصوف کی طرف آپ کا میلان تھا، لڑکپن میں پیر پٹھان خواجہ محمد سُلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور بعد میں پیر سیال لجپال نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی خلافت سے نوازا، آپ بے حد سخی و فیاض، مُتوکّل اور صاحبِ مُجاہدہ و کرامات تھے، وفات 13 جُمادَی الاُخریٰ 1293ھ کو ہوئی، مزار موضع ہرن پور (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم میں ہے۔[6] **7** خلیفہ شیرِ ربانی حضرت مولانا پیر حافظ سیّد محمد ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1314ھ کو موضع چونی کلاں (ضلع انبالہ) ہند میں ہوئی اور وصال 25 جُمادَی الاُخریٰ 1387ھ کو فرمایا، مزار محلہ پیر بخاری نارنگ منڈی (ضلع شیخوپورہ) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، فاضل جامعہ نعمانیہ لاہور، مدرس درسِ نظامی، مرید و خلیفہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔[7] **8** سلطانُ العارِفین حضرت میاں جی پیر حکیم خادم علی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے، عالمِ دین اور حاذق حکیم تھے، حضرت خواجہ حافظ عبدُ الکریم (عید گاہ راولپنڈی) اور امیرِ ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہما نے خلافت عطا فرمائی، آپ مستجابُ الدّعوات اور صاحبِ کرامت تھے، وصال 30 جُمادَی الاُخریٰ 1391ھ کو فرمایا، مزار قبرستان شہیداں (حکیم خادم علی روڈ) سیالکوٹ میں ہے۔[8]

عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام: **9** شیخُ الاسلام حضرت ابواسحاق ابراہیم فیروزآبادی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 393ھ کو فیروز آباد (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی اور 21 جُمادَی الاُخریٰ 476ھ کو بغداد میں وِصال فرمایا، تدفین باب ابرز بغداد عراق میں ہوئی۔ آپ فقہِ شافعی کے مجتہد، امیرُ المؤمنین فی الفقہ، مصنّف کُتبِ کثیرہ، اَخلاقِ حسنہ سے متّصف، فصاحت و بلاغت کے جامع اور مدرس مدرسۂ نظامیہ بغداد تھے۔ النُّکت فی المسائلِ المُختلف آپ کی علمی یادگار ہے۔[9] **10** شیخُ الاسلام حضرت علّامہ محمد نجمُ الدّین غَزّی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دمشق میں 977ھ کو ہوئی اور یہیں 18 جُمادَی الاُخریٰ 1061ھ کو وصال فرمایا، شیخ ارسلان قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ جید عالمِ دین، محدثِ شام، مستند مؤرخ (تاریخ دان) اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ حُسنُ التَّنَبُّہ اور لطف السمر وقطف الثمر آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔[10]

11 صدرُ الصّدور حضرت مولانا حکیم حافظ فقیہُ الدین خان قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور جُمادَی الاُخریٰ 1317ھ کو فوت ہوئے اور ریاست بھوپال میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، حاذِق حکیم، رسالۂ چشمۂ حیات کے مصنف اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔[11] **12** حضرت مولانا مفتی غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں 1255ھ کو بگہ (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم میں ہوئی، علمِ دین والدِ محترم مولانا غلام محیُ الدّین بگوی سے حاصل کیا، خواجہ فقیر محمد چوراہی سے بیعت کی، حصولِ علم و عرفان کے لئے لاہور آگئے یہاں عوام و خواص کا رجوع آپ کی جانب تھا، آپ کی کوششوں سے لاہور کی بادشاہی مسجد آباد ہوئی اور آپ اس کے امام وخطیب اور متولی بنائے گئے، آپ کا وصال لاہور میں 4 جُمادَی الاُخریٰ 1318ھ کو ہوا۔[12] **13** عالمِ ربانی، مفتیِ علاقہ حضرت مولانا مفتی خلیلُ الرحمٰن علوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1302ھ کو ڈھوک شمس (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوئی اور یہیں 13 جُمادَی الاُخریٰ 1342ھ کو وصال ہوا، آپ علّامہ احمد حسن کانپوری سے مدرسہ فیضِ عام کانپور میں علم حاصل کرکے فارغُ التحصیل ہوئے۔ قاضی سلطان محمود قادری (آوان شریف، ضلع گجرات) سے بیعت اور اجازت سے مشرف تھے۔[13]

---

(1) اسد الغابہ، 4/ 272 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/ 124، 320 (3) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/ 376، اسد الغابہ، 4/ 505 (4) اتحاف الاکابر، ص373 (5) تذکرۃ الانساب، ص136، واقعات مملکت بیجاپور، 2/ 71 (6) تذکرۂ اولیائے جہلم، ص362 تا 368 (7) خانوادہ حضرت ایشاں، ص633 تا 642، 785 (8) تذکرہ اکابر اہل سنت، ص135 تا 138 (9) سیر اعلام النبلاء، 14/ 7 تا 12 (10) حسن التنبہ، ترجمۃ المؤلف، 1/ 11 تا 36 (11) تذکرۂ مشاہیر کاکوری، ص324 (12) تذکرہ علماء اہلسنّت و جماعت لاہور، ص218 (13) سالنامہ معارف رضا 2007ء، ص219۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی صاحب کے انتقال پر تعزیت

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی چینل پر براہِ راست (Live) ہونے والے سلسلے "مدنی مذاکرہ" کے دوران فرمایا:

حضرت علّامہ مولانا خادم حسین رضوی صاحب کا انتقال ہوگیا ہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں آپ کے صاحبزادگان حافظ سعد حسین رضوی جو کہ درسِ نظامی کے آخری درجے میں ہیں، حافظ انس رضوی اور گھر کے دیگر افراد سمیت تمام سوگواروں اور آپ جناب کے چاہنے والوں سے تعزیت کرتا ہوں۔

یااللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ حضرت علّامہ خادم حسین رضوی کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع بنے، نورِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے، یااللہ! انہیں بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنّتُ الْفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ! ساری اُمّت کی مغفرت فرما، ہم سب کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی محمد جمیل احمد نعیمی ضیائی کے انتقال پر تعزیت

شیخُ الحدیث، استاذُ العلماء، خلیفۂ قطبِ مدینہ، امیرِ اہلِ سنّت کے پیر بھائی حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد جمیل احمد نعیمی ضیائی 2ربیعُ الآخر1442ھ کو کراچی میں انتقال فرماگئے۔ مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست (Live) مدنی مذاکرے کے دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم مفتی محمد جمیل احمد نعیمی ضیائی کے تمام سوگواروں، طلبۂ کرام اور دارُ العلوم نعیمیہ کراچی کے تمام اساتذۂ کرام سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

ربیعُ الاوّل1442ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے (1) شہزادۂ غوثُ العالم، جانشینِ مخدوم ثانی، خطیبُ الاسلام حضرت علّامہ پیر سیّد کُمیل اشرف اشرفی الجیلانی (بمبئی، ہند)(1) (2) شام کے عالمِ دین اور مفتیِ دمشق حضرت شیخ محمد عدنان الاَفیونی(2) (3) پیرِ طریقت، حضرت پیر سیّد عبدالغفور سیالوی (میانی چکوال) (4) حضرت علّامہ سعید احمد فاروقی (ملتان)(3) (5) حضرت علّامہ مولانا سیّد عبد الخالق قادری (بورے والا، پنجاب)(4) (6) اسدُ العلماء، شیرِ بنگال، حضرت مولانا فاروق تیغی (شیب پور، ضلع ہاوڑہ (Howrah) مغربی بنگال، ہند) (7) قاضیِ شہر کانپور، حضرت مولانا عالم رضا خان نوری (کانپور، ہند)(5) (8) حاجی امیر احمد (بریلی شریف، ہند) (9) رمضان لاشاری (مدینۂ منورہ) اور دیگر کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر لواحقین اور جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت وعافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، "دعوتِ اسلامی کے شب وروز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخ وفات: 18ربیعُ الاول1442ھ (2) تاریخ وفات: 6ربیعُ الاول1442ھ (3) تاریخ وفات: 19ربیعُ الاوّل1442ھ (4) تاریخ وفات: 18ربیعُ الاول1442ھ (5) تاریخِ وفات: 25ربیعُ الاول1442ھ۔

سفر نامہ

U.K کا سفر

(چوتھی اور آخری قسط)

مولانا عبدالحبیب عطّاری*

UK کے اس سفر کے دوران 25 دسمبر 2019ء بدھ کا دن نہایت مصروفیت میں گزرا۔

شخصیات اجتماع: برمنگھم کے قریبی قصبے میں مقیم شخصیت سے ملاقات کے بعد ہماری اگلی منزل والسال (Walsall) تھی جہاں بزنس کمیونٹی سے وابستہ افراد اور دیگر شخصیات کی ایک تعداد جمع تھی۔ یہاں نگرانِ شوریٰ نے بیان فرمایا جس کے بعد شخصیات سے ملاقات کا سلسلہ بھی رہا۔ **عظیمُ الشّان اجتماع:** شخصیات اجتماع کے بعد ہم ڈربی روانہ ہوئے، یہاں دعوتِ اسلامی کا مدنی مرکز فیضانِ مدینہ موجود ہے لیکن شُرکا کی تعداد کے پیشِ نظر ایک بہت بڑے ہال میں اجتماع کا انتظام کیا گیا تھا۔ مَاشَآءَ اللہ اس اجتماع میں ہزاروں عاشقانِ رسول جمع تھے۔ یہاں مجھے نعت شریف پڑھنے اور مختصر بیان کرنے کی سعادت ملی جس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، بیان کے بعد کافی دیر تک اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

ملاقات کے بعد ہم ڈربی کے فیضانِ مدینہ حاضر ہوئے جہاں ذمّہ دار اسلامی بھائیوں کے ساتھ کھانا کھایا اور مدنی پھولوں کا تبادلہ ہوا۔ اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے اجتماع کی تیاریوں اور اتنی بڑی تعداد میں اسلامی بھائیوں کو جمع کرنے پر ذمّہ داران کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

گزشتہ 5 دن سے ہم برمنگھم ریجن میں موجود تھے۔ فیضانِ مدینہ ڈربی سے فارغ ہونے کے بعد ہم راتوں رات لندن ریجن کی طرف روانہ ہوئے اور ہمارا پہلا پڑاؤ لیوٹن (Luton) تھا۔ لیوٹن پہنچ کر ہم نے آرام کیا۔ **نیکیوں میں مقابلہ:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس بار UK کے ہر ریجن میں 4 اجتماعات کا سلسلہ رکھا گیا تھا۔ عوامی اجتماع، شخصیات اجتماع، اسٹوڈنٹ اجتماع اور مختلف ملکوں اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کا اجتماع۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ مختلف ریجن کے ذمّہ داران کے درمیان مقابلے (Competitions) کی فضا قائم ہوئی اور نیکی کی دعوت کے معاملے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے اسلامی بھائیوں نے خوب کوششیں کی۔ اللہ کریم تمام اسلامی بھائیوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ **جامعۃُ المدینہ آمد:** اگلے دن نمازِ ظہر کے بعد نگرانِ شوریٰ جامعۃُ المدینہ لیوٹن (Luton) تشریف لے گئے جہاں آپ نے طلبۂ کرام اور ان کے سرپرستوں (Guardians) کے درمیان سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **بلالی اسلامی بھائیوں کا اجتماع:** لیوٹن سے لندن شہر کا سفر تقریباً 1 گھنٹے پر مشتمل ہے۔ نگرانِ شوریٰ کی جامعۃُ المدینہ روانگی کے دوران میں لندن روانہ ہوا جہاں آج مختلف ملکوں کے اسلامی بھائیوں کا سنّتوں بھرا اجتماع تھا۔ لندن میں اجتماع گاہ پہنچ کر ہم نے پہلے نمازِ عصر ادا کی۔ یہاں مَاشَآءَ اللہ صومالیہ اور تنزانیہ سمیت کئی ممالک کے بالخصوص بلالی (سیاہ فام) اسلامی بھائیوں کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔ اجتماع گاہ میں جب قصیدۂ بُردہ شریف پڑھا گیا تو ایک عجیب روح پرور منظر تھا اور بلالی اسلامی بھائی بھی مل کر پڑھ رہے تھے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ افریقی اسلامی بھائی حُضور سیّدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دیوانے ہیں اور ان کا نام بڑی عقیدت و محبت سے لیتے ہیں۔ قصیدۂ بُردہ شریف کے بعد میں نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت ”شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر“ پڑھی تو بھی حاضرین نے خوب ساتھ دیا۔ اس کے بعد میں نے مختصر بیان کیا جس میں حضرت سیّدُنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے کچھ واقعات سنائے۔

اسی دوران نگرانِ شوریٰ اجتماع گاہ میں تشریف لے آئے۔ چونکہ بلالی اسلامی بھائی صرف عربی یا انگلش جانتے ہیں اس لئے نگرانِ شوریٰ نے جو بیان فرمایا ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی ہوتا رہا۔

بیان کے بعد اسلامی بھائیوں سے بڑے اچھے ماحول میں ملاقات ہوئی۔ نگرانِ شوریٰ نے ان اسلامی بھائیوں کو یہ ذہن دیا کہ صومالیہ ہو، تنزانیہ ہو یا کوئی اور ملک ہو، دنیا کے تمام مسلمان ہمارے بھائی ہیں اور دعوتِ اسلامی سب کی ہے۔ ہمارا مدنی مقصد بھی یہی ہے کہ ”مجھے اپنی اور

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اپنی آخرت کی بہتری اور آنے والی نسلوں کی دُرست تربیت کے معاملے میں دعوتِ اسلامی آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گی۔ **سنّتوں بھرا اجتماع:** اس اجتماع سے فارغ ہو کر ہم نے ایک اسلامی بھائی کے گھر جاکر کچھ دیر آرام کیا جس کے بعد لندن کے علاقے ولزن گرین (Willesden Green) میں واقع برینٹ مسجد میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوئے۔ یہ لندن ریجن کا عوامی اجتماع تھا جس میں مَاشَآءَ اللہ ہزاروں اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ یہاں پہلے مجھے نعت شریف پڑھنے اور دُرودِ پاک کی فضیلت پر کچھ بیان کرنے کی سعادت ملی جس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے موضوع پر زبردست بیان فرمایا۔ اس کے بعد جب ذِکر اور دُعا کا سلسلہ ہوا تو رِقّت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا ایک طویل سلسلہ ہوا جو کافی دیر جاری رہا۔ **نگرانِ شوریٰ کے بیانات:** اس سفر میں مختلف اجتماعات میں ہونے والے نگرانِ شوریٰ کے بیانات مدنی چینل پر براہِ راست (Live) دکھائے گئے تھے۔ اگر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین بھی ان بیانات کی برکتیں حاصل کرنا چاہیں تو مدنی چینل کے فیس بک پیج Madani Channel Live اور یوٹیوب چینل Madani Channel Urdu Live پر دیکھ سکتے ہیں۔ **مسلمانوں کا دِل خوش کیجئے:** ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد ذمّہ داران نے بتایا کہ ایک اسلامی بہن جو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے حوالے سے کافی متحرک (Active) ہیں ان کے بچّوں کے ابو شدید بیمار ہیں۔ اگر ان کے گھر جاکر بیمار اسلامی بھائی پر دَم اور ان کے لئے دُعا کر دی جائے تو ان کی دِل جوئی ہو جائے گی۔ تقریباً 40 سے 50 منٹ سفر کر کے ہم ان کے گھر پہنچے، بیمار اسلامی بھائی پر دَم کیا اور ان کے لئے دُعا کی جس پر وہ کافی خوش نظر آئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہمارے تھوڑی سی زحمت اٹھانے سے کسی مسلمان کی مشکل آسان ہوتی ہو یا انہیں خوشی حاصل ہوتی ہو تو ہمیں ضرور اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: فرائض کے بعد اللہ پاک کے نزدیک سب سے پیارا عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ (معجم کبیر، 11/59، حدیث:11079)

نمازِ جمعہ سے قبل بیان: یہاں سے فارغ ہو کر جب ہم اپنی قیام گاہ پہنچے تو نگرانِ شوریٰ کے ساتھ کچھ مشاورت کا سلسلہ رہا اور رات تقریباً اڑھائی بجے آرام کا موقع ملا۔ نمازِ فجر کے بعد بھی کچھ دیر آرام کیا اور پھر بیدار ہو کر نمازِ جمعہ کی تیاری شروع کی۔ آج نگرانِ شوریٰ نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سلاؤ جبکہ میں نے لندن کی ہیرو اسٹریٹ پر واقع گرینڈ مسجد میں نمازِ جمعہ سے قبل بیان کرنا تھا۔ جب میں مسجد پہنچا تو مَاشَآءَ اللہ افریقہ اور یورپ سمیت کئی ممالک کے ہزاروں عاشقانِ رسول موجود تھے۔ یہاں مجھے ”جمعہ کی فضیلت اور سایۂ عرش کن خوش نصیبوں کو ملے گا“ کے موضوع پر انگلش و اُردو میں مکس بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ **صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا نرالا انداز:** نمازِ جمعہ کے بعد جب صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا وقت آیا تو ایک اچھوتا اور دلچسپ منظر نظر آیا۔ 11 یا 12 اسلامی بھائیوں نے مل کر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت کا مشہور سلام ”مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ پڑھا، ایک کے بعد ایک اسلامی بھائی ایک ایک شعر پڑھتے جاتے۔ یوں تو مجھے دنیا کے کئی ممالک میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا موقع ملا ہے لیکن یہ محبت بھرا انداز پہلی بار دیکھنے کو ملا۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر جانا ہوا جہاں ہمارے لئے کھانے کا سلسلہ تھا۔ یہاں مذکورہ مسجد کے صدر بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے دعوتِ اسلامی کے ساتھ کافی محبت کا اظہار کیا۔

یہاں سے روانگی کے بعد آج کے دن یعنی 30 دسمبر 2019 تک مدنی کاموں کے حوالے سے مزید کئی مصروفیات رہیں اور پھر اسی رات میری پاکستان واپسی ہوگئی۔ نگرانِ شوریٰ مزید ایک ہفتہ یعنی 3 جنوری 2020ء تک UK میں موجود رہے اور اس دوران آپ نے کئی سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیان، شخصیات سے ملاقات اور ذمّہ داران کے مدنی مشوروں سمیت کثیر مدنی کاموں میں شرکت فرمائی۔

اللہ پاک کے فضل و کرم سے UK کا یہ سفر نہایت مفید رہا اور اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں خوب ترقی کی امید پیدا ہوئی۔ اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے اور جب تک دَم میں دم ہے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(ضرور تاً ترمیم کی گئی ہے)

فُرصت کو غنیمت جانو!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حاجی توقیر عطاری، حاجی منیر عطّاری اور حاجی رضوان عطاری U.K! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَاشَآءَ اللہ! آپ نے بڑا متاثر کیا کہ U.K سے صرف چند روز کے لئے جشنِ ولادت منانے کراچی تشریف لائے، مزید متاثر کُن اور اتنی بڑی قربانی یہ کہ اب U.K جاکر آپ کو 14 دن الگ الگ قرنطینہ میں رہنا پڑے گا، کیا بات ہے! اللہ کریم! آپ کا آنا جانا قبول فرمائے، اس میں آپ نے جو بھی خرچ کیا، تکلیف اُٹھائی اللہ کریم آپ کو اس کا بہترین صِلہ عطا کرے، جشنِ ولادت کے صدقے میں آپ کی، آپ کی آل اولاد کی بے حساب مغفرت فرمائے، آپ سے خوب دین کا کام لے اور میرے حق میں میری آل کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول ہوں، اٰمین۔

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" صفحہ نمبر 534 سے کچھ عرض کرتا ہوں: ﴿ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ-لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ(۷۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے۔(پ6، المآئدۃ:79) (یہ آیت بنی اسرائیل کے حق میں ہے۔) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہو اور گناہوں سے منع کرتے رہو اور ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو، ورنہ اللہ پاک تمہارے دل بھی خَلط (یعنی نافرمانوں کی نحوست سے انہیں جیسے) کردے گا اور تم پر بھی لعنت فرمائے گا، جیسے ان پر لعنت فرمائی۔(سنن کبریٰ للبیہقی، 10/159، حدیث:20196، ابوداؤد، 4/162، 163، حدیث:4336، 4337)

اللہ کریم ہم سے دین کی خدمت لے لے، میرے مدنی بیٹو! آپ بہت قربانی دینے والے ہیں کہ اتنا خرچہ کیا اور اتنے دن کی قربانی دی، اس سے یہ اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ حضرات کے پاس ٹائم ہے، ظاہر ہے ہر ایک نہیں آسکتا یعنی شاید آپ کا کاروبار وغیرہ کا ایسا سیٹ اپ ہے کہ آپ ٹائم دے سکتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ اس ملے ہوئے وقت سے دین کا، آخرت کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھالیا جائے، 12 مدنی کاموں کی دھوم مچادیں۔ اگر آپ کے یہاں ہفتہ وار اجتماع میں ساری رات رکنے کی ترکیب ہے تو ساری رات رکا کریں، تہجد بھی پڑھا کریں، اسی طرح ہر مہینے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں، زیادہ ہو سکے تو زیادہ سفر کریں، "نیک اعمال" کا رِسالہ لے کر روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر اس کے خانے پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کی ترکیب فرمائیں، دینی کتابیں جیسے فیضانِ سنّت (جلد اوّل)، نیکی کی دعوت، غیبت کی تباہ کاریاں، کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب جو کہ بہت اہم کتاب ہے، پڑھتے رہیں، فیضانِ سنّت کا درس دیتے رہیں، اللہ پاک توفیق دے تو سیکھ کر سنّتوں بھرے بیان بھی کریں، مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے پڑھانے کی ترکیب کریں اور آپ کے پاس جو بھی ذمّے داریاں ہیں وہ اپنی جگہ پر باقی رہیں اور مزید ذمّہ داریاں بڑھانی چاہئیں۔

حدیثِ پاک میں ہے: "فرصت کو غنیمت جانو۔" (مصنف ابن ابی شیبۃ، 19/57، حدیث:35460) آپ کو فرصت ملی ہے تو اسے غنیمت جان کر اس میں آخرت کی تیاری کرلیں، ہوسکتا ہے

بعد میں ایسی مصروفیات ہو جائیں کہ نماز کے لئے بھی وقت نکالنا مشکل ہو جائے جیسے آج کل لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے، لیکن نماز فرض ہے، اس کے لئے تو وقت نکالنا ہی پڑے گا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہے۔

بہر حال شکریہ آپ کا کہ آپ لوگ تشریف لائے، آپ کی کوئی خدمت تو نہیں ہو سکی میں نے کہا کہ آپ کا شکریہ ادا کرلوں اور کچھ مدنی پھول بھی دے دوں۔ اب آپ مجھے اچھی اچھی نیتوں کی خوشخبریاں دیں، آپ نے چین سے بیٹھنا نہیں ہے، سنّتوں کی دھوم دھام مچا دینی ہے۔ آپ کا (U.K. کا) ویزہ تو ایسا ہے کہ آپ لوگ تو دنیا کے کئی ممالک میں جاکر دین کی خدمت کر سکتے ہیں، اپنے ذمّے داران اور اپنی اوورسیز مجلس کے ساتھ مل کر، ان کی ڈائریکشن لے کر اس کے مطابق چلئے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

سب اسلامی بھائیوں کو سلام! آپ کے گھر میں سبھی کو سلام!

تحریری مقابلہ میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی:** احمد رضا (درجہ رابعہ)، عبدُ الباسط عطّاری (درجہ رابعہ)، محمد احد رضا عطّاری (درجہ رابعہ)۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** حافظ افنان عطّاری (درجہ ثالثہ)، کلیم اختر رضا (درجہ ثالثہ)، محمد دانش (درجہ ثانیہ)۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزُ الایمان کراچی:** حسن رضا عثمانی عطّاری (درجہ رابعہ)، محمد نجمُ الدّین (درجہ خامسہ)۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ جمالِ مصطفےٰ واڑہ گجراں لاہور:** عبد المصور عطّاری (درجہ خامسہ)، رضوان علی (درجہ رابعہ)، زینُ العابدین (درجہ ثالثہ)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنین کراچی:** نو قاریونس (درجہ ثالثہ، فیضان عبدُ اللہ شاہ غازی)، محمد عدنان (درجہ رابعہ، فیضانِ اسلام)، محمد شاف (درجہ ثانیہ، فیضان عثمان غنی)، جاوید عبدُ الجبار (درجہ رابعہ، فیضان عشقِ رسول)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنین فیصل آباد:** محمد عثمان رضا (درجہ دورۂ حدیث شریف، فیضانِ مدینہ)، اویس افضل (درجہ ثالثہ، فیضانِ امام غزالی)، شاور غنی عطّاری (درجہ ثالثہ)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنین:** عبدُ اللہ ہاشم عطّاری مدنی (کراچی)، محمد دانیال رضوی (درجہ رابعہ، نواب شاہ)، محمد ذوہیب عطّاری (درجہ ثانیہ، ڈگری)، عمر فاروق عطّاری (درجہ ثانیہ، میرپور خاص)، لامر راحیل (درجہ ثالثہ، میرپور خاص)، طلحہ خان عطّاری (درجہ ثانیہ، بحریہ ٹاؤن راولپنڈی)، دانیال رضا (درجہ ثانیہ، بھکی روڈ شیخوپورہ)، احمر عارف عطّاری (درجہ رابعہ، منڈی بہاؤ الدین)، علی عبدُ اللہ (درجہ رابعہ، سیالکوٹ)، گل شاہد (درجہ خامسہ، فتح جھنگ)۔ **مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام:** **جامعۃُ المدینہ للبنات فیضِ مکہ کراچی:** بنتِ محمد الیاس پیروانی (درجہ ثانیہ)، بنتِ محمد ہارون عطّاریہ (درجہ ثالثہ)، بنتِ سراج (درجہ ثالثہ)، بنتِ عبدُ الجبار۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات عشقِ عطّار کراچی:** بنتِ لیاقت علی (درجہ ثالثہ)، بنتِ عبدُ الوحید عطّاریہ (درجہ رابعہ)، اُمِّ عظمٰی بنتِ نثار احمد، بنتِ لیاقت علی قریشی (درجہ دورۂ حدیث)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ غزالی کراچی:** بنتِ منصور (درجہ ثالثہ)، بنتِ محمد اقبال عطّاریہ (درجہ ثالثہ)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات حیدرآباد:** بنتِ سلیم (درجہ دورۂ حدیث)، بنتِ بابر حسین انصاری (درجہ دورۂ حدیث)، بنتِ عبدُ الوہاب قادریہ (درجہ اولیٰ)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات نشاط کالونی لاہور:** بنتِ آصف (درجہ اولیٰ)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات بورے والا:** اُمِّ غلام الیاس عطّاریہ، بنتِ مقبول حسین مدنیہ (فاضلہ)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ ڈیرہ اسمٰعیل خان:** بنتِ دین محمد (درجہ دورۂ حدیث)، بنتِ صفور (درجہ عالیہ، سال اول)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات مکہ کالونی لاہور:** بنتِ صدیق (درجہ ثانیہ)، بنتِ عمران (درجہ دورۂ حدیث)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات طیبہ کالونی شادباغ لاہور:** بنتِ عبد الستار (درجہ ثالثہ)، بنتِ نواز عطّاریہ (درجہ ثالثہ)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات بہارِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد:** بنتِ شاہد نثار (درجہ دورۂ حدیث)، بنتِ طارق محمود (درجہ دورۂ حدیث)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ عطّار اگوکی سیالکوٹ:** بنتِ اورنگ زیب، بنتِ ثاقب (فیضان شریعت لیول 3)، بنتِ لیاقت علی (فیضان شریعت لیول 3)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنات کراچی:** بنتِ محمد اقبال (درجہ دورۂ حدیث، فیضانِ مرشد)، بنتِ عبدُ اللہ (فیضانِ ابوہریرہ)، بنتِ ذوالفقار (درجہ ثالثہ، فیضانِ فاروقِ اعظم)، ہمشیرہ رئیس عطّاریہ (درجہ ثالثہ، اسطارِ مدینہ)، بنتِ ریاض احمد عطّاریہ (فیضان آن لائن اکیڈمی)، بنتِ یوسف عطّاریہ مدنیہ (معلمہ)، بنتِ انور عطّاریہ (انوارِ طیبہ)، بنتِ محمد سعید (معلمہ فیضانِ عالم شاہ)، بنتِ شمشاد مدنیہ (قطبِ مدینہ)، بنتِ دین علی پیر زادہ (گلشنِ مصطفیٰ)، بنتِ سیّد محمد علی عطّاری (درجہ دورۂ حدیث، عطرِ المدینہ)، اُمِّ اوثق الدّین۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنات:** بنتِ محمد امین مدنیہ (فاضلہ)، بنتِ وسیم عطّاریہ مدنیہ (فاضلہ)، بنتِ قاری محمد اقبال مدنیہ، بنتِ محمد طیب مدنیہ، بنتِ محمد منیر (معراجکے سیالکوٹ)، اُمِّ حسان (شیخوپورہ)، اُمِّ حنظلہ عطّاریہ (فیضانِ اُمِّ عطّار، راولپنڈی)، بنتِ شعبان اعوان (پاکپتن)، بنتِ عبد النذیر، بنتِ اسلام الدّین (درجہ ثالثہ، ملتان)، بنتِ محمد اکمل (درجہ ثانیہ، لاہور)، بنتِ اللہ بخش عطّاریہ (درجہ ثانیہ، فیضانِ اعلیٰ حضرت ڈیرہ اللہ یار بلوچستان)، بنتِ جاوید (فیضانِ مرشد، نواب شاہ)، بنتِ خالد حسین (راولپنڈی)، بنتِ رشید احمد (درجہ ثانیہ، حاصلپور)، بنتِ سجاول (برمنگھم، یوکے)، بنتِ سلیم عطّاریہ (فیصل آباد)، بنتِ محمد شمشاد عطّاریہ (سمن آباد، لاہور)، بنتِ شیر علی (درجہ رابعہ، وہاڑی)، بنتِ کریم عطّاریہ مدنیہ (گلشن کالونی واہ کینٹ)، بنتِ محمد عزیز (درجہ دورۂ حدیث، فیضانِ مدینہ میرپور خاص)، بنتِ نثار احمد (فیروز والا گوجرانوالہ)، بنتِ زاہد حسین مدنیہ (معلمہ، غوث رضا گوجر خان)، بنتِ محمد اسلم مدنیہ (فیضانِ بہارِ شریعت، نواب شاہ)، بنتِ شاہنواز (درجہ رابعہ، خوشبوئے عطّار واہ کینٹ)، بنتِ اشرف عطّاریہ مدنیہ (نقشبندیہ جلالیہ کنزالایمان گوجرہ)، بنتِ عبد الباری (معلمہ فیضانِ غوثِ اعظم، گونڈی ممبئی)، بنتِ مرتضیٰ مدنیہ (امام احمد رضا)، بنتِ خالد محمود (درجہ ثالثہ، فیضانِ فاطمۃُ الزہرا راولپنڈی)، اُمِّ اسوہ (معلمہ جامعہ نقشبندیہ کنزالایمان، منڈی بہاؤالدین)۔ **متفرق:** بنتِ انور (حیدرآباد)، بنتِ طارق (مجلس شارٹ کورسز، لاہور)، اُمِّ سیف بنتِ نیاز (لاہور)، بنتِ رفیق (لاہور)، بنتِ شوکت، بنتِ نظر حسین (کڑیانوالہ)، بنتِ خطیب الرحمٰن قریشی (ایبٹ آباد)، بنتِ محمد اسلم (فیضانِ عطّار، کاموکی گجرانوالہ)، بنتِ محبوب (بھیونڈی، ہند)، بنتِ غلام سرور (اسلام آباد)، بنتِ اصغر (میڈیکل یونیورسٹی، کراچی)، بنتِ اکرم عطّاریہ (کراچی)، بنتِ چودھری محمد اشرف (کراچی)۔

اشعار کی تشریح

انہیں جانا، انہیں مانا

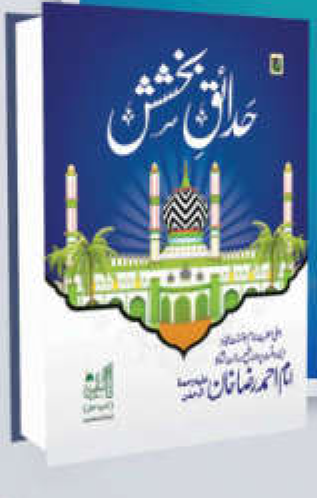

راشد علی عطاری مدنی*

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا[1]

الفاظ و معانی: لِلّٰہِ الْحَمْد: اللہ کے لئے حمد ہے۔

شرح: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ نے اِس شعر میں اِیمان کی حقیقت اور اَصل رُوح کو بڑے واضح اَلفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ حقیقی زندگی آخرت کی ہے اور اس کی فلاح و کامیابی اور سعادت مندی کے لئے بندے کا ایمان والا ہونا ضروری ہے۔ جس شخص کے پاس دولتِ ایمان نہ ہو، وہ آخرت میں تو ذلیل و خوار ہو گا ہی بعض اوقات دنیا میں بھی گرفتارِ عذاب ہوتا ہے۔ ایمان والا ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے:

1 اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ربِّ کریم کی جانب سے جو جو باتیں لے کر آئے، اُن سب میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سچا جاننا اور 2 سچا ماننا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکارِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ طیّبہ میں بھی کئی کُفّار معجزات دیکھ کر اور قرآنی آیات سُن کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سچا جانتے تو تھے، لیکن تکبّر و حسد اور بُغض و عناد (دشمنی و مخالفت) کے باعث سچا مانتے نہیں تھے اس لئے وہ کافر کے کافر ہی رہے۔ لہٰذا مومن ہونے کے لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سچّا جان کر زبان و دِل سے سچا ماننا بھی ضروری ہے۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ گویا اِسی بات کو مذکورہ شعر میں بیان فرماتے ہیں کہ جانِ ایمان و شانِ ایمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو میں نے تمام باتوں میں سچّا جانا اور انہیں تمام اَقوال و فرامین میں سچا مانا ہے۔ اِن کے سوا مجھے کسی اور سے نہ تو کوئی غرض ہے، نہ ہی کوئی کام۔ میرے مسلمان ہونے اور دو جہاں میں فلاح و نجات پانے کے لئے یہی نعمتِ عُظمیٰ اور فضلِ مولا کافی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علی اِحْسَانِہٖ میں ساری عمر اِسی اِعتقاد پر قائم ہوں اور اِنْ شَآءَ اللہ اسی اعتقاد پر دنیا سے مسلمان رخصت ہوں گا۔

اِیمان کسے کہتے ہیں؟ علامہ سعدُ الدّین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ "شرح عقائدِ نسفیہ" میں ایمان کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ تَصْدِیْقُ النَّبِیِّ بِالْقَلْبِ فِیْ جَمِیْعِ مَاعُلِمَ بِالضَّرُوْرَۃِ مَجِیْئُہٗ بِہٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی ہر وہ بات جس کا یقینی طور پر اللہ کریم کی طرف سے آنا معلوم ہو اس میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دِل سے "سچا ماننا" "ایمان" ہے۔ (شرح العقائد النسفیہ، ص276)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ اِیمان کی تعریف اِن اَلفاظ سے فرماتے ہیں کہ: "سَیِّدُ الْعَالَمِیْن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم جو کچھ اپنے ربّ کے پاس سے لائے اُن سب میں اِن کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے اِن کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 15/431)

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ اِیمان کے معنیٰ ایک رُباعی میں یوں ذِکر کرتے ہیں:

اللہ کی سَر تا بقَدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں اِنسان وہ اِنسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش، ص238)

(1) یہ شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش، ص55 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ" سے لیا گیا ہے۔

* مُدَرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

مدنی کلینک و روحانی علاج

اچھی نیند کے اصول

ڈاکٹر اُمِّ سارب عطاریہ*

نیند کیا ہے؟ نیند زندگی کے معمولات کا ایک اہم حصّہ ہے، نیند جسمانی اور دماغی صحت کے لئے ضروری ہے، اگر اچھی نیند نہ آئے تو اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں، زیادہ تر افراد زندگی میں کبھی نہ کبھی اچھی نیند سے محروم ہو ہی جاتے ہیں اگرچہ یہ مختصر عرصے کے لئے کیوں نہ ہو اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی پریشانی یا ہیجانی کیفیت طاری ہو۔

نیند کی اقسام: نیند کی دو بڑی اقسام ہیں:

1 **سو جانے کے بعد آنکھوں کی حرکت تیز ہو (Rapid eye movement sleep):** یہ ہماری نیند کے دورانیے کا پانچواں حصہ ہوتی ہے، رات بھر میں کئی بار وقوع پذیر ہوتی ہے اس دوران ہمارا دماغ مصروف ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ہم خواب دیکھتے ہیں، ہماری آنکھیں تیزی سے دائیں بائیں حرکت کرتی ہیں اور ہمارے پٹھے (Muscles) ڈھیلے ہو جاتے ہیں

2 **سو جانے کے بعد آنکھوں کی حرکت تیز نہ ہو (Non rapid eye movement sleep):** اس وقت دماغ خاموش ہوتا ہے، لیکن اس دوران خون میں ہارمونز شامل ہوتے ہیں اور ہمارا جسم کچھ حرکت میں ہوتا ہے مگر آنکھیں پُر سکون ہوتی ہیں، پہلی قسم سے دوسری قسم میں منتقلی کا عمل دورانِ شب تقریباً پانچ مرتبہ ہوتا ہے اور صبح کے اوقات میں زیادہ خواب دیکھے جاتے ہیں، ایک رات میں بیداری کے مختصر وقفے بھی آتے ہیں جو کہ ہر دو گھنٹے کے بعد دو منٹ کے لئے ہو سکتے ہیں، لیکن یہ وقفے یاد صرف اُسی صورت میں رہتے ہیں جب ہم فکر مند ہوں یا شور ہو یا کوئی ہمارے قریب خراٹے لے رہا ہو۔

ہمیں کس قدر نیند کی ضرورت ہے؟ نیند کی ضرورت کا انحصار عمر (Age) پر ہے۔ 1 بہت چھوٹے بچّے دن میں تقریباً 15 سے 17 گھنٹے سوتے ہیں 2 ذرا بڑی عمر کے بچے کے لئے نو سے دس گھنٹے کی نیند ضروری ہے 3 بالغ افراد کے لئے سات سے آٹھ گھنٹے کی نیند ضروری ہے لیکن بعض افراد تین گھنٹے سو کر بھی گزارا کر لیتے ہیں 4 زیادہ بڑی عمر کے لوگوں کو نیند کی اتنی ہی ضرورت ہوتی ہے جتنی بالغ افراد کو، مگر ان کو گہری نیند کم آتی ہے، ان کو نیند سے جگانا آسان ہوتا ہے اور انہیں خواب بھی کم آتے ہیں۔

بے خوابی (Insomnia): نیند آنے کے بعد دورانِ نیند اُٹھ جانا اور نیند کا پورا نہ ہونا یہ سب بے خوابی کہلاتے ہیں اور یہ علامات پریشانی کا باعث ہیں، ایسے لوگ دن کو تھکے ہوئے رہتے ہیں اور دن کو نیند آنے لگتی ہے، توجہ مرکوز (Concentration) کرنے میں دِقت ہوتی ہے، فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی متأثر ہوتی ہے اور اُداسی طاری رہتی ہے، اور جو لوگ ڈرائیونگ

* نیورو اسپیشلسٹ، کراچی

کرتے یا بھاری مشین چلانے کا کام کرتے ہوں تو ان کے لئے یہ بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ بے خوابی سے فشارِ خون (Blood pressure)، موٹاپے (Obesity) اور ذیابیطس (Diabetes) کا اِمکان بھی بڑھ جاتا ہے۔

وجوہات: جذباتی مسائل، فکر مندی، پریشانی، کام کے مسائل، اُداسی، مُسلسل کوئی ایک سوچ، گھر کا پُر سکون نہ ہونا، بستر کا آرام دہ نہ ہونا، بہت زیادہ کھانے، بیماری، درد اور تیز درجہ حرارت سے بھی بے خوابی کے مسائل بن سکتے ہیں۔

کیا دوائیوں سے مدد مل سکتی ہے؟ کچھ لوگ خواب آور دوائیوں کا استعمال کرتے ہیں لیکن اب یہ واضح ہے کہ یہ بہت عرصے تک کام نہیں کرتیں پھر دوائی کی مقدار بڑھانا پڑتی ہے جو لوگ عادی ہو چکے ہیں اُنہیں ڈاکٹر کے مشورے سے آہستہ آہستہ کم کرنی چاہئیں، خواب آور دوائیاں دو ہفتے سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

کن چیزوں سے بچنا چاہئے؟ چائے یا کافی پینے کے کئی گھنٹے بعد بھی جسم میں کیفین موجود رہتی ہے تو شام کے بعد چائے یا کافی بالکل نہ پئیں۔

اپنی مدد آپ: کچھ آسان تجاویز مندرجہ ذیل ہیں، جنہیں (Sleep hygiene) کہا جاتا ہے: 1 اس بات کو یقینی بنائیے کہ آپ کا بستر آرام دہ ہو، زیادہ گرم یا سرد یا پُر شور جگہ پر نہیں ہونا چاہئے 2 بستر زیادہ سخت نہ ہو کہ آپ کے کُولہے اور کندھوں پر دباؤ پڑے اور نہ ہی اتنا نرم کہ جسم اس میں ڈھلک جائے 3 ہلکی پھلکی ورزش (Exercise) اور چہل قدمی (Walk) فائدہ مند ہے 4 اس وقت سونے کی کوشش کریں جب آپ تھک جائیں اور نیند کا ایک وقت مقرر کریں 5 رات کا کھانا مغرب اور عشا کے درمیان میں کھالیں، بہت دیر سے کھانا نہ کھائیں 6 اگر آپ کوئی گرم مشروب پینا چاہیں تو چائے یا کافی کی جگہ گرم دودھ یا کوئی جڑی بوٹی سے نکلا ہوا مشروب وغیرہ استعمال کریں، جس میں کیفین شامل نہ ہو 7 اگر رات کو آنکھ کُھل جائے اور نیند نہ آئے تو بستر پر نہ لیٹے رہیں بلکہ اُٹھ کر کوئی کام شروع کر دیں، جس سے آپ کو سُکون ملتا ہو مثلاً پڑھنا، مدنی چینل دیکھنا، نعتیں سننا یا پھر ذکر و دُرود اور تلاوت میں مشغول ہو جائیں، تھوڑی دیر میں نیند آجائے گی 8 اگر آپ کے ذہن پر کوئی چیز یا مسئلہ سُوار ہے اور اس وقت آپ اس چیز یا مسئلے کو حل نہیں کر سکتے تو ایک کاغذ پر لکھ دیجئے اور اپنے آپ سے کہئے کہ آپ اس کا حل کل تلاش کریں گے 9 اگر آپ کو کسی رات نیند صحیح نہ آئے تو دن کے وقت نہ سوئیں، کیونکہ اس سے اگلی رات پھر نیند صحیح نہیں آئے گی 10 صبح جلد اُٹھنے کا معمول بنائیں روزانہ ایک ہی وقت پر بیدار ہوں چاہے آپ تھکے ہی کیوں نہ ہوں۔

نیند لانے والا مزیدار شربت

1 آدھ کلو پانی میں چھ ماشہ (یعنی تقریباً 6 گرام) سونف ڈال کر پانی کو چولھے پر جوش دیجئے جب دو چھٹانک (یعنی تقریباً 125 گرام) پانی رہ جائے تو اس میں گائے کا دودھ 250 گرام اور ایک تولہ (یعنی تقریباً 12 گرام) گائے کا گھی اور حسبِ ضرورت چینی ملا کر استعمال کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیند آنے لگے گی 2 ایک درمیانہ پیاز کاٹ کر دہی (مناسب مقدار) میں ملا کر سونے سے پہلے کھالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیند آجائے گی۔

نوٹ: یہ علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

نیند لانے کا سانس کے ذَرِیعے علاج

3 چٹائی، بچھونے یا پلنگ پر چت لیٹ جائیے، دونوں ہاتھ سیدھے کرکے پہلوؤں کے برابر کر لیجئے، اب 6 سیکنڈ تک آہستہ آہستہ گہرا سانس لیجئے، تین سیکنڈ تک ہوا کو اندر روک لیجئے اور پھر 6 سیکنڈ میں آہستہ آہستہ منہ سے خارج کیجئے، اس کے بعد اُلٹی کروٹ لیٹ کر چند بار یہ عمل دُہرائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیند آجائے گی۔ (گھریلو علاج، ص 31)

آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مفتی حمزہ حسین جامی** (خطیب جامع مسجد غوثیہ رضویہ المدنیہ شاہاں والی، محلہ غوثیہ آباد، پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ انتہائی خوبصورت اور اصلاحِ احوال و اَعمال و عقائد کا گلدستہ ہے، دعوتِ اسلامی اس دور کی عظیم راہ نُما تحریک ہے، اللہ پاک اس عظیم الشّان تحریک دعوتِ اسلامی کو پورے عالَم میں پھیلائے اور ساری دنیا اس تحریک سے فیض پائے۔ میں قبلہ شیخِ طریقت، مولانا پیر محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس اُمّت میں سنّت کا فیض عام کیا۔ 2 **قاری اعجاز احمد سلطانی** (خطیب مرکزی جامع مسجد مدنی، ڈھوک نواں لوک، ضلع منڈی بہاؤالدین) مَا شَآءَ اللہ! **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کی کیا بات ہے کہ جو مضامین کئی کتب کے مطالعہ سے حاصل ہوتے ہیں وہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مطالعہ کرنے سے حاصل ہوجاتے ہیں۔ اللہ پاک مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے اور ہم سب کو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیض سے مالا مال فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات

3 ربیعُ الآخر 1441ھ کے **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کا مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، اس میں پیرانِ پیر، روشن ضمیر حُضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر سیر حاصل مواد پڑھنے کو ملا۔ اللہ پاک ہمیں سیرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین (محمد حق نواز عطاری، مجلس مدنی چینل عام کریں، کالاباغ پنجاب) 4 **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** پڑھ کر ایمان تازہ ہوجاتا ہے، دل کو سکون ملتا ہے اور اس سے ہمیں ہر مہینے کے اہم واقعات کا بھی پتا چلتا ہے، اس میں بچّوں کے مضامین مجھے بہت اچھے لگتے ہیں، امیرِ اہلِ سنّت کے **”مدنی مذاکرے کے سوال جواب“** بھی بہت پسند ہیں۔ (علی، فیصل آباد) 5 **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کسی نعمت سے کم نہیں ہے، اگر کوئی 20 سے زائد زبردست موضوعات کو ایک ہی جگہ پڑھنا چاہتا ہے تو وہ **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کا مطالعہ کرے۔ (عبدالرؤف روفی، منڈی بہاؤ الدین) 6 **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کے مطالعے سے خوفِ خدا، عشقِ مصطفےٰ اور محبتِ اہلِ بیت پیدا ہوتی ہے، اس میں مفتیانِ کرام دورِ جدید کے مسائل کے حل آسان انداز میں عنایت فرماتے ہیں، اسلامی بہنوں کی شرعی اور اخلاقی تربیت بھی بہت بہترین انداز میں ہوتی ہے۔ (اُمِّ عاطر، کراچی) 7 **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس میں بہت خوب صورت انداز میں دینی معلومات دی جاتی ہیں، ہر عمر کے افراد کے لئے یہ مُفید ہے اور اس کے ذریعے بآسانی شرعی راہنمائی بھی مل جاتی ہے۔ (اُمِّ سفیان، عمان) 8 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کا ہر شمارہ ہی دل چسپ اور معلوماتی ہوتا ہے، بالخصوص ”فریاد“ کا ٹاپک بہت اچھا ہوتا ہے، ہمیں نئے ماہنامہ کے آنے کا انتظار رہتا ہے، اللہ پاک مجلس **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** پر کروڑوں رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ ذوالفقار، ننکانہ)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

اخراجات میں کفایت شعاری

کفایت شعاری خوشحال زندگی گزارنے کا بہترین ذریعہ اور فضول خرچی بربادی کا پیش خیمہ ہے، اسلام دین و دنیا کے معاملات اور زندگی کے تمام شعبوں میں بہترین انداز کی طرف گامزن کرتا ہے، دینِ اسلام ہمیں اخراجات میں کفایت شعاری کا درس دیتا ہے تاکہ ہم اپنی زندگی کی اُلجھنوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں، گھر ہو یا ملکی معیشت اخراجات پر کنٹرول رکھنا بے حد ضروری ہے۔

دورِ حاضر میں کفایت شعاری کی ضرورت: دورِ حاضر میں معمولی سی نظر دوڑانے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آج ہم محض دِکھاوے کے شوق یا دوسروں سے آگے بڑھنے کی خاطر اپنے بجٹ کا زیادہ تر حصہ فیشن (Fashion) اور دیگر غیر ضروری چیزوں میں صرف کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں پر بوجھ بنتے اور لوگوں سے اُدھار مانگتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھیں! کفایت شعاری میں ہی خوشی اور سکون و عافیت ہے جبکہ اس کے برعکس اگر خرچ کو منظم انداز میں نہ چلایا جائے تو گھروں میں بے سکونی بے برکتی، شکوہ و شکایات، گھریلو جھگڑے اور ذہنی اُلجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔

اللہ کریم اپنے نیک بندوں کی صفات میں ایک صفت یہ بھی بیان فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

(پ19، الفرقان:67)

کفایت شعاری کے معنی: کفایت شعاری کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنے اخراجات اور خریداری کے معاملے میں اِعتدال، توازُن اور مِیانہ رَوی اختیار کرے نیز غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: خرچ میں مِیانہ رَوی آدھی زندگی ہے۔ (معجم الاوسط، 5/108، حدیث:6744)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرَّحمہ اس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: خوش حالی کا دارومدار دو چیزوں پر ہے، کمانا، خرچ کرنا مگر اِن دونوں میں "خرچ کرنا" بہت ہی کمال ہے، کمانا سب جانتے ہیں خرچ کرنا کوئی کوئی جانتا ہے، جسے خرچ کرنے کا سلیقہ آگیا وہ اِنْ شَآءَ اللہ ہمیشہ خوش رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/634)

مشہور کہاوت ہے "ضرورت" تو فقیر کی بھی پوری ہوجاتی ہے لیکن "خواہش" بادشاہ کی بھی پوری نہیں ہو پاتی۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہزادے کو نصیحت فرمائی: اپنے پاس موجود مال میں حُسنِ تدبیر (یعنی کفایت شعاری) سے کام لینا اور لوگوں سے بے نیاز ہوجانا۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص32)

کفایت شعاری اختیار کرنے کا طریقہ: ✤ ماہانہ و ہفتہ وار خرچ کا جائزہ لیں کہ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اور کتنا خرچ کرنا ہے ✤ ماہانہ سیلری کو منظم انداز میں استعمال کریں ✤ اس سوچ کو خود سے دور کریں کہ لوگ کیا کہیں گے؟ ✤ بے جا خواہشات کو ترک کرکے ضروریات کی طرف توجہ دیں ✤ طرزِ زندگی میں سادگی کو شامل کریں۔

اللہ پاک ہمیں کفایت شعاری اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ محمد ہارون
(معلمہ جامعۃ المدینہ للبنات برکاتِ رضا، کراچی)

نماز نہ پڑھنے کی پانچ سزائیں

اسلام کے پانچ ارکان ہیں ان میں سے ایک نماز بھی ہے۔ نماز ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت پر دن میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے جہاں نماز پڑھنے کے بے شمار دینی و دنیوی ثوابات ہیں وہیں نماز نہ پڑھنے کے دینی، دنیوی عذابات اور نقصانات بھی ہیں۔ عام طور پر دیکھا جائے تو ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو نماز نہیں پڑھتی اگر انہیں نماز پڑھنے کا کہا جائے تو کہتے ہیں اللہ غَفُوْرٌ رَّحِیْم ہے وہ معاف کر دے گا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے جہاں غَفُوْرٌ رَّحِیْم ہونا پروردگارِ عالم کی صفت ہے وہیں قَہَّار و جَبَّار ہونا بھی اس کی صفات میں سے ہے۔ اس نے نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے سزائیں مقرّر فرمائی ہیں ان میں سے پانچ سزاؤں کے بارے میں سنئے اور لرزیئے:

(1) **ہولناک کنواں:** جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں کنواں ہے جس کا نام "هَبْ هَبْ" ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔[1] (2) **جہنّم کی وادی:** کتاب الکبائر میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "وَیْل" ہے اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز کو سستی کی وجہ سے وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں توبہ کریں۔[2] (3) **اللہ کریم کا غضب:** اللہ کریم نے حضرت سیّدنا داؤد علیہ السّلام کو وحی فرمائی: اے داؤد بنی اسرائیل سے کہو کہ جس نے ایک بھی نماز چھوڑی وہ مجھ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ میں اس پر غضب فرماؤں گا۔[3]

(4) **بے نمازی پیپ اور خون پیئے گا:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے نشے کی حالت میں ایک مرتبہ نماز چھوڑی گویا دنیا اور جو کچھ اس میں موجود سب کچھ اس کے پاس تھا اس سے چھین لیا گیا اور جس نے چار مرتبہ نشے کی حالت میں نماز چھوڑی اللہ پاک پر حق ہے کہ اسے طِینَۃُ الخَبَال سے پلائے، عرض کی گئی "طینۃُ الخبال" کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑ۔[4] (5) **حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:** جو شخص نماز کی حفاظت کرے اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور، دلیل، اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے اس کے لئے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔[5]

خدارا ان سزاؤں پر غور کریں، اپنی آخرت کو سنواریں! دنیا کچھ دن کی چاندنی ہے ہمیشہ کی زندگی کی تیاری کریں اور نماز کی پابندی کریں ایک سچّے عاشقِ الٰہی و عاشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ نماز میرے رب نے فرض کی ہے میں نے اسے ہرگز نہیں چھوڑنا یہ میرے محبوب کا حکم ہے۔

اللہ کریم ہم سب کو نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ شاہنواز عطاریہ

(درجۂ رابعہ جامعۃُ المدینہ للبنات خوشبوئے عطار، واہ کینٹ)

(1) فیضان نماز، ص422، پ15، بنی اسرائیل:97 (2) کتاب الکبائر، ص19 (3) الزھر الفائح للامام الجزری، مترجم، ص52 ملخصاً (4) مسند احمد بن حنبل، 2/593، حدیث: 6671 (5) مسند امام احمد، 2/574، حدیث: 6587۔

3

نماز نہ پڑھنے کے 5 دنیوی نقصانات

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازِ پنجگانہ اللہ عزّوجل کی وہ نعمتِ عُظمیٰ ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔[1]

صد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی اکثریت نماز کی بالکل پروا نہیں کررہی۔ نماز نہ پڑھنے کے جہاں اُخروی عذابات ہیں تو وہیں دنیوی نقصانات بھی کچھ کم نہیں۔ آیئے ہم ان دنیوی نقصانات میں سے چند کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں:

بدبختی اور محرومی:

سلطانِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: دعا کرو! اے اللہ ہم میں بدبخت اور محروم شخص کو نہ رہنے دینا، پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو محروم و بدبخت کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسولَ اللہ وہ کون ہے؟ تو فرمایا: نماز ترک کرنے والا۔[2]

بے برکتی کا سبب:

مفتی سیّد عبد الفتّاح حُسینی قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جماعت ترک کرنے نیز بالکل نماز نہ پڑھنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔[3]

اہل و عیال اور مال کی بربادی:

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی (یعنی جو جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑے) گویا اس کے اہل و عیال وتر ہو گئے (یعنی چھین لئے گئے)۔[4]

مخلوق کی نفرت اور عمر کی بے برکتی:

ایک طویل حدیثِ پاک میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز نہ پڑھنے کی سزائیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو سُستی کی وجہ سے نماز چھوڑے گا اس کی عمر سے برکت ختم کر دی جائے اور دنیا میں اس سے مخلوق نفرت کرے گی۔[5]

کاموں کی بے اعتدالی:

پانچوں نمازیں اپنے مخصوص اور مقرّر کردہ اوقات میں ادا کی جاتی ہیں جس سے وقت کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ اگر بندہ نماز نہ پڑھے تو اس بندے سے وقت کی پابندی کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاملات میں بے ترتیبی اور کاموں میں بے اعتدالی پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ کریم ہمیں نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

احمر عارف عطّاری

(درجۂ رابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مشکل کُشا، منڈی بہاؤ الدین)

---

(1) فتاویٰ رضویہ، 5/ 43 (2) الزواجر، 1/ 296 (3) دولت بے زوال، ص20، فیضان نماز، ص443 ملخصاً (4) بخاری، 1/ 202، حدیث: 552، فیضان نماز، ص106 (5) کتاب الکبائر، ص24، فیضان نماز، ص426، 427 ملخصاً۔

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

محمد عمر فیاض عطّاری مدنی*

ساؤتھ افریقہ میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا

نیو مسلم کا اسلامی نام عبدُ القادر رکھا گیا

ساؤتھ افریقہ کے شہر ویلکم (Welkom) میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا۔ نیو مسلم کا اسلامی نام حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے "عبدُ القادر" رکھا گیا۔ نیو مسلم (New Muslim) عبدُ القادر نے نماز اور وضو کا طریقہ سیکھنے کی سعادت حاصل کی جبکہ مزید شرعی مسائل سیکھنے اور درسِ نظامی کرنے کی نیت بھی کی۔

22نومبر کو فیضانِ مدینہ کراچی میں پروفیشنلز اجتماع کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ کا "اپنی سوچ بدلئے" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان

تفصیلات کے مطابق 22نومبر 2020ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے براہِ راست مدنی چینل پر پروفیشنلز اجتماع کا اہتمام کیا گیا۔ اجتماعِ پاک میں کثیر تعداد میں پروفیشنلز حضرات نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے "اپنی سوچ بدلئے" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے حدیثِ پاک بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے جو متقی ہے اگرچہ دنیاوی لحاظ سے ادنیٰ درجے کا ہو۔ (اتحاف الخیرہ، 7/365، حدیث:7036) مزید کہا کہ جہاں جتنی دیر رہنا ہے اس کے حساب سے اتنی ہی تیاری کرنی چاہئے، مسلمانوں کو ہر اُس راستے سے بچنا چاہئے جس سے ایمان کمزور ہو جائے۔ نگرانِ شوریٰ نے پروفیشنلز حضرات کو یہ ذہن بھی دیا کہ ہمیں اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کو دین کے کاموں میں بھی استعمال کرنا چاہئے تاکہ دین کا بھرپور فائدہ ہو۔

اورنگی ٹاؤن میں "فیضانِ جیلان مسجد" کا افتتاح کردیا گیا

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی علی عطّاری کی خصوصی شرکت

دعوتِ اسلامی کا شعبہ خدّامُ المساجد والمدارس دنیا بھر میں دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقتاً فوقتاً مدارس اور مساجد کا قیام کرتا رہتا ہے۔ اسی کام کو آگے بڑھاتے ہوئے 25نومبر 2020ء کو کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن میں مسجد "فیضانِ جیلان" کا افتتاح کیا گیا۔ مسجد کا افتتاح مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی محمد علی عطّاری نے کیا۔ اس موقع پر مدنی حلقے کا سلسلہ بھی ہوا جس میں علاقے کے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ نے شُرکا کو مسجد آباد کرنے اور نمازوں کی پابندی کرنے کی ترغیب دلائی۔

دھوراجی کراچی میں جامعۃُ المدینہ دارُ الحبیبیہ قائم کردیا گیا

جدید سہولیات سے مزین اس جامعہ میں بالخصوص کالج و یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس اور کاروباری حضرات دینی تعلیم حاصل کرسکیں گے

کراچی کے علاقے دھوراجی میں واقع حبیبیہ مسجد کے برابر میں جامعۃُ المدینہ دارُ الحبیبیہ قائم کردیا گیا ہے۔ جدید سہولیات سے مزیّن اس جامعۃُ المدینہ میں بالخصوص کالج و یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس، کاروباری حضرات اور دیگر اسلامی بھائی مختصر دورانیہ میں علمِ دین کی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں تاکہ ان کی دینی تعلیم اور کاروبار دونوں جاری

*ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

رہیں اور یہ لوگ علمِ دین حاصل کرکے معاشرے کی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ اس جامعۃ المدینہ میں صبح 7:30 سے 10:30 تک 3 گھنٹے درس و تدریس کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جامعۃ المدینہ کے ناظم سید ثاقب عطّاری مدنی کا کہنا ہے کہ جامعۃ المدینہ کی کلاسز کو جدید تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے تاکہ اسٹوڈنٹس پُرسکون ماحول میں علمِ دین حاصل کرسکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عنقریب ہم ملٹی میڈیا سسٹم پر بھی آرہے ہیں اور پروجیکٹر پر جدید انداز میں دینی تعلیم دی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

گورنر ہاؤس سندھ میں محفلِ نعت کا انعقاد

رکنِ شوریٰ مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا

19 نومبر 2020ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام گورنر ہاؤس سندھ میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں گورنر سندھ عمران اسماعیل، علمائے کرام اور نعت خواں حضرات سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے معجزات اور قراٰنِ پاک کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کے متعلق بریفنگ دی۔

گلستانِ جوہر کراچی میں جامع مسجد فیضانِ عشقِ رسول کا افتتاح

پہلی نماز رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے پڑھائی

امیرِ اہلِ سنّت کی ترغیب پر کراچی کے علاقے گلستانِ جوہر میں مسجد "فیضانِ عشقِ رسول" کا افتتاح کیا گیا۔ مسجد کا افتتاح مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی محمد امین عطّاری نے نماز پڑھا کر کیا۔ تقریب میں علاقے کے عاشقانِ رسول بھی شریک تھے۔ رکنِ شوریٰ نے شرکا کو مسجد آباد کرنے اور نمازوں کی پابندی کرنے کی ترغیب دلائی۔

جامع مسجد ملک ریاض بحریہ ٹاؤن راولپنڈی میں محفلِ نعت کا انعقاد

رکنِ شوریٰ حاجی عبدُ الحبیب عطّاری کا خصوصی بیان

6 نومبر 2020ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کی جامع مسجد ملک ریاض میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف علمائے کرام، شخصیات اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے "سیرتِ مصطفےٰ" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو سنّتِ رسول اپناتے ہوئے زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطّاری بھی موجود تھے۔

دعوتِ اسلامی کے شب و روز

دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں ہونے والے مدنی کاموں سے ہر دم اپ ڈیٹ رہنے کے لئے وزٹ کیجئے یا یہ QR Code اسکین کیجئے۔

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا عنوان

برائے اپریل 2021

1. روزے کی قبولیت کے ذرائع
2. مطالعہ کرنے کا درست طریقہ
3. قراٰنِ پاک پڑھانے کے فضائل

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2021

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا عنوان

برائے مئی 2021

1. خاتونِ جنّت کی سیرت سے ملنے والا درس
2. کتابوں کا ادب
3. تلاوت میں رونے والوں کے واقعات

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 25 فروری 2021

مزید تفصیلات کیلئے اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے: +923087038571

ماہنامہ
بچوں کا فیضانِ مدینہ

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

دُعا

محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دُعا کرنا عبادت ہے۔

(ترمذی،5/166،حدیث:3257)

پیارے بچّو! دُعا کرنے کے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: دعا کرنا سنّت ہے، دعا کرنے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، دعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، دعا کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے، دعا کرنے سے مصیبتیں، پریشانیاں دور اور مشکلیں حل ہوتی ہیں، دعا کرنے سے شِفا ملتی ہے، دعا عبادت کا مغز ہے، دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔

اچھے بچّو! مصیبت، پریشانی، مشکل سے نجات یا امتحانات میں کامیابی کی خواہش ہو تو اپنے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں اِنْ شَآءَ اللہ سب مسائل حل ہو جائیں گے۔

بعض بچّوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب امتحانات ہو رہے ہوتے ہیں تو نماز اور دعا کی کثرت کرتے ہیں لیکن جیسے ہی امتحانات ختم ہوتے ہیں تو نماز اور دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا اچھی بات نہیں بلکہ ہمیں پابندی سے نماز پڑھنی چاہئے اور اللہ پاک کی بارگاہ سے خیر وعافیت کی دعا بھی مانگنی چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں دعا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری نیک تمنائیں پوری فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے امیرِ اہلِ سنّت

انگوٹھا چوسنا

اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

> بعض بچّوں کو انگوٹھا چوسنے کی عادت ہوتی ہے، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کیوں کہ اس طرح انگوٹھے اور ناخُن کا میل کچیل پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ (رسالہ جھوٹا چور، ص30 بتغیر قلیل)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ صحت مند اور تندرست رہنے کے لئے ہمیں انگوٹھا نہیں چوسنا چاہئے اور انگوٹھا چوسنے والے بچّوں کو لوگ پسند بھی نہیں کرتے۔

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

اونٹ کی سواری

ارشد اسلم عطاری مدنی*

بھائی جان! بھائی جان!!! صُہَیب بھاگتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور سیدھا خُبَیب کے پاس گیا، اس کی سانسیں پھول رہی تھیں۔ کیا بات ہے صہیب! تم بھاگتے ہوئے کیوں آئے ہو؟ خُبیب نے پوچھا۔ صہیب کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی، اس نے ہانپتے ہوئے کہا: باہر اونٹ والا آیا ہے، بچّے اس کی سُواری کر رہے ہیں، میرا بھی دل کر رہا ہے۔ خبیب نے کہا: اچھا ٹھیک ہے! ہم دادا جان کے پاس چلتے ہیں وہ ہمیں لے جائیں گے۔

دونوں بھائی دادا جان کے ساتھ خوشی خوشی اونٹ والے کے پاس جا پہنچے۔ انہوں نے اونٹ والے سے کہا: بھائی ذرا احتیاط سے بچّوں کو سُواری کروادو۔ اونٹ والے نے ان دونوں کو اونٹ پر بٹھا دیا۔ وہ مزے مزے سے سواری کر رہے تھے۔ بچّوں کی خوشی دیکھ کر دادا جان بھی خوش ہو رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اونٹ سے اترنے کے بعد دونوں نے اونٹ والے کے ساتھ ساتھ دادا جان کا بھی شکریہ ادا کیا، دادا جان نے اونٹ والے کو پیسے دیے اور سب گھر کی جانب روانہ ہوگئے۔

گھر پہنچنے کے بعد صہیب نے کہا: دادا جان: ہمیں اونٹ کے بارے میں کچھ بتائیے۔ حبیبہ بھی ان کے درمیان آکر بیٹھ گئی، دادا جان نے کہا: اونٹ کا ذِکر تو قراٰنِ پاک میں بھی ہے، یہ اللہ پاک کی قدرت کی عجیب نشانیوں میں سے ایک ہے۔

خُبَیب بولا: اس میں کیا کیا عجائب ہیں؟ دادا جان نے کہا: **پیارے بچّو!** اس میں بہت سے عجائبات ہیں: (1) عام طور پر کھیتی باڑی، سامان وغیرہ اٹھانے، سُواری کرنے اور دودھ یا گوشت کے لئے مختلف جانور پالے جاتے ہیں اور اکیلے اونٹ میں یہ ساری باتیں موجود ہیں (2) اسے ریگستان کا جہاز کہتے ہیں کیونکہ دوسرے جانور ریگستان میں مشکل سے چل پاتے ہیں جبکہ یہ تو دوڑتا ہے (3) دوسرے جانوروں کی نسبت کئی دن کی خوراک اپنے اندر جمع کرلیتا ہے اور کھائے پیے بغیر بہت دنوں تک زندہ رہتا اور سفر کرتا رہتا ہے (4) یہ آسانی سے واقف بن جاتا ہے حتّٰی کہ ایک بچّہ اس کو جہاں چاہے لے جاسکتا ہے۔

پھر دادا جان نے تھوڑا سا سوچ کر کہا: بچّو! میں آپ کو اونٹ سے متعلق پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک معجزہ سناتا ہوں:

*شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک باغ میں تشریف لے گئے، وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو وہ آواز نکالنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اس نے رونا بند کر دیا۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں سے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک نوجوان نے آکر عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ پاک سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

(ابوداؤد، 3/33، حدیث: 2549)

دادا جان نے مزید بتایا: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی جانوروں اور پرندوں کی مصیبتیں اور پریشانیاں دُور کی ہیں۔ حبیبہ بولی: دادا جان! کیا ہمارے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر جاندار کی بولی سمجھتے تھے؟ جی ہاں بیٹی! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاندار تو کیا بے جان چیزوں کی بات بھی سمجھ لیا کرتے تھے۔ خُبَیب نے فوراً کہا: دادا جان! اس پر کوئی واقعہ سنائیے، دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ اس موضوع پر ایک واقعہ سناؤں گا، اب نمازِ مغرب کا وقت ہونے والا ہے چلو نماز کی تیاری کرتے ہیں۔

ایک دن سفری دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا کہ خبری بھاگتے بھاگتے اس کے پاس پہنچا اور خبر سناتے ہوئے کہنے لگا:

سردار! سردار! غضب ہو گیا، ابھی ابھی علاقے میں ایک اجنبی جنگلی جانور آیا ہے اور اپنا نام سفید خرگوش بتاتا ہے۔

اس میں غضب کی کیا بات ہے؟ سفری نے چڑ کر کہا۔

سردار! وہ آپ سے بڑا نظر آتا ہے، اس کے بڑے بڑے کان ہیں، چھوٹے ہاتھ اور لمبے پاؤں ہیں ایک ایک کر کے خبری نے سفید خرگوش کی ساری تفصیل بتادی۔

ارے خبری! میں سفری ہوں سفری، بہت خرگوش دیکھے ہیں میں نے، تم پریشان نہ ہو میں اس خرگوش کو بھی دیکھ لوں

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

گا، سفری سردار نے خبری کو تسلی دیتے ہوئے روانہ کیا اور خود پھر سے کھانے میں مصروف ہو گیا۔

شام کے وقت علاقے کے مینڈک سفری سردار کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم سب میں آپ بڑے تھے تو سرداری آپ کو دی گئی اور ہم آپ کے خادم بن گئے تھے، آج یہاں سفید خرگوش آیا ہے جو آپ سے بھی بڑا ہے اور زیادہ خوبصورت بھی ہے، اس لئے علاقے کی رسم کے مطابق اب حاکم یہ بنے گا اور آپ سمیت ہم سب اس کے محکوم۔

یہ بات سُن کر سفری سردار غصّے میں آگیا اور چلّا کر کہنے لگا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا! تم سب کو نظر نہیں آتا، میں کتنا موٹا تازہ ہو گیا ہوں اور بڑا بھی، خبری بتاؤ اپنے علاقے والوں کو۔

خبری نے بیچ کی راہ نکالتے ہوئے کہا:

بھائیو! سفری سردار بڑے ہیں یا سفید خرگوش، اس کا درست فیصلہ تبھی ہو گا جب یہ دونوں ساتھ کھڑے ہوں گے، اس لئے میرے خیال میں دونوں کو ساتھ کھڑا کر کے دیکھ لینا چاہئے۔

ہاں خبری صحیح کہتا ہے، ایسا کرنا چاہئے، ابھی قصہ ختم ہو جائے گا، علاقے کے مینڈکوں نے رضامندی کا اظہار کیا۔

کہاں خرگوش اور کہاں مینڈک، ہار تو یقیناً سفری سردار ہی کی ہونی تھی، لیکن مفت کے مزے کون اتنی آسانی سے چھوڑتا ہے کسے پسند ہے کہ ساری آسائشوں کو دوسرے کے حوالے کر دے، اس لئے سفری نے خود کو بڑا دکھانے کے لئے کوشش کرنا شروع کر دی اور اپنے سانس کو پُھلانا شروع کیا جبکہ سفید خرگوش نارمل کھڑا تھا اور سارے مینڈک یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

ہاں! بتاؤ کون بڑا ہے، میں یا خرگوش؟ سفری سردار نے پوچھا؟

خرگوش! خبری سمیت سب نے کہا۔

سفری نے اور زیادہ سانس پھلایا تو اس کا پیٹ تو کچھ بڑا ہوا مگر تکلیف بھی بہت ہو رہی تھی، پھر اس نے پوچھا:

اب بتاؤ! کون بڑا ہے؟

خرگوش! سب نے وہی جواب دیا۔

جب اس نے اور زیادہ پھلایا تو برداشت سے باہر ہو گیا اور زیادہ ہوا ابھر جانے کی وجہ سے سفری سردار کا پیٹ پھٹ گیا اور سرداری نہ چھوڑنے والا سفری دنیا چھوڑ گیا۔

پیارے بچّو! سفری مینڈک کی سرداری کی طرح دنیا کی ہر چیز عارضی ہے، ایک دن سب نے ختم ہونا ہے اور اس دنیا سے جانا ہے، باقی رہنے والا پیارا اللہ ہے، جو اکیلا اس دنیا کا پیدا کرنے والا ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

لیکن بچّو! ہم انسانوں کی کہانی اس دنیا کے بعد ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد ایک اور زندگی شروع ہوتی ہے، ہمیشہ کی زندگی جسے آخرت کہتے ہیں۔ اُس زندگی میں اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار لوگ خوبصورت جنّت اور حسین باغات میں رہیں گے جبکہ نافرمان لوگ بدبودار گرم آگ میں رہیں گے۔

تو بچّو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس عارضی اور ختم ہونے والی دنیا میں پیارے اللہ اور پیارے رسول کے فرمانبردار بندے بنیں، جن باتوں کا انہوں نے حکم دیا ان پر عمل کریں، جن سے روکا ہے ان سے دور رہیں۔

جواب دیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1442ھ“ کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”حسین سلیم (فیصل آباد)، بنتِ جاوید اختر (شیخوپورہ)، بنتِ خالد محمود (راولپنڈی)“ انہیں مَدَنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** ① تجارت ② جبلِ ابو قبیس۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** (1) بنتِ محمد انصار (کراچی) (2) بنتِ خلیلُ الرّحمٰن (گجرات) (3) محمد تیمور (کراچی) (4) محمد فصیح عطّاری (حیدرآباد) (5) بنتِ محمد خاور (کراچی) (6) بنتِ عبدُاللّطیف (رحیم یار خان) (7) فاروق احمد عطّاری (بھکر) (8) انجینئر عمر دراز (سرگودھا) (9) بنتِ علاؤ الدّین (مظفر گڑھ) (10) بنتِ مشتاق حسین (جھنگ) (11) محمد سلمان خلیل (اسلام آباد) (12) بنتِ عابد حسین (لاہور)۔

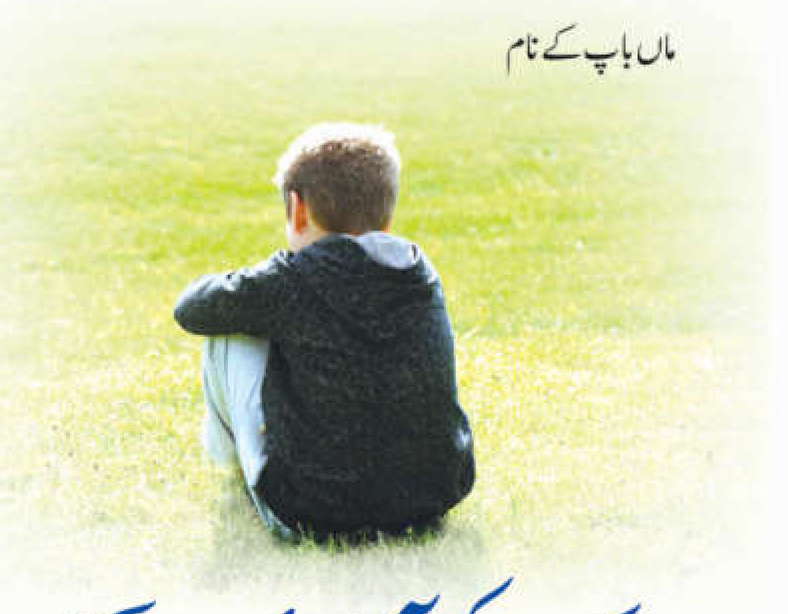

بچوں کو آزادی دیجئے

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

محترم والدین! آپ نے کبھی نہ کبھی یہ جملہ ضرور سنا ہو گا ”روک ٹوک کی زیادتی بچوں کو باغی بنا دیتی ہے“ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس عمر میں بچوں کا ذہن آزادی چاہتا ہے اس عمر میں اگر بچوں کی آزادی چھین لی جائے تو ان کی شخصیت پر منفی اثرات مُرتّب ہوتے ہیں اور جب بچے اِن منفی اثرات کے سائے میں پروان چڑھتے ہیں تو نتیجۃً وہ احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کی خود اعتمادی کو نقصان پہنچتا ہے، مشکل حالات سے نمٹنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ زندگی کے ہر مرحلے پر انہیں غلطی کا خوف لاحق رہتا ہے اور یہ تمام چیزیں بچوں کا مستقبل تاریک کر دیتی ہیں۔

یاد رکھئے! درست تربیت ہی بچے کے روشن مستقبل کی ضمانت ہوتی ہے۔ لہٰذا جس وقت بچے تربیتی مراحل میں ہوں انہیں کچھ چیزوں کی آزادی ضرور دیجئے:

(1) **تجربات کی آزادی:** اگر آپ کے بچے کوئی نیا اور اچھا کام کرتے ہیں تو انہیں روک کر ان کی صلاحیت کو زنگ آلود مت کیجئے، بلکہ اپنے مُفید مشوروں اور تجربات کی روشنی میں ان کی مدد کیجئے (2) **خوف سے آزادی:** یاد رکھئے! بے جا خوف بچوں میں بُزدلی اور کم ہمتی پیدا کرتا ہے۔ اگر آپ بچوں پر زور زبردستی کریں گے تو ان میں خوف پیدا ہو گا، وہ آپ سے بات یا مشورہ کرتے ہوئے گھبرائیں گے یا پھر وہ ضدی ہو جائیں گے، کیونکہ ضرورت سے زیادہ ڈانٹ یا مار پیٹ بچے کے ذہن میں خوف پیدا کر دیتی ہے۔ اپنے رویّے میں نرمی پیدا کیجئے، بچوں کو اپنی خامی تلاش کرنے کا موقع دیجئے، امتحانات اور دیگر اہم کاموں میں ناکامی کی صورت میں انہیں ڈانٹنے یا مارنے کی نہیں بلکہ ان کی ہمت بڑھانے اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے (3) **گفتگو کی آزادی:** عدم توجہی کی وجہ سے بچے اور آپ کے درمیان کمیونیکیشن گیپ آجاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ آپ سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔ آپ بچے کو ایسا ماحول فراہم کریں کہ بچہ آپ کو اپنا خیر خواہ سمجھتے ہوئے ہر موضوع پر کھل کر بات کر سکے (4) **مشورے کی آزادی:** اگر آپ بچے میں قوتِ فیصلہ مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو بچے کو مشورہ دینے کی بھی آزادی دیں تاکہ اس کے اندر رائے قائم کرنے کی صلاحیت پیدا ہو (5) **کھیل کی آزادی:** اکثر والدین بچّے کو چوٹ لگنے کے ڈر سے کھیلنے سے روکتے ہیں جبکہ چوٹ ہی بچّے کو احتیاط کرنا سکھاتی ہے۔ بچوں کو ایسا ماحول فراہم کیا جائے کہ انہیں بڑی اور گہری چوٹ نہ لگے، ہلکی پھلکی خَراش یا ٹھوکر لگ کر گر جانا ان کی جسمانی مضبوطی اور شخصی تعمیر کا ذریعہ ہے (6) **سچ بولنے کی آزادی:** اگر بچے کو سچ بولنے پر ڈانٹ پڑے تو پھر وہ سچ سے خوف کھائے گا اور جھوٹ کی طرف راغب ہو گا۔ اسے سچ کہنے کی آزادی دیں۔ کسی غلطی پر ڈانٹنے یا مارنے کے بجائے اچھے انداز میں سمجھا کر تربیت کریں تاکہ اس کے اندر غلطی سمجھنے اور سچ بولنے کا حوصلہ پیدا ہو۔

محترم والدین! مندرجہ بالا نکات کو سامنے رکھتے ہوئے بچّے کی تربیت میں آزادی کا حصہ بھی شامل کیجئے تاکہ بچّے کی شخصی تعمیر ہو، اس کا مستقبل تاریک کے بجائے تابناک ہو اور وہ معاشرے میں کامیاب فرد کی حیثیت سے زندگی گزار سکے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ننھے میاں کی کہانی

محبت کا انوکھا انداز

فضیل عطاری مدنی*

چلیں سب بچّے بیگ سے اسلامیات کی بکس نکالیں۔

سِدرہ آپی کی بات سنتے ہی سب بچے جلدی جلدی کتابیں کھولنے لگے لیکن ننھے میاں کو تو سونے سے کہاں فرصت تھی۔

ننھے میاں! اٹھ جاؤ؟ آپی نے دیکھ لیا تو آج پھر ڈانٹ پڑے گی، قریب بیٹھے ہوئے اُسامہ کی بات سنتے ہی ننھے میاں ایسے ہلے جیسے کسی نے کرنٹ لگا دیا ہو۔

یہ ننھے میاں کہاں ہیں؟ جی آپی میں یہاں اُسامہ بھائی کے ساتھ، آپی کی آواز سنتے ہی ننھے میاں نے فوراً جواب دیا، واہ بھئی ننھے میاں! آج ٹیوشن میں آپ جاگ رہے ہیں۔

آپی کی بات سنتے ہی ننھے میاں مسکراتے ہوئے اُسامہ کو دیکھنے لگے۔

اچھا بچّو! بکس پڑھنے سے پہلے آج میں آپ کو بہت ہی دلچسپ سچی اسٹوری سناؤں گی آپ سب ریڈی ہیں؟

جی آپی.......

ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جمعہ کی نماز کے بعد مسجد کے ایک پلر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، آپ کے ساتھ آپ کے بہت ہی پیارے صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے۔

کچھ دیر کے بعد جب اذان کا وقت ہوا تو مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا شروع کر دی اور بچّو جب حضرت بلال نے کہا: ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ تو پتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

مجھے پتا ہے، مجھے پتا ہے! ننھے میاں جھٹ سے بول پڑے اور سب بچّے حیرت سے ننھے میاں کو دیکھنے لگے۔

ارے واہ بھئی ننھے میاں! پھر ہمیں بھی تو بتائیں آپ کو کیا پتا ہے؟ آپی نے مسکراتے ہوئے ننھے میاں سے پوچھا۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ ننھے میاں کا جواب سنتے ہی آپی مسکرانے لگیں اور کہا: ننھے میاں! نماز تو اذان مکمل ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے لیکن میں نے پوچھا تھا کہ ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ سُن کر آپ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

یہ تو پتا نہیں! ننھے میاں کی بات سنتے ہی سب بچے ہنسنے لگے۔

ارے کسی کی بات پر ہنسنا نہیں چاہئے اور ننھے میاں نے تو بات بھی بہت اچھی کی ہے، آپی کی بات سنتے ہی سب بچّے چپ ہو گئے۔

اچھا آپی آپ ہی بتا دیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا تھا؟ پاس بیٹھی زَہرا نے بے چینی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

بچّو! جب انہوں نے ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ سنا تو اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا: ”قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ الله!“

* کڈز مدنی چینل، کراچی

آپی اس کا کیا مطلب ہے؟ اُسامہ نے حیرت سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

آپی: اس کا معنیٰ ہے: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

آپی کی بات سنتے ہی ننھے میاں کی زبان سے سُبْحٰنَ اللہ نکلا اور بولے:

لیکن آپی! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟

ننھے میاں اس لئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت محبت تھی تو جب آپ کا نام سنا تو محبت میں انگوٹھے آنکھوں سے لگالئے اور پتا ہے پھر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے کیا فرمایا؟

آپی کی بات سنتے ہی سب بچے ننھے میاں کو دیکھنے لگے!

نہیں نہیں مجھے بھی نہیں پتا، ننھے میاں نے اِدھر اُدھر گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

آپی نے کہا: چلو میں بتاتی ہوں، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے ابو بکر! جو شخص ایسا کرے جیسا تم نے کیا تو اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے گا۔" (ماخوذ از فیضانِ صدیقِ اکبر، ص186)

سُبْحٰنَ اللہ......

آپی! پھر تو ہمیں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام سُن کر انگوٹھے چومنا چاہئے نا؟ ننھے میاں نے آپی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

آپی: ہاں ہاں کیوں نہیں ہمیں بھی اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت ہے چلیں! آئیں ہم بھی دُرود شریف پڑھتے ہیں اور یہ عمل بھی کرتے ہیں:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام سنتے ہی آپی اور سب بچّوں نے اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگالئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! مَردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہونے والے صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ غریبوں اور محتاجوں کی بہت زیادہ مدد کیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کئی غلام اور کنیزوں کو خرید کر آزاد کیا جنہیں اسلام لانے کی وجہ سے بہت زیادہ تکالیف دی جاتی تھیں۔ ان میں سے 1 غلام اور 3 کنیزوں کے نام خانوں کے اندر چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف مِلا کر وہ چار نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "عامر" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ن	ر	س	پ	و	ب	م	ع	ز
ق	ز	ن	ی	ر	ہ	ب	گ	ش
ع	ب	ذ	ژ	ث	ف	ج	ر	چ
ا	ی	ٹ	ا	م	ع	ب	ی	س
م	ر	ڈ	خ	ظ	م	ل	ک	ط
ر	ن	ہ	د	ی	ہ	ا	ل	ب
ۃ	ی	ب	ل	چ	ا	ل	م	ن

تلاش کئے جانے والے چار نام: 1 بلال 2 زِنّیرہ 3 اُمِّ عُبَیس 4 نَہدِیّہ۔

مدرسۃُ المدینہ تونسہ شریف

(ڈیرہ غازی خان، پنجاب پاکستان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی 80 شعبہ جات کے ذریعے دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ ان میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ ہے جہاں قراٰنِ پاک حفظ اور ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے، اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہزاروں طلبہ و طالبات حفظ و ناظرہ کی سعادت پا چکے ہیں۔ اس شعبے کی ایک برانچ "مدرسۃُ المدینہ تونسہ شریف" ہے۔

"مدرسۃُ المدینہ تونسہ شریف" کا سنگِ بنیاد علّامہ نور بخش نظامی صاحب نے رکھا، اس کی تعمیر کا آغاز 2012ء میں ہوا اور اللہ پاک کی رحمت سے اسی سال کلاسز کا آغاز بھی ہو گیا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ اور ناظرہ کی ایک ایک کلاس ہے اور اب تک (یعنی 2021ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 30 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ جبکہ 100 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کر چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ تونسہ شریف" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجہ دی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، "مدرسۃُ المدینہ تونسہ شریف" میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں جن میں سے 12 سالہ احمد رضا عطّاری بن محمد شفیع کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے نیچے لکھے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قراٰنِ کریم ناظرہ و حفظ 9 ماہ میں مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی، 25 احادیث اور 26 دعائیں یاد کر چکے ہیں، علمِ دین کے حصول کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ کی 50 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مدنی چینل کے ذریعے مَدَنی مذاکروں میں شرکت اور گھر درس دینے کے بھی پابند ہیں۔

نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِكُمْ فِي الصَّلَاةِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم:7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والدیا مرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر 10 مارچ 2021ء تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

فروری 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

① چلو نماز کی تیاری کرتے ہیں۔ ② نافرمان لوگ بدبودار گرم آگ میں رہیں گے۔ ③ دعا کرنے سے شفا ملتی ہے۔ ④ ناخن کا میل کچیل پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ ⑤ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (فروری 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟ سوال 2: حدیث میں کس چیز کو آدھی زندگی کہا گیا ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

فروری 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
15						
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
24						
25						
23						
26						
27						
28						

نام-------------------ولدیت--------------------

عمر-----------والد یا سرپرست کا فون نمبر------------------

گھر کا مکمل پتا--

بذریعہ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2021ء کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2021ء)

نام مع ولدیت:-------------------- عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس ایپ نمبر:-------------------------- (1) مضمون کا نام:-------------------------- صفحہ نمبر:-------

(2) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------- (3) مضمون کا نام:-------------------------- صفحہ نمبر:-------

(4) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------- (5) مضمون کا نام:-------------------------- صفحہ نمبر:-------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اپریل 2021ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (فروری 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2021ء)

جواب 1:...جواب 2:...

نام..................... ولدیت..................... موبائل / واٹس ایپ نمبر.....................

مکمل پتا..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اپریل 2021ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

ماہنامہ
اسلامی بہنوں کا
فیضانِ مدینہ

حُسنِ اَخلاق

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟ ایک شخص نے نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعلّق سوال کیا، تو آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی: ﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ۝ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنھ پھیر لو۔[(1)]

حقیقت تو یہ ہے کہ اخلاقِ مصطفوی کا نام ہی حسنِ اخلاق ہے۔ جب مکۂ مکرمہ فتح ہوا تو قریش کے تمام سردار عجز و ندامت سے کھڑے تھے۔ جو اسلام کو مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو جھٹلاتے، برائیاں کرتے، گالیاں دیتے، شانِ اقدس میں گستاخیاں کرتے، آپ پر پتھر پھینکتے، آپ کی راہ میں کانٹے بچھاتے، غریب اور بے کس مسلمانوں کو ستاتے، ان کو گرم ریت پر لٹاتے، لوہے کو آگ میں گرم کرکے اس سے ان مسلمانوں کے جسموں کو داغتے۔ آج یہ مُہاجرین واَنصار کے لشکر کی حِراست میں تھے کہ جن کی تلواریں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ایک اشارے کی منتظر تھیں، مگر قربان جایئے محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم پر کہ اپنے بلند اخلاق کا کیسا دائمی اور عالمگیر نمونہ دنیا والوں کے لئے قائم کردیا!

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: ”آج تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔“[(2)] سیرتِ حلبیہ میں لکھا ہے کہ کریم آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی زبانِ اقدس سے یہ سُن کر بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔[(3)]

حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے عُقبہ! کیا میں تمہیں دنیا و آخرت والوں کے بہترین اخلاق نہ بتاؤں؟ جو تم سے تعلق توڑے اس سے جوڑو، جو تمہیں مَحْرُوم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔[(4)]

اچھے اخلاق کیسے اپنائے جائیں؟ اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث و رِوایات، واقعات اور اقوالِ بزرگانِ دین کو بار بار پڑھئے اور سنئے، اپنے اندر صبر و تَحَمُّل، حلم و بُردباری، محبت و نرمی، عفو و دَرگزر، شرم و حیا، بڑوں کا اَدب و احترام، چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، تمام مسلمانوں کے لئے ایثار و ہمدردی اور خیر خواہی جیسی عُمدہ صفات پیدا کریں اور کسی پیرِ کامل کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اَخلاق سنور جائیں گے۔

پیاری اسلامی بہنو! یہ بات ضرور یاد رکھئے کہ اچھے اخلاق کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اپنے مَحارِم اور دیگر عورتوں سے متعلق ہے، رہا ضرورت، مجبوری اور حاجت کے وقت اجنبی مرد سے بات کرنے کا معاملہ تو اس کے متعلق صراطُ الجنان میں لکھا ہے: اپنی عفت اور پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق یہی ہے کہ جب انہیں کسی ضرورت، مجبوری اور حاجت کی وجہ سے کسی غیر مَرد کے ساتھ بات کرنی پڑ جائے تو ان کے لہجے میں نزاکت نہ ہو اور آواز میں بھی نرمی اور لچک نہ ہو بلکہ ان کے لہجے میں اَجْنَبِیّت ہو اور آواز میں بیگانگی ظاہر ہو، تاکہ سامنے والا کوئی بُرا لالچ نہ کرسکے۔[(5)]

---

(1) پ9، الاعراف:199، احیاء العلوم،3/61 (2) زرقانی علی المواھب،3/449 (3) سیرتِ حلبیہ،3/141 (4) شعب الایمان،6/222، حدیث:7959 (5) صراط الجنان،8/17۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

تذکرۂ صالحات

حضرت سیّدتُنا زینب بنتِ ابوسَلَمہ رضی اللہ عنہا

محمد بلال سعید عطاری مدنی*

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیرِ تربیت رہنے والی اور آپ کے خصوصی فیض سے وافر حصہ پانے والی ایک خوش نصیب خاتون ”حضرتِ سیّدتُنا زینب بنتِ ابو سَلَمہ رضی اللہ عنہا“ ہیں، آپ رضی اللہ عنہا کو حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سوتیلی بیٹی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ 4 سنِ ہجری میں حضرت سیّدُنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ سے نکاح کرلیا۔ حضرت سیّدتُنا زینب رضی اللہ عنہا اپنی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سرپرستی میں آئیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پرورش میں رہیں، آپ رضی اللہ عنہا حبشہ میں پیدا ہوئیں، پھر آپ نے اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ مدینۂ مُنوّرہ زادھَا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً ہجرت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلۂ بنی مخزوم سے تھا۔[1]

آپ رضی اللہ عنہا کا نام ”زینب“ کیسے ہوا؟ حضرت سیّدتُنا زینب بنتِ ابو سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا نام ”بَرَّہ“ رکھا گیا (بَرَّہ کے معنی ہیں نہایت نیک صالحہ) تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی پارسائی بیان نہ کرو اللہ پاک خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون زیادہ نیکوکار ہے، زینب نام رکھو۔[2]

سرکارِ دوعالَم کی اِن پر شفقت: حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیّدہ زینب بنتِ ابو سلمہ رضی اللہ عنہا پر بہت شفقت فرماتے، ایک مرتبہ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے مُنہ پر پانی چھڑکا، اس پانی کی برکت سے بڑھاپے تک آپ کے چہرے پر جوانی کی رونق باقی رہی۔[3]

اِزدواجی زندگی: حضرت سیّدتُنا زینب بنتِ ابو سلمہ رضی اللہ عنہا کی مبارک شادی حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن زَمْعَہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں 6 لڑکے اور 3 لڑکیاں پیدا ہوئیں۔[4]

آپ کا بے مثال صبر: جب یومُ الحَرَّہ کے موقع پر اہلِ مدینہ شہید کئے جارہے تھے تو شہیدوں میں سیّدہ زینب بنتِ ابو سلمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹے بھی شامل تھے، جب ان کی لاشیں آپ رضی اللہ عنہا کے سامنے لائی گئیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے خوب صبر و تحمل سے کام لیا، ”اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ“ پڑھا اور بالکل بھی واویلا نہ کیا۔[5] اس واقعے سے بالخصوص خواتین کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے! کسی رشتہ دار کے انتقال پر منہ پر طمانچہ مارنا اور بے صبری والے کام کرنا نوحہ ہے اور نوحہ کرنے والے سخت گنہگار ہیں، ہاں اگر ایسے موقع پر آنکھوں سے آنسو بہیں یا معمولی آواز منہ سے نکلے اور کچھ صبر وغیرہ کے الفاظ بھی مُنہ سے نکل جائیں تو کوئی حرج نہیں۔[6]

علمی وَجاہت: آپ رضی اللہ عنہا کی فقہی مہارت اور فضل و کمال بے مثال تھا، شرعی مسائل میں خواتین آپ سے رُجوع کرتیں، آپ رضی اللہ عنہا نے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چند احادیثِ کریمہ بھی روایت کیں۔[7]

وصالِ پُرملال: آپ رضی اللہ عنہا کی وفات واقعۂ حَرَّہ کے بعد ہوئی۔[8] آپ کو جنّتُ البقیع شریف میں دفن کیا گیا۔[9]

(1) اسد الغابہ، 7/145 (2) مسلم، ص911، حدیث: 5609 ملتقطاً (3) الاستیعاب، 4/411 (4) طبقات ابن سعد، 8/337 (5) الاستیعاب، 4/411 (6) اسلامی زندگی، ص117 (7) الاصابہ، 8/160 ملخصاً (8) اکمال فی اسماء الرجال، ص596 (9) طبقات ابن سعد، 8/337۔

* شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت المدینۃ العلمیہ کراچی

پُرانی کتابوں اور کاپیوں کا کیا کریں؟ (قسط:01)

اُمِّ نور عطاریہ

اللہ ربُّ العزّت نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم کسی صورت بھی اس کی نعمتوں کا کماحقُّہٗ شکر ادا نہیں کر سکتے، لیکن کم از کم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ اپنے ربِّ کریم کی نعمتوں کی قدر کریں، ان کا استعمال دُرست انداز میں کریں اور انہیں ضائع نہ کریں۔

اللہ کریم بھی کتنی عظیم حکمت والا ہے کہ اس نے انسانوں کی کیسی پیاری تقسیم فرمائی ہے۔ مَرد کام کر کے کما کر لاتے ہیں تو عورتیں گھروں کو سنبھالتی ہیں، مَردوں کو محنت مزدوری، زور آزمائی اور سخت سے سخت کام کرنے کی ہمت عطا فرمائی تو عورتوں کو گھر داری، بچّوں کی تربیت اور سلیقہ مندی کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہمارے اس مضمون میں ہماری مخاطب خواتینِ خانہ ہی ہیں جو گھر سنبھالتی ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بچّے اللہ کے کرم سے مدارس اور اسکولز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں اس پر اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ ضروری باتوں پر توجہ بھی کرنی ہے تاکہ ہم اللہ کریم کی نعمتوں کی قدر اور ان نعمتوں کا دُرست استعمال کر سکیں۔

1 بچّوں کے لئے اسکول کی کتابیں اور کاپیاں تقریباً تعلیمی سال کے آغاز میں ہی خرید لی جاتی ہیں، البتہ بعض دفعہ دورانِ سال بھی کچھ کاپیاں خریدی جاتی ہیں، بہرحال جب امتحانات کے بعد تعلیمی سال ختم ہو جاتا ہے یا جس کاپی کا کام ختم ہو جاتا ہے تو عموماً اس میں کئی صفحات خالی ہوتے ہیں۔ اسی طرح گھروں میں موجود کئی نوٹ بکس اور ڈائریز میں بھی کئی کئی صفحات خالی ہوتے ہیں اور استعمال میں نہ ہونے کی وجہ سے یا تو وہ بچّوں کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں یا پھر خواتین انہیں ردّی میں ڈال دیتی ہیں۔ یاد رکھئے! ان نوٹ بکس کے خالی صفحات فری میں نہیں آتے اور نہ ہی یہ اللہ کریم کی نعمت ہونے سے خارج ہیں، جی ہاں! یہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہیں، اس لئے انہیں ضائع نہ کریں بلکہ ان خالی صفحات کو بھی لازمی طور پر استعمال میں لائیں۔ رہی یہ بات کہ کہاں استعمال کریں تو اس کے کئی طریقے ہیں مثلاً: ❁ ان خالی صفحات پر گھر میں یا ٹیوشن میں بچّوں کو لکھنے کی پریکٹس کروائیں ❁ ان خالی صفحات کو نکال کر اسٹیپلر کر کے یا سوئی دھاگے سے سی کر الگ کاپی بنالیں اور گھر کا کوئی حساب، راشن کا حساب، فون نمبرز وغیرہ لکھ لیں ❁ کبھی بچّوں کے اسکول یا مدرسہ میں ایپلی کیشن یعنی درخواست یا کوئی پیغام بھیجنا ہوتا ہے تو یہ کاپیاں اس استعمال میں بھی آسکتی ہیں۔ سمجھ دار اور سلیقہ مند خواتین اس کے علاوہ بھی کئی طریقے نکال سکتی ہیں۔

2 بچّوں کی پچھلی کلاس کی کتابیں بھی ایک اہم معاملہ ہیں، کئی خواتین تو گلی میں ردّی خریدنے والے کی آواز سنتے ہی یہ کتابیں بیچنے کے لئے بچّوں کے ہاتھ بھیج دیتی ہیں۔ اے میری بہنو! بھلا دو چار یا دس پندرہ کتابوں سے آخر کتنے روپے مل جائیں گے اور وہ ردّی والا بھی ان کتابوں کی کوئی عزت و ادب نہیں کرے گا۔ اس لئے اس حوالے سے دو باتوں پر عمل کریں ایک تو یہ کہ جب بچّوں کو کاپیاں اور کتابیں لے کر دیں تو انہیں اپنی ہی ملکیت میں رکھیں یعنی آپ کے دل میں یہی نیت ہونی چاہئے کہ یہ کاپیاں اور کتابیں بچّوں کی نہیں بلکہ میری ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہ کتابیں اپنے یا کسی رشتہ دار یا ہم سائے کے چھوٹے بچّوں کو پڑھنے کے لئے دے دیں جو ابھی پچھلی کلاس سے پاس ہو کر اس کلاس میں گئے ہوں۔ اگر اچھی نیت سے دیں گی تو یقین کیجئے کہ وہ بچّہ اس کتاب کے ذریعے جو سیکھے گا اور پھر بعد میں اپنی پوری زندگی اس سیکھے ہوئے کے ذریعے جو بھی نیکی کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو بھی اس کا ثواب ملے گا۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

کیا بچّے کو دودھ پلانے میں شمسی مہینے کا اعتبار کرسکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچّے کو دو سال تک دودھ پلاسکتے ہیں اس میں شمسی مہینوں کا اعتبار ہے یا قمری کا؟ کیا شمسی کا بھی اعتبار جائز ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بچّے کو جو دو سال تک دودھ پلاسکتے ہیں، اس دودھ پلانے میں قمری مہینوں (محرم، صفر، ربیع الاول۔۔۔ الخ) کا اعتبار ضروری ہے۔ شمسی مہینوں (جنوری، فروری، مارچ۔۔۔ الخ) کا اعتبار کرکے دو سال پورے کرنا حرام ہے کہ یوں قمری دو سال سے کچھ دن زیادہ دودھ پلانا پایا جائے گا جبکہ قمری ماہ کے اعتبار سے دو سال پورے ہونے کے بعد بچّے کو عورت کا دودھ پلانا حرام ہے، البتہ قمری ڈھائی سال سے پہلے پلا دیا تو حرمتِ رضاعت ثابت ہوجائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّے کی جنس معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچّے کی جنس (لڑکا ہے یا لڑکی) معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا جبکہ الٹرا ساؤنڈ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر ہے اور الٹرا ساؤنڈ میں ناف سے نیچے کا کچھ حصہ کھولنا بھی ضروری ہوتا ہے اور ڈاکٹر نے اس حصے پر ایک مخصوص دوائی بھی لگانی ہوتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یہ جاننے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا جائز نہیں اگرچہ الٹرا ساؤنڈ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر ہو کہ اس میں بلاوجہ شرعی دوسری عورت کے ناف کے نیچے کے حصے کو دیکھنا اور چھونا پایا جاتا ہے اور یہ دونوں کام عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہیں کہ ناف کے نیچے کا حصہ عورت کے اعتبار سے بھی سترِ عورت ہے جسے چھپانا فرض ہے اور اس کی طرف نظر کرنا اور چھونا عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنے کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر وہ دو دھاتوں کو ملا کر بنایا گیا ہو تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ہمارے دور کے جید علمائے کرام نے بوجہ عمومِ بلوٰی و حرج عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں سے بنی ہوئی آرٹیفشل جیولری کے جواز کا فتویٰ دیا ہے لہٰذا عورتیں لوہا، پیتل یا دیگر دھاتوں کا بنا ہوا زیور پہن سکتی ہیں اگرچہ وہ دو دھاتوں کو ملا کر بنایا گیا ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

٭ دار الافتاء اہلِ سنت، لاہور

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

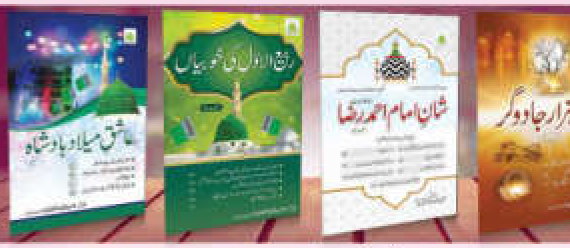

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَفَرُ الْمُظَفَّر اور ربیعُ الاوّل 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"70ہزار جادوگر"** پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی آل کو ہمیشہ جادو اور شریر جِنّات کے اثرات سے محفوظ فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً16لاکھ20ہزار125 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی:10لاکھ78ہزار715 / اسلامی بہنیں:5لاکھ41ہزار410) 2 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"شانِ امام احمد رضا"** پڑھ یا سُن لے اُس کو سچّا عاشقِ رسول بنا اور اس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً17لاکھ47ہزار871 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی:11لاکھ44ہزار245 / اسلامی بہنیں:6لاکھ3ہزار626) 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ **"ربیعُ الاوّل کی خوبیاں"** کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو اِس مبارک مہینے کی برکتوں سے مالا مال فرما اور بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً17لاکھ96ہزار97 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی:11لاکھ71ہزار168 / اسلامی بہنیں:6لاکھ24ہزار929) 4 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ **"عاشقِ میلاد بادشاہ"** کے 21 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو اور اُس کی آل کو بارھویں والے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جشنِ ولادت کے صدقے بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً17لاکھ91ہزار189 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی:11لاکھ46ہزار287 / اسلامی بہنیں:6لاکھ44ہزار902)۔

دعوتِ اسلامی کے ڈیپارٹمنٹ آئی ٹی کی جانب سے آڈیو بکس کا خزانہ

READ & LISTEN ISLAMIC BOOKS MOBILE APPLICATION

عربی اور اُردو زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی، بنگلہ سندھی، ہندی، پشتو، گجراتی زبان میں (PDF) کتب

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی HAND RIGHTING میں IMAGES

FEEDBACK کے ذریعے اپنے مُفید مشورے دینے کی سہولت

ہفتہ وار رسائل پڑھنے، سننے والوں کو آن لائن کارکردگی پہنچانے کی سہولت

(اس اپلی کیشن کو GET IT ON Google Play سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔)

Get The App

اللہ

دُعائے عطار

یااللہ پاک! جو کوئی ریڈ اینڈ لسن اسلامک بک اپلی کیشن (Read & Listen Islamic Books Application) اپنے موبائل میں اِنسٹال (Install) کرے اور کم از کم 12 کو اِس کی دعوت دے کر اِنسٹال کروائے اور اِس کو استعمال کرتا ہے اُس کو علمِ دین کے کبھی ختم نہ ہونے والے خزانے سے نواز کر اپنے علم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو بے حساب بخش کر اُس سے ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شریعت کے دائرے میں رہیے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

میری تمام مدنی بیٹوں اور مدنی بیٹیوں سے عرض ہے کہ ہمیں نیکی کے کام ضرور کرنے چاہئیں البتّہ جو بھی نیک کام کریں وہ سو فیصدی اللہ و رسول کے حکم کے مطابق اور شریعت کے دائرے میں رہ کر کریں، نیکی کرتے ہوئے اگر ذرا سی بھی ہم نے شریعت کی حد توڑی تو پھر وہ نیکی، نیکی کیسے رہ سکتی ہے اور اس پر ثواب کی امید کیسے کی جاسکتی ہے؟ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر ہم کوئی نیک کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن شریعت کی باؤنڈری کراس کرنے کی وجہ سے نیکی کے بجائے ہمارے کھاتے میں گناہ لکھا جا رہا ہوتا ہے، مثلاً کسی سوئے ہوئے شخص کے پاس بلند آواز سے تلاوتِ قرآنِ پاک کرنا جس سے اس کی نیند میں خلل واقع ہو رہا ہو، لوگوں کے سونے کے اوقات میں محلّے کی گلی میں محفل سجا کر اسپیکر ساؤنڈ پر نعت شریف پڑھنا اور بیان کرنا جس سے سوتے بچّے چونک جاتے ہوں، بوڑھوں، مریضوں اور اگلے دن کام پر جانے والوں کے آرام میں خلل آتا ہو، ایسے کام ہم سے شیطان کروا رہا ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہم خود کو بڑا عاشقِ رسول بھی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ قربانی کی کھالیں اچھی نیتوں اور اچھے کاموں کے لئے جمع کرنا نیکی ہے لیکن ذبح کے وقت نکلا ہوا خون بقدرِ مانع کپڑوں پر لگا ہوا ہونے کے باوجود جان بوجھ کر ان ہی کپڑوں میں نمازیں پڑھنا گناہ ہے۔ بارش اور سیلاب کے دوران مصیبت زدوں کی خدمت کرنا اچھا اور ثواب کا کام ہے لیکن سیلفیاں بنانے، سوشل میڈیا پر خود کو چمکانے اور اپنے آپ کو عوام کا خیر خواہ دکھانے کے لئے بلا اجازتِ شرعی گٹر کے پانی میں گھس جانا، اپنے کپڑوں اور بدن کو ناپاک کر دینا، لوگوں کی خدمت کرتے کرتے جماعت بلکہ نماز ہی قضا کر دینا یہ نیک کام نہیں ہیں، اسی طرح پانی میں چلتے ہوئے مرد کا کپڑے بچانے کیلئے شلوار گھٹنوں سے بھی اوپر کر لینا اور گھٹنے یا رانوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا بھی حرام و گناہ ہے۔ اہم مسئلہ: بہارِ شریعت میں ہے: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ (بہار شریعت، 1/479) بہر حال کھالیں اٹھانے یا گندے پانی میں جانا جہاں ضروری ہو وہاں اپنے ساتھ شاپر میں پاک صاف کپڑے بھی رکھنے چاہئیں تاکہ ضرورتاً تبدیل کر کے نماز ادا کی جاسکے۔ نیز بارش یا سیلاب سے متاثرین وغیرہ میں کھانا پانی وغیرہ بانٹنے کا انتظام ایسا رکھیں کہ اگر بیچ میں کوئی نماز آرہی ہو تو وقت پر ادا بھی کر سکیں، اگر پتا ہے کہ ابھی عصر پڑھی ہے اور مغرب ہونے والی ہے اور آپ دو میل پانی میں بارش زدوں کو کھانا دینے چل پڑے ہیں، جسے آپ سمجھتے ہیں کہ دکھیاری اُمت کی خدمت ہو رہی ہے، بے شک خدمت کرنا اچھی بات ہے لیکن نماز پڑھنا بھی اچھی بات ہے کیونکہ یہ فرض ہے، لہٰذا ہر نیک کام کو اس کے اُصول اور شریعت کے دائرے میں رہ کر سو فیصدی اللہ و رسول کے احکام کے مطابق بجالائیں جبھی نیکی ہے، ذرا بھی اس میں کوئی ایسی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے جس سے ہمارا کوئی فرض یا واجب چھوٹے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی رضا کے کام شریعت کے مطابق کرنے اور شیطان کی شرارتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(نوٹ: یہ مضمون 18 محرمُ الحرام 1442ھ کے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764